صحت نامہ حصہ اول تنویر العینین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	[illegible]	شرح	شارح
[illegible]	[illegible]	تعنیہ	تنبیہ
[illegible]	[illegible]	آلہ محمد	آل محمد
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	مکان [illegible]	[illegible] مکان [illegible]
[illegible]	۹	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۲	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۵	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵۲	۵	[illegible]	[illegible]
۵۳	۱۷		
[illegible]	۱۹	پرونڈ	پھپھوند
[illegible]	۱	درتا	ورتا
[illegible]	[illegible]	اکریا	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵۹	۷	کتابہ	کتابت
۶۰	۵	۹ ذی حجہ	۱۱ ذی حجہ
۶۳	۱۳	کرکرتی	[illegible]
۶۸	۱۱	راہ	[illegible]
۷۱	۲	[illegible]	[illegible]
۷۵	۱۱	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم بک نستعین فی کل حال وحین ونصلی ونسلم علی رسولہ وحبیبہ سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ وذریاتہ واولیاء امتہ اجمعین

ہاں اے ترجمان دل مشتاق اے فاش کن اسرار عشاق اے خاموش صاحب زبان اے بلبل ہزار داستان اے فرشی عرش پرواز اے آشنائے راز اے مظہر سر ذات اے ثانی ممکنات اے اول موجود من العدم اے اشہب تیز گام قلم آج تیری رفتار کا امتحان ہے مضمار کا غذی میدان ہے مدح وستایش کی جولانگاہوں میں حد سے بڑھ جانا تیرا کام ہر راکب بد لگامی کرتا ہے راہ چلنا کچھ تیرا حصہ ہے۔ اس عاجز عمر رسیدہ کمر خمیدہ نے بسم اللہ سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین پڑھکر تجھکو اس نادیدہ میدان میں راہ پیما کردیا ہے دیکھ خیال رکھنا شوخی نہ کرنا کوئی قدم بیجا نہ اٹھانا نشیب وفراز میں ٹھوکر نہ کھانا میدان وسیع تیز خرامی تیری فطری عادت رحم کرنا اور جن مواقع پر اچھے اچھے شاہسواروں کو تو نے نیچا دکھادیا ہے اس ضعیف نحیف کو گرا نہ دینا پوپہ وخیز کی ضرورت نہیں شاہ گام منزل رساں درکار ہے انشاء اللہ تعالیٰ منزل آسان ہے گو راہ دشوار ہے فی امان اللہ شمول نور تیرے ہمراہ ہے حاسدوں کی نظر سے محافظ تیرا اللہ ہے اللھم بک الاستعانۃ ومنک الاعانۃ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

فقیر حقیر غلام شبر صدیقی حنفی قادری بدایونی غلام سوروثی خانوادہ علیہ برکاتیہ مارہرویہ ہے ابا عن جد نمک پروردہ سرکار قادریہ ہے حضور فرجہ قاضی غلام چشتی مرحوم کو بیعت حضور عینی اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہٗ سے حاصل تھی حضرت جدی قاضی امام بخش صاحب

علیہ الرحمہ مرید و خلیفہ حضور شمس الدین ابوالفضل سید شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہ
کے تھے اور بشہادت حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول اور حضور پرنور حضرت مرشدی
و مولائی سیدنا شاہ ابوالحسین نوری قدس سرہما مرتبہ حضوری دوام اور فنائیت مطلقہ سے معزز تھے
حضور والد ماجد علیہ الرحمہ کو بیعت و تلمذ اپنے قرابتی ماموں مولٰنا مولوی شاہ فضل رسول عثمانی
مجیدی آل احمدی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل تھا حضرت عمی مولوی حکیم غلام صفدر صاحب مرحوم
مرید حضور خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ کے تھے اخنا المعظم مولوی غلام قنبر
صاحب مرحوم اور اخنا المجید مولوی حافظ اعجاز احمد صاحب مرحوم مریدان سلسلہ قادریہ حضور خاتم الاکابر
سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ کے تھے اور دونوں صاحبوں کو طلب خاندان چشتیہ اور اجازت
اعمال و اشغال و خلافت حضور مرشدی حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ سے
حاصل تھی والا برادرم مولوی محمد عبدالحی صاحب مرحوم برادرم مولوی غلام سجاد سلمہ اللہ تعالیٰ
عزیزی مولوی غلام حسنین مرحوم غلام سبطین غلام علی غرض فقیر کے سب بھائی بھتیجے بیبیاں
لڑکیاں تمام خاندان کو شرف بیعت حضور مرشدی و مولائی سید شاہ ابوالحسین احمد نوری
عرف میاں صاحب قدس سرہ سے حاصل ہے اور سب اس دولت عظمیٰ اور نعمت ابدی
سے مالا مال ہیں اللہ تعالیٰ نے اس خانوادہ علیہ کا فیضان قیامت تک قائم رکھے اس کی اصل
ہری بھری اور ہر شاخ بار آور گل و ثمر رہے حقیقت تو یہ ہے کہ علم و عمل جامعیت بین الشریعۃ
والطریقۃ تربیت و تعلیم وسعت معلومات کمال تصرف و اتقا ایثار و کرم میں یہ خانوادہ
علیہ بے مثل و بے مثال ہے اسی لئے تو حضور غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ اس کی پشت پناہ
حضور خواجہ ولی الہند رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے یہ سرکار ابد قرار ہے یہ سدا بہار رہے گی -



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حمد باری تعالےٰ شانہ کا حق ادا ہونا محال حقیقت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہچاننا ناممکن لیکن اطاعت فرض اور شکر نعمت واجب محبت آل اطہر حضور سید البشر علیہ وعلیہم صلوات اللہ ولآ فرض ایمانی اور اطاعت واقتدائے اصحاب پاک راہ یابی کی نشانی ع ائمہ ملت محافظان شریعت پہ ہزاروں تسلیم اولیائے امت حامیان طریقت پر سلام من رب رحیم غوث اعظم شیخ شیوخ العالم کی روح پر فتوح پہ لاکھوں سلام خاندان برکاتیہ پہ خدا کی برکتیں الی یوم القیام مزار پاک حضور مرشدی قدس سرہ پہ باران رحمت کی بھرن دامن کرم حضور سراپا عطا مخدوم زمن سیدشاہ مہدی حسن دام برکاتہم ہمارے سروں پہ سایہ افگن -

التماس اس عاجز کو عرصے سے آرزو تھی کہ حالات حضور مرشدی قدس سرہ تحریر ہوں لیکن پریشانی وبے سروسامانی کثرت سفر قلت قیام نظر کمزور عمر ضعیفی پھر ناقابلیت تصنیف وتالیف غرض چند درچند مانع تھے الحمد للہ کہ حسب حکم حضور صاحبزادہ وارث سجادہ حضرت سید شاہ مہدی حسن صاحب دامت برکاتہم یہ تحریر شروع کی جاتی ہے اللہ تعالےٰ توفیق وہمت عطا فرمائے کہ تعمیل حکم سرکار کے ساتھ ساتھ مردہ ارمانوں میں جان پڑ جانے مختصر حالات ہوں سچے واقعات ہوں نسب اکرم کا تذکرہ ہو سلاسل واسناد کا بیان ہو حضور کی ولادت وتعلیم وتربیت اجازت وخلافت کا حال نگارش ہو طریقہ مجاہدہ وتصرف وحکومت گذارش ہو اخلاق وعادات تحریر ہوں اسمائے خلفائے خاص تسطیر ہوں آہ کہ جمعیت مفقود وسامان جمع وترتیب سوانح موجود نہیں توکلاً علی اللہ تعالےٰ جو کچھ حافظہ میں ہے بیشتر دیدہ واقعات کچھ ثقات کی روایات قلمبند کرتا ہے امید کہ ناظرین کرام طرز نگارش سے قطع نظر فرمائیں اصل مضمون کو ملاحظہ فرمائیں - خدا کرے یہ نذر سرکار میں مقبول ہو دوست خوش ہو حاسد ملول ہو -

اس رسالہ میں گیارہ باب گیارہ وصل ایک مقدمہ ایک خاتمہ ہوگا مقدمہ میں ذکر نسب اطہر ومختصر حالات حضرات اکابر برکاتیہ قدست اسرارہم العلیہ ونسب نامہ اولاد امجاد حضرت سید عبدالواحد بلگرامی

قدس سرہ اور سلاسل بیعت بہ ترتیب وسوال مذکور ہوئے۔

باب اول ولادت و تعلیم و تربیت

وصل اول حضور انور قدس سرہ کی تربیت اور شان فنا فی الشیخ و فنا فی الغوث کے بیان میں۔

وصل دوم۔ اُن اکابر کا تذکرہ جن سے حضور انور قدس سرہ نے تربیت ظاہری و باطنی پائی

باب دوم تقسیم اوقات و التزام عبادات و مجاہدات کے بیان میں

باب سوم اخلاق کریمہ و حمایت شریعت و اتباع طریقت کے بیان میں

باب چہارم ذکر قناعت و سخاوت و ایثار و عطا

باب پنجم ذکر تعظیم و تکریم اساتذہ و مشایخ و سادات و علما

باب ششم حضور انور قدس سرہ کے مصنفات وصل اول حمایت شریعت وصل دوم بعض لطائف

باب ہفتم بیان علوم دعوت و تکسیر و جفر و تعبیر خواب وصل اول دعوت و تکسیر وصل دوم جفر و تعبیر خواب

باب ہشتم تصرف و حکومت وصل اول تصرفات علمیہ وصل دوم تصرفات عملیہ

باب نہم ستر حال و رعب و عفو و صبر و استقامت

وصل اول بیان ستر حال و رعب و سطوت

وصل دوم عفو و صبر و استقامت

باب دہم ذکر بعض خلفائے حضور انور قدس سرہ و مختصر فہرست مریدین جو اس خادم کے علم میں ہے

باب یازدہم بعض خوارق عادات

وصل یازدہم بیان واقعہ رحلت حضور و عرس شریف کے بیان میں

خاتمہ فقیر مؤلف کے مختصر حالات اور بعض انعامات سرکار کا ذکر

ظاہر ہے حضور پر جو معذوری ہے ✦ واللہ یہ مختصر مجبوری ہے

تقدیم کے خلعت سے جو عزت بخشی ✦ یہ شان گدا نوازی نوری ہے

مقدمہ ذکر نسب اطہر

حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم وبارک وکرم سے بروایت حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ امام مسلم روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم موضع خم میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع تھا خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے پہلے اللہ تعالے کی حمد پھر وعظ وتذکیر فرماکر ارشاد ہوا اما بعد میں منتظر ہوں کہ جلد حکم طلب پہنچے اور میں لبیک کہوں تم میں دو بھاری نعمتیں چھوڑتا ہوں اول اللہ تعالے کی کتاب ہے جو سرا پا ہدایت اور نور ہے پس مضبوطی سے اس پر عمل کرو اس مضمون کو خوب حث وترغیب سے بیان فرماکر پھر حکم ہوا کہ دوسری نعمت میرے اہلبیت ہیں میں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہلبیت میں اور یہ جملہ مکرر فرمایا مطلب یہ کہ محبت وتعظیم واتباع اہلبیت نبوت میں خیال رکھو کہ یہ محکوم خدا اور مرادالٰہی وارد ہے یا وہ حکم خدا وندی یاد رکھو کہ اجر تبلیغ ورسالت مودت اہلبیت نبوت قرار دیا ہے اہلبیت نبوت آل اطہار ازواج طاہرات اور سادات بنی ہاشم ہیں ان سب حضرات کرام کے فضایل جدا جدا اور بحیثیت جماعت احادیث صحیحہ میں مروی ہیں افضل ترین جماعت اہلبیت کرام ذریت حضور سید البشر صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہم ہیں پھر ان میں بھی ایک فضل خاص دونوں شاہزادوں سیدنا امام حسن مجتبےٰ اور سیدنا امام حسین علیہما السلام کو حاصل ہے پھر ایک شرف کثرت ذریت خاص چھوٹے صاحبزادے سیدنا وابن سیدنا امام حسین علیہ السلام میں زاید ہے عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط رواہ الترمذی ترجمہ یعلے بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسین ہمارے اور ہم حسین کے ہیں خدا تعالے دوست رکھے اس کو جس نے حسین کو دوست رکھا حسین ایک سبط ہیں اسباط میں سے لغت میں سبط وہ شاخ درخت ہے جس کی تری وتازگی پت پھول اور شاخوں سے زیادہ ہوں اس سلسلہ علیہ میں آٹھ وہ ائمہ اہلبیت نبوت ہیں جو بلا فصل

منصب قطبیت کبرے اور غوثیت عظمے پر فائز ہیں نیز نسباً بھی ہر امام سے ایک سلسلہ خاص منسوب ہے۔

ہم اس سلسلہ علیہ کے ایک گلدستہ کا بیان لکھتے ہیں۔

سبط اصغر سیدنا امام حسین علیہ السلام

آپ کی ولادت بروز سہ شنبہ ۵۔شعبان سنہ ۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی آغوش رحمت حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم میں چھ برس پرورش پائی پھر سایہ عاطفت حضور مولے المسلمین سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ میں تمام خوبیوں کے ساتھ جوان ہوئے آپ کی ایک زوجہ ثقفیہ تھیں جن سے سیدنا علی اکبر متولد ہوئے۔ دوسری حرم تھیں جن سے حضرت علی اصغر متولد ہوئے۔ تیسری زوجہ ام اسحق بنت طلحہ بن عبید اللہ یہ فاطمہ بنت حسین علیہ السلام کی والدہ ہیں۔ چوتھی رباب بنت امرء القیس کلبیہ یہ سکینہ بنت الحسین علیہ السلام کی ماں ہیں۔ پانچویں شہر بانو دختر یزدجرد بادشاہ فارس ان سے حضرت سیدنا امام علی اوسط زین العابدین علیہ السلام پیدا ہوئے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی محمد اور عبد اللہ اور زینب بھی ایک حرم محترم سے تھے لیکن صاحبزادوں میں سے صرف حضرت امام زین العابدین علیہ وعلے ابائہ الکرام الف الف سلام سے اولاد امجاد باقی ہے۔

باون برس کی عمر میں بروز جمعہ دس محرم سنہ ۶۱ کو بمقام کربلا جام شہادت نوش فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا ابو محمد امام علی اوسط زین العابدین علیہ السلام

ولادت شریف آپ کی مدینہ منورہ میں پانچویں شعبان روز جمعہ سنہ ۳۸ کو ہوئی آپ تمام کمالات وفضائل سے متصف امام وقطب چہارم اہلبیت ہیں بعد واقعہ کربلا آپ سارے قافلہ سادات کے ساتھ مدینہ منورہ میں مقیم رہے اگرچہ سلطنت وحکومت نے حضور کو تکالیف دیں لیکن سوائے صبر وشکر آپ نے کبھی مقابلہ نہ فرمایا ایک زوجہ آپ کی فاطمہ بنت سیدنا امام حسن

علیہما السلام ہیں جو والدہ ہیں حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام اور سید حسن اور سید علی
اور سید عبد اللہ علیہم السلام کی ایک حرم محترم سے سید عمر اور سید زید شہید علیہما السلام پیدا
ہوئے۔ ایک حرم سے خدیجہ ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں اور حرم ہائے محترمات سے
چار صاحبزادیاں ام موسیٰ ام حسن ام کلثوم اور ملیکہ اور عقیل۔ اٹھارہ محرم ۹۴ھ کو بمقام مدینہ
منورہ شہادت سرپر سے فائز ہوئے اور بقیع مقابر آبائی میں دفن ہوئے۔

سیدنا زید بن علی بن حسین بن علی علیہم السلام

آپ مدینہ منورہ میں بتاریخ ماہ سنہ پیدا ہوئے آپ کی والدہ سندھ کی
تھیں بعد وفات اپنے والد ماجد کے مظالم بنی امیہ سے تنگ آکر آپ نے قصد کوفہ فرمایا اور
سلطنت سے مقابلہ کی تیاری کی ایک جماعت اہل کوفہ و عراق نے بیعت کی ہشام بن
عبد الملک مروانی نے یوسف ایک سوار لشکر کو بغرض مقابلہ روانہ کیا اور نوبت جنگ
آئی منافقین آپ کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے موافقین شہید ہو گئے اسی ہنگامہ میں آپ
کے ایک تیر لگا جس سے آپ شہید ہوئے یہ ۲۳ محرم روز جمعہ ۱۲۲ھ کا واقعہ ہے آپ کے
چند حرموں سے تین صاحبزادے سید عیسیٰ اور سید حسین اور سید محمد تھے اور ابو ہاشم
بن عبد اللہ بن محمد حنفیہ کی صاحبزادی سے سید یحییٰ تھے جو نصر بن سیار کے زمانہ میں
بمقام جوزجان لاولد فوت ہوئے۔

حضرت زید شہید کی وفات سے اس خاندان میں تفرقہ پڑ گیا بعض صاحبزادے کوفہ سے بلاد
فارس کو تشریف لے گئے بعض کوفہ میں رہے۔

سید عیسیٰ بن سید زید شہید بن سیدنا علی بن سیدنا امام حسین شہید بن سیدنا علی علیہم السلام

آپ کوفہ میں رہے اور بسبب اُس فتنہ کے جو خاندان علویہ اور بنی عباس میں پیش آگیا جب

میں چند صاحبزادگان حسنی شہید و قید ہوئے۔ ان کو بھی اختفا کی ضرورت پڑی کیونکہ حکومت
کو ان کی تلاش تھی ایک عرصہ تک اپنے احباب و اہل قرابت کے مکانوں میں چھپے رہے
یہاں تک کہ ۱۴۵ھ میں ان کا انتقال ہو گیا اور آپ کی اولاد عراق کو چلی گئی۔

آپ کے صاحبزادے سید محمد[5] ان کے بیٹے سید علی[6] ان کے بیٹے سید حسین[7] ان کے بیٹے
سید علی عراقی[8] ان کے بیٹے سید زید دوم[9] ان کے بیٹے سید عمر[10] ان کے بیٹے سید زید[11]
ان کے بیٹے سید یحییٰ[12] ان کے بیٹے سید حسین[13] ان کے بیٹے سید داؤد ان کے بیٹے سید
ابوالفرح واسطی[15] رضی اللہ عنہم اجمعین متفرق بلاد و ممالک میں مقیم رہے۔

ادیب و مورخ نامی میر غلام علی آزاد بلگرامی قدس سرہ السامی اپنے نسب نامہ میں تحریر فرماتے
ہیں کہ ایک خاندان سادات زیدیہ کا مظالم حکام سے تنگ آکر واسط میں متوطن ہوا۔
ان میں سے سید ابوالفرح واسطی رحمۃ اللہ علیہ مع اپنے چار صاحبزادوں سید معزالدین
سید ابوفراس سید ابوالفضائل سید داؤد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطہ سے غزنی
تشریف لائے اور چند سے قیام فرما کر مع ایک صاحبزادہ سید معزالدین کے وطن کو واپس ہوئے
تین صاحبزادے سید ابوفراس، سید ابوالفضائل، سید داؤد ہندوستان میں تشریف لائے
سید ابوفراس[16] رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے سید ابوالفرح ثانی[17] ان کے بیٹے سید حسین[18] ان کے
بیٹے سید علی[19] ان کے صاحبزادہ سید محمد صغریٰ[20] جو سادات کرام بلگرام ہیں۔

سید محمد صغریٰ رحمۃ اللہ علیہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ
بحکم بادشاہ وقت سری رام راجہ بلگرام کو جہاد میں قتل کر کے اس خطہ کو اسلام آباد فرمایا۔
سلطان شمس الدین التمش رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جاگیر نذر کی اور منصب چودھری عطا کیا شیوخ و فرشوری
و ترکان بھی جو حضور کے ہمراہ تھے بلگرام میں آباد ہو گئے جن کی اولاد اب تک وہاں موجود ہے
فتح بلگرام کی تاریخ لفظ خدا داد ہے جس کے عدد ۶۱۴ ہوتے ہیں نکلتی ہے حضرت سید
سید محمد صغریٰ رحمۃ اللہ علیہ جد اعلیٰ سادات بلگرام کے ہیں آپ کے چند قبائل چلے

جو آپ کے صاحبزادوں سے منسوب ہیں۔ آپ نے اکتیس برس حکومت فرما کر ۱۴ شعبان ۶۴۵ھ کو بمقام بلگرام انتقال فرمایا۔ مزار شریف ایک باغ میں ہے جو قصبہ سے جانب شمال واقع ہے۔

آپ کے دو صاحبزادے تھے حضرت سید عمر اور حضرت سید سالار رحمۃ اللہ علیہما حضرت سید عمر رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آقا قدس سرہٗ کے جد پدری اور حضرت سید سالار رحمۃ اللہ علیہ جد مادری ہیں۔

شجرہ نسب پدری حضرت مرشدی شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری بن سید شاہ ظہور حسن بن حضرت شاہ آل رسول احمدی بن حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں صاحب بن حضرت شاہ حمزہ بن حضرت شاہ آل احمد بن حضرت شاہ برکت اللہ بن حضرت شاہ اویس بن حضرت شاہ عبدالجلیل بن حضرت میر عبدالواحد بلگرامی بن حضرت سید ابراہیم بن حضرت سید قطب الدین بن حضرت سید ماہ رو۔ بن حضرت شاہ بڈھ بن حضرت شاہ کمال بن حضرت سید قاسم بن حضرت شاہ حسین بن حضرت شاہ نصیر بن حضرت شاہ حسین بن حضرت شاہ عمر بن حضرت سید محمد صغریٰ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور نسب مادری حضور مرشدی قدس سرہٗ کا حسب ذیل ہے۔

والدہ ماجدہ حضور انور قدس سرہٗ و رضی اللہ عنہا بنت سید ولد احمد بن سید نجیب حسین بن سید ناظم علی بن سید حیات النبی بن سید حسین بن سید ابوالقاسم بن سید جان محمد بن سید حاتم بن سید بدرالدین عرف سید بڈھے جد القبیلہ بن سید حسین بن سید فضل احمد بن سید محمد بن سید فضل اللہ بن سید علاء الدین بن سید ابراہیم بن سید ناصر بن سید مسعود بن سید سالار بن سید محمد صغریٰ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

سید عمر بن سید صغریٰ رحمۃ اللہ علیہما آپ کے دو صاحبزادے ہوئے

ایک سید حسین رحمۃ اللہ علیہ جو ہمارے آقا قدس سرہٗ کے جد اکرم ہیں دوسرے سید لطف اللہ رحمۃ اللہ علیہ جن کا شجرہ اولاد حسب ذیل ہے۔

خداداد عرف سید سید داؤن

جد القبیلہ سید محمود اکبر

سید نوح

سید حسین

سید محمود اصغر

داماد میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہٗ

سید عبد اللطیف

سید معین الدین

سید میر حیات

سید مہدی — سید احمد علی — سید ایمان اللہ شہید — سید محمد ضیا — سید نقی علی

سید محمد رضا

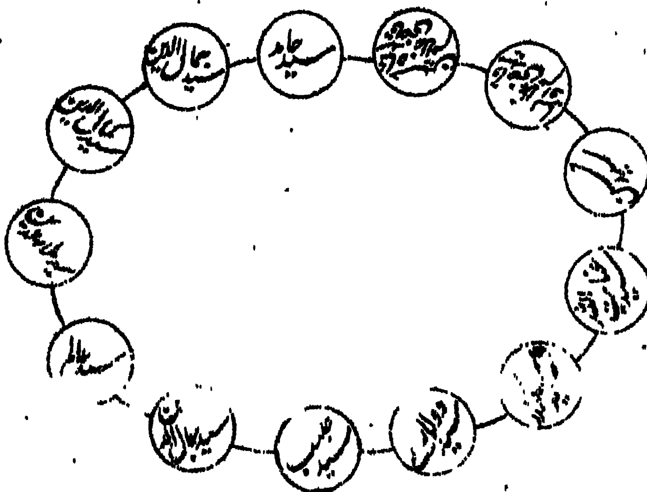
داماد سید شاہ آل محمد صاحب

سید حسین سید نصیر سید حسن سید قاسم

سید قاسم رحمۃ اللہ علیہ عالم و مقتدا اسے عہد تھے بمقام بلگرام ۶۹۲ھ میں انتقال فرمایا۔

حضرت شاہ بدہ رحمۃ اللہ علیہ ابن سید قاسم رحمۃ اللہ علیہما بلگرام سے قصبہ باڑی میں تشریف لائے سلسلہ طریقت خانوادہ آپ سے شروع ہوتا ہے حضرت شیخ عبدالرحمن صوفی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مرید و خلیفہ تھے آپ کا سلسلہ چشتیہ نظامیہ تھا موضع باڑی معہ چند دیگر مواضعات و معافیات و قضائے پرگنہ اس وقت تک آپ کی اولاد امجاد میں ہے مزار مبارک قصبہ باڑی میں بیرون آبادی ہے۔

حضرت شاہ ماہ رو رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت شاہ بدہ رحمۃ اللہ علیہما آپ کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں اپنے والد ماجد سے بیعت و اجازت تھی آپ ایک ہنگامہ میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے مزار مبارک باڑی کے جنگل میں واقع ہے آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک سید قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ جو مورث ہمارے حضور آقا قدس سرہ کے ہیں دوسرے سید حامد رحمۃ اللہ علیہ سید حامد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد باڑی میں حسب ذیل ہیں۔



حضرت سید قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید ماہ رو شہید رحمۃ اللہ علیہ
آپ کو سوائے سلسلہ خاندانی کے حضرت قاضی شیخ مبارک گوپاموی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اجازت و خلافت تھی علوم شریعت کے عالم اور حافظ کلام اللہ تھے آپ نے ۹۰۱ھ میں بمقام انتقال فرمایا۔

حضرت سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ابن سید قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ درویش حقیقی مرید و خلیفہ حضرت مخدوم شاہ صفی الدین سائیں پوری قدس سرہ کے تھے تمام وقت آپکا روش طریقہ صوفیہ میں بسر ہوتا تھا ۹۳۲ھ میں بمقام انتقال فرمایا۔

قطب وقت محقق نامی حضرت میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ السامی

ابن حضرت سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ جامع علوم شریعت و طریقت عارف محقق فرد کامل تھے ۹۱۶ھ میں بمقام باڑی پیدا ہوئے علوم درسیہ و حقایق و سلوک کی تکمیل فرماکر مرید حضرت شاہ صفی الدین سائیں پوری قدس سرہٗ کے ہوئے بیشتر سفر و سیاحت میں وقت بسر فرماتے ترک و تجرید کو دوست رکھتے جب چند روز کسی قصبہ میں قیام ہو جاتا اور باوجود کوشش اخفا وہاں کے رہنے والے آپ کے حال باکمال سے خبردار ہو جاتے آپ فوراً اُس بستی کو چھوڑ دیتے سانڈی پالی قنوج سکندرآباد اور اکثر قصبہ آپکے قیام چند روزہ سے مشرف ہیں آخر میں بلگرام کا قصد فرمایا اور محلہ میدان پورہ میں چندے قیام فرماکر آب گیہ سلھڑہ کے کنارہ پر ہمیشہ کے واسطے منزل پسند فرمائی۔ اوقات عزیز تصنیف اور تکمیل طالبان میں صرف فرماتے امرا اور مال دنیا سے سخت نفرت و وحشت رکھتے۔ مورخ نامی ملا عبدالقادر بدایونی صاحب منتخب التواریخ باوجود اس کے کہ ایک سخت فقیہ ہیں حضور میر قدس سرہٗ المنیر کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ ایک بار حالت سفر میں رات بھر حضور میر کی خدمت میں حاضری کا اتفاق ہوا علاوہ اُن برکات کے جو اس تھوڑے وقت میں مجھکو حاصل ہوئیں یقین ہے کہ میرے

حق میں وہ مشبب الیابۃ القدر تھی ۔ حاجی الحرمین ادیب ساسی میر غلام علی آزاد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ حضور
میر قدس سرہ المنیر کے تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ ایک بار ۱۱۳۳ھ میں کاتب خدمت بابرکت حضرت
شیخ کلیم اللہ جہان آبادی چشتی قدس سرہ میں حاضر ہوا حضور میر قدس سرہ المنیر کا ذکر آگیا حضرت
شیخ قدس سرہ نے بہت تعریف کی اور فرمایا میں نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ میں اور سید
صبغۃ اللہ بروجی رحمۃ اللہ علیہ ساتھ ساتھ دربار اقدس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر
ہوئے اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بزرگ سے مشتاقانہ تقریر فرماتے پایا میں نے
سید صبغۃ اللہ سے پوچھا کہ آپ جانتے ہیں یہ کون بزرگ ہیں جن پر حضور سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اسقدر کرم سے التفات فرما ہیں سید صاحب نے کہا آپ نہیں جانتے یہ سید میر
عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ ہیں اور وجہ مزید احترام کی یہ ہے کہ ان کی مصنفہ کتاب سبع سنابل
حضور میں مقبول ہوئی ہے آپ خلیفہ اپنے پیر بھائی سید حسین سکندرآبادی قدس سرہ
کے ہیں آپ کا معمول تھا کہ سالانہ بلگرام سے بغرض شرکت عرس مخدوم شاہ حسین رحمۃ اللہ
علیہ کے سکندرآباد جاتے ایک بار راہ میں خیال ہوا کہ سب خلفا نذر و فاتحہ کے واسطے روپیہ
پیش کرتے ہیں ہم نے کبھی کچھ حاضر نہیں کیا اُس روز قصبہ اترولی منزل گاہ تھا قصبہ میں پہنچکر
دیکھا کہ ایک رئیس کا مکان عالیشان تعمیر ہو رہا ہے اور صاحب مکان متفکر ہیں حضور نے
وجہ فکر دریافت فرمائی رئیس نے عرض کیا بڑے صرف و کوشش سے شہتیرین سے منگائے
تھے لیکن بعد چڑھانے کے معلوم ہوا کہ وہ طول میں کم ہیں سخت تشویش ہے حضور میر نے ارشاد
فرمایا کم نہیں ہیں آپ ان کو پھر چڑھا دیں عرض کیا پوری کوشش سے دیکھ لیا ہے لیکن حضور
نے پھر اصرار فرمایا اور رئیس صاحب کے حکم سے شہتیر اوپر چڑھایا گیا واقعی بہت چھوٹا تھا [illegible]
قدس سرہ المنیر نے ملاحظہ فرما کر بخطاب شہتیر فرمایا کہ حسب حکم سے [illegible]
ہاں بھی بڑھ جا فوراً شہتیر بڑھ گیا اور پورا ہوگیا یہ خرق عادت دیکھکر رئیس صاحب [illegible]
ور ایک بڑا نذرانہ حاضر لائے حضور نے ارشاد فرمایا خلیفہ کو کچھ [illegible] نہیں اگر آپ نے [illegible] دیا؟ [illegible]

منظور ہے ہماری جانب سے ایک تاریخ پر فاتحہ حضور مخدوم میں کچھ صرف ۔ قرر کر دیجئے حسب الحکم
حضور عرس مخدوم شاہ حسین قدس سرہٗ میں ایک تاریخ پر کھانا تقسیم ہوتا رہا ۔
یہ نہ تھا کہ زمانہ نے حضور کے کمالات کی قدر نہ کی ہو بادشاہ امرا باریابی خدمت چاہتے نذریں معافیات
حاضر کرتے لیکن آپ پسند نہ فرماتے ۔ سلطنت کے ایک معزز مقرب نواب صدر جہاں خاں
صوبہ دار بہانی نے اکبر اعظم بادشاہ دہلی سے حال فضل و کمال و تجرید و قناعت حضور میر قدس
سرہٗ المنیر بیان کر کے ایک فرمان معافی آراضیات حاصل کیا اور حضور کی خدمت میں اپنی عرضداشت
کے ساتھ حاضر کیا آپ نے جو خط نواب صاحب کو واپسی فرمان بادشاہ میں لکھکر شان فقر و غنا
دکھائی ہے نقل کیا جاتا ہے ۔

فرمان حضور میر بہ نواب صدر جہاں خاں صوبہ دار بہانی

از حادثات در صفت آں صوفیاں گزیز ✦ کز بود غم خورند و زنا بود شادماں
فرمان مدد معاش کہ بنام در ویشے امضا شود تعزیت نامہ اوست و آں مہر یا کہ بکاغذ زنند علامات
مہر تنزل اوست کہ ختم اللہ علی قلوبہم اگر چہ آں مہر نگیں و طغرا سے زیں از درگاہ بادشاہانہ نسبت
اما چوں ظالماں را دست دراز است قاصر ہمت باشد ہر کہ خواہان است ؎ مرآں
نگیں سلیماں ہیچ نستانم ✦ کہ گاہ گاہ بہ دست اہرمن باشد ۔ درویشے بر شیر نشستہ بملاقات
درویش دیگر رفت و او را دریافت گفت السلام علیک آں درویش جواب داد
و علیک السلام اے ظالم رعنا گفت من ظالم رعنا چوں باشم درویش گفت رعنائی تو نمائش
نشست خلق را و ظلم تو ایں است حیوا نیکہ پشت او را ایں سبحانہ از بار نہادن آزاد کردہ است
تو بر او بار نہادی و بر نشستی اشارت ایں حکایت آنست کہ زبان وقت املا کند ؎
شیر بیدا سے بجز د بودہ گردن فرازند ✦ گردن شیر سے نہ زین و لجام اند اختی
اشتر فارغ ز الغال عقال دہر را ✦ بار کردہ دست نا اہلاں زمام اند اختی

خوبی توفیق را چوں یوسف افگندی بچاه + نور خورشید توکل در غمام انداختی
نیست دل را جز ظلمناذ دنیا عذرے دگر + تا تو آدم وارش از دار السلام انداختی
پنداشته باشند که عوج آشنای بجا آورده وخیرے بجاسے خود کرده اسوده را بعلتے
خستن و آزادے را به ذلتے بستن و گمان خیر بردن راسے صواب شکستن است
انکه نمکرش گره از کار جهاں بکشاید + گو درین نکته بفرما نظرے بهتر ازیں
و این ظن ازانجا خاست که زمانه پشیده اکثر جمیع اعمال از شرف جمیع احوال مبدل گشت و عزلت قناعت
بجز ست بضاعت معوض افتاد ست جاسے آنست که خوں موج زند در دل لعل +
زیں تغابن که خزف می شکند بازارش - بخصوص که بخصوص التماس بر وجه اهتمام کرده بود
که فقیر را از ورطه ایں بلا آزاد خواهند داشت عرض فقیر بر وجه تضنع و دنون بازار شیخت
بهم افتاده باشد -
هنر نمیخرد ایام و غیر ازیں نیست + کجا روم به تجارت بدیں کسا و متاع
مفتونان جمال فقر و محبت و مشغوفان لذات خط ذلت از زوال در ویشی چناں بهتر سند
که دیگراں از زوال توگری ست منعم کنی ز عشق وے ایکے مفتی زماں + معذور دارمت
که تو او را ندیده - ایں نار ه زمین سیاه بخاصیت نحسنت ابواب برکت و رحمت وا ماند
و فتوح بر بندد وانگاه رخ بکشاید و بر روے درویش بخندد و غلقت الابواب
و قالت هیت لک صدیقی عزیز باید که بخلوت کده نگراید قال معاذ الله انه ربی
احسن مثوای توقع از مکارم اخلاق انکه فقیر که در زندان محنت فلبث فی السجن
بضع سنین گرفتار است بخلاف گذشته پدر رود کند ست
ما ه کنعان من مسند مصر آں تو شد + گاه آں ست که بدرود کنی زنداں را + خیال نکند که بیهوده مینماید اگرچه پیش
مردمان صاحب غرض احمق نماید ست چو من از حرف خود در تنگنایم + چرا چیزے دگر بر وسے فراہم
ناچیز تقاضا سے دفع ایں آفت بسبب غیبت و بُعد مسافت بود و السلام

ایک فرمان حضور میر قدس سرہ المنیر جو آپ نے بنام شیخ الہ داد مفتی لکھنو مسئلہ سماع میں تحریر
فرمایا ہے قابل زیارت ہے اس خوبی سے تحقیق مسئلہ و عمل اکابر فرمائی ہے کہ دوسری جگہ نظر
نہیں آتی بنظر حسن تحقیق و ضرورت وقت درج ہے۔

فرمان حضور میر بنام شیخ الہ داد مفتی لکھنو

من كان يريد حرث الآخرة نزد له في حرثه توضیح عمل بحدیث الدنیا مزرعة الآخرة
دارند یعنی بر کشت زار قلب تخم محبت خداوندی میکارند باران ایشان فیض عنایت است
و حاصلات ایشان خرمن هدایت خراستہا ایشان احوال محمدت و سنبلات ایشان مقامات
معرفت زمین قلوب ایشان پاک و صاف است اعمال صالحہ بر افلاک و البلد الطيب
يخرج نباته باذن ربه، والذي خبث لا يخرج الا نكدا حالات بواطن ایشان قوی است
و حرکات قلوب ایشان معنوی و ترى الجبال تحسبها جامدة وهي تمر مر السحاب جنید
رحمة الله علیه معنی این آیه فرموده [illegible] رسوم و معاملات واقفند اند و غافل از حرکات
بواطن ایشان خبر ندارند که هر دم [illegible] می کنند چه هر ذره از ذرات اکوان بحکم و ان من
شيء الا يسبح بحمده [illegible] ایشان است پس همیشه بباطن در حرکات معنوی هستند مست
دمی از سر خود [illegible] چون شاطران گردن فراز گہے از [illegible]
[illegible] اندر سماع شوق جانان [illegible] پا و سر چون [illegible]
[illegible] اثر آن عالم رسیده [illegible] آخر صورت [illegible]
[illegible] است [illegible] بهشت از نفس [illegible] تا [illegible] اهل شهر است [illegible]
دل [illegible] طایفه را رقص و سماع مسلم باشد رقص و [illegible] باشد [illegible]
[illegible] عالم اشتیاق - آثار قاصان و ربساط زمانه کم الله و این غواصان در بحار [illegible]
[illegible] از زمره رقاص [illegible] بحر از لولو و غواص [illegible] - آری اہلیت [illegible]
است و این قابلیت درین وقت معدود است

غواصاں را اگرچہ سیمے نبود * در ہر صدفے در یتیمے نبود

در عمر ہنا ور آنچناں سے افتد * واں دولت ہر سیہ گلیمے نبود

ہیہات آفتاب سعادت بمغرب رسید و عیار حقایق دینی بگردید مکارم اخلاق مندرس شد
ومعالم صحبت منطمس گشت ذهب الذین یعاش فی اکنافهم وبقیت فی خلق
کجلد الاجرب - بیشتر یاران اخوان العلانیه شده اند کمترین علامات اہلیت آں باشد
کہ اگر اہل سماعے را گویند کہ تو نا اہلی و ترا سماع مشروع و درست نیست چوں ازیں سخن
و امثال آں برنجد و تفاوتے در باطنش رسد و یا تغیرے در ظاہرش ظاہر گردد بالیقین داند
کہ نا اہل است و او را رقص و سماع حرام - سماع است برادر بگویم کہ چیست * مگر مستمع را بدانم
کہ کیست * گر از برج معنے پرد طیر او * فرشتہ فرو ماند از سیر او * وگر مرد لہو است و بازی و
لاغ * قوی تر شود دیوش اندر دماغ = واگر بحجت ثبوت اہلیت خویش حجت پیش آید
اقرار کردہ باشد بر نا اہلیت خویش کہ من مدح نفسه فقد اذی ذکوة حمقه قال
ابو حفص عمر قدس سرہ فی معنی قوله تعالی ونزعنا ما فی صدورهم من غل
اخوانا کیف یبقی الغل فی قلوب ائتلفت بالله واتفقت علی محبته واجتمعت
علی مودته وانست بذکره لان تلک قلوب صافیة من هواجس النفوس
وظلمات الطبایع بل کحلت بنور التوفیق فصارت اخوانا ایں اگر شکایت از
اہلیت و نا اہلیت زمانہ بنویسیم دفترے شود از فسق و فجور کار ہر روزۂ ما * و سے پر ز حرام کاسہ
کریزۂ ما - میخند و رفد گار میگرید بحت بر طاعت و بر نماز و بر روزۂ ما - فاما مرا با آں خدمت
نخے است باحسن اخلاص و محبت نہ بدعوے و تبدش و حجت والعیاذ باللہ منہا آں
آنست کہ بتواتر خبر مسموع گشتہ کہ ملازمان را در سماع و رقص انکار است و نیز و منع ایں کار حمل
افتاد کہ کار ہائے ملازمان بے نیت نخواہد بود و ہر چہ خواہند گفت بر صواب خواہد شد ولیکن امروز ہا
می نماید کہ نہ رد کنند و نہ قبول نہ اقرار کنند و نہ انکار و احتیاط در یں باب سکوت تصور خواستہ فرمودہ

این مسئله ایست مختلف فیه اگر از کلام شیخ ضیاء سنامی رحمة الله علیه وجهی معلوم میشود از کلام حجة الاسلام
مجتهد امام محمد غزالی رحمة الله علیه وجهی دیگر حاصل میشود و آن خدمت از ما بهتر میدانسته باشند
نوشتن تحصیل حاصل است بعضی ترک کرده اند و بر عدم اتیان آن اهتمام نموده که مسئله میان جوازه و
ناجوازه دایر است اینجا ترک اولی زیرا که ترک جایزی جایز باشد و اتیان ناجایزی ناجایز
اما آنرا منع هم نکرده اند که عمل بر روایتی دارد و بعضی مباح لاهله گفته اند و اهلیت شرط
گرفته همچنین سخن درین باب بسیار واقع شده است فاما اگر سود ازدهٔ رسوا شده کاری پر هوا سیاه دلی
فرسوده گریبان چاکی دامن آلوده دردمندی نامراد از منزل آخرت بی زاد تا بهواری
نفس پرست مغروری از شراب غفلت مست ناگاه از شنیدن سازی و یا از استماع
خوش آوازی معصیتها پیش یاد آرد و فریاد بر آرد و آتش ندامت از دیده عبرت ببارد
و بتاسف ایام بطالت گریها کند و دستها افشاند و مضطرب گردد و حرکتها براند با و نتوان
گفت که تو معصیت باشی و تخم چه ایم میپاشی این ناله و فریاد تو بی ساز است و این گریه
تو ممنوع و ناجواز که از توسیله جاذب آوازی از صحن دل خاشاک [illegible] رویید و حلقه مغفرت
میزند و در رحمت میکوبد بگو [illegible] من دموع العاصین تطفی
غضب الرب و ان الله تعالی یحب کل قلب حزین ﷺ سیاه نامه تر از خود
کسی نبینم چگونه چون قلم دود دل بسر نرود آه [illegible] هرگز [illegible] ندامت باشد
پیر توبه تو بر استقامت ﷺ لقد صوفی نه همصافی و بیغش باشد [illegible] که
شایسته آتش باشد پس اگر آن گریه و اضطراب از وی بر وجه تلبیس و کذب است
آنگاه نیز در حدیث فان لم تبکوا فتباکوا و ان لم [illegible] ﷺ چون تو به نکردی از گناهیم
یاری کم از آن که بیکن آبی هر چند که اهلیت درین زمانه عزیز است لیکن حکم با اهلیت و نا
اهلیت کسی بالقطع کردن نشاید چه آن از صفات قلوب است و بر عیوب قلوب بجز
علام الغیوب بطلان نیست و هر چند اهلیت و نا اهلیت را علامات ظاهری هم هست لیکن بعلامات

ظاهری در عوز تحقیق نتوان رسید حکایت منظوم که مولنا جلال رومی فرموده مناسب سیاق مینمود

خلاصه حکایت

دید موسی یک شبانی را براه ٭ کو همی گفت ای کریم و ای اله ٭ تو کجائی تا شوم من چاکرت
چارقت دوزم کنم شانه سرت ٭ زین نمط بیهوده میگفت آن شبان ٭ گفت موسی با کیست این ای فلان
گفت با آنکس که ما را آفرید ٭ این زمین و چرخ ازو آمد پدید ٭ گفت موسی های خیره سر شدی
خود مسلمان ناشده کافر شدی ٭ گفت ای موسی دهانم دوختی ٭ وز پشیمانی تو جانم سوختی
جامه را بدرید و آهی کرد تفت ٭ سر نهاد اندر بیابان و برفت ٭ وحی آمد سوی موسی از خدا
بندهٔ ما را ز ما کردی جدا ٭ چونکه موسی این عتاب از حق شنید ٭ در بیابان از پی چوپان دوید
عاقبت دریافت او را و بدید ٭ گفت مژده ده که دستوری رسید ٭ هیچ آدابی و ترتیبی مجو
هرچه میخواهد دل تنگت بگو ٭ ای معاف یفعل الله ما یشاء ٭ بی محابا رو زبان را برگشا
کفر تو دین است و دینت نور جان ٭ ایمنی وز تو جهان اندر امان

پس احتیاط دران باشد که بحکم ظنوا بالمؤمنین خیرا زبان اعتراض باز کشند و بر ملفوظات ولی حکمی نکنند کما روی ان داود النبی علیه السلام استقبل السکینة بالرقص فقالت له زوجته اترقص وانت نبی فقال اتحکین علی قلبی وانت طالق که اگر مستمع نیک مردی و اهل باشد او را نااهل پنداشتن زشت بود و اگر از نااهل بحسن ظن درگذرند هیچ وبال نبود بلکه در زمرهٔ ستودگان واذا مروا باللغو مروا کراما داخل گردند و حسن ظن از مکارم اخلاق اسلام است پس سکوت درینجا بهتر مینماید و شک نیست که آوازهای خوش از جملهٔ نعمتهای الهی است و بنفسه محمود است زیرا که از صفات داود نبی است علیه السلام و صفات انبیا علیهم السلام همه محمود باشند و هر که صفتی از صفات انبیا علیهم السلام را بد گوید و یا زشت پندارد و معلوم است که شریعت بر وی چه حکم می کند پس حسن صوت بنفسه محمود است و یکی از عطیات خداوندی است قال الله تعالی

و یزید فی الخلق ما یشاء و هو الصوت الحسن و قرآن خواندن بالحان باجماع مستحب گفته
اند بحکم حدیث چنانکه خواجه ابونجیب سهروردی قدس سره این معنی در آداب المریدین نبشته است و از ذو النون مصری قدس سره نقل
می‌کنند که گفت الاصوات الطیبة مخاطبات و اشارات الهیة استودعها عند کل طیب
و طیبة ؛ جنید قدس سره گفتند که سبب چیست شخصی آرامیده با وقار ناگاه آوازی می‌شنود اضطراب
و قلق و رقص در وی می‌افتد و حرکات بعید تا معتاد و شده اند گفت حق سبحانه و تعالی در ازل با ذریت
آدم علیه السلام خطاب الست بربکم کرده حلاوت و عذوبت آن خطاب در مسامع ارواح ایشان
بمانده است لاجرم هرگاه که آوازی خوش بشنوند لذت آن خطاب یاد ایشان آید و بذوق
آن در حرکات آیند ؎ الست از ازل همچنان شان بگوش ＊ بفریاد قالوا بلی در خروش
از اینجا آن نکته معلوم گردد که گفته اند حسن صوت در دل سامع چیزی نمی‌اندازد بلکه آنچه در دل
است آن را می‌جنباند شیخ سید عبد القادر گیلانی رحمة الله علیه فرموده در ابیات الارواح کلها
یرقصون فی قوالبهم بعد قوله الست بربکم از اینجا آن نکته معلوم گردد که سرود را
قوت روح گفته اند ؎ چه خوش باشد آواز نرم و حزین ＊ بگوش حریفان مست صبوح به از
روی زیباست آواز خوش ＊ که آن حظ نفس است و این قوت روح - فاما استحضار قوالان
و اجتماع از بهر استماع اگرچه بدعت است و در عهد رسول صلی الله علیه وسلم و صحابه و تابعین و تبع
تابعین نبود رضی الله عنهم لیکن مزاحم سنتی نیست پس مذموم نباشد و مشایخ متاخرین رضی الله
عنهم آن را مستحسن داشته اند که مشتمل بر فواید است از جمله فواید سماع یکی آن است که کلالتی
و ملالتی که طالبان را در طلب واقع شود و قبضی و یاسی که طبعا پدید آید مشایخ متاخرین رضی الله
عنهم بهر دفع این عارضه ترکیبی روحانی از سماع اصوات حسنه و الحان متناسبه و اشعار مشوقه
بر وجهی که مشروع باشد نهاده اند و طالبان را بتناول آن وقت حاجت رخصتی داده اند تا کلالت
و ملالت طبع مرتفع شود و باز از سر شوق جدید روی بمعاملات آرند آری چنانکه در سماع فواید بسیار
است مزلتها نیز بی شمار است چنانکه ابو القاسم نصرابادی را قدس سره گفتند که انک سمع لع

بالسماع فقال نعم هو خیر من ان نقعد ونغتاب الناس فقال له ابو عمر نجید
قدس سرہ هیهات یا ابا القاسم زلة فی السماع شر من کذا وکذا سنة تغتاب
الناس پس اگر فواید سماع را با آفات آں مقابلہ کنم رفع آں آفات لازم آید و از امکان وقوع
آں ترک سماع واجب نگردد زیراکہ خیر الاعمال کہ نماز است در حق بعضے سبب فلاح است قال اللہ
تعالیٰ قد افلح المومنون الذین هم فی صلوتهم خاشعون ودر حق بعضے موجب ویل
است فویل للمصلین الذین هم عن صلوتهم ساهون پس با وجود احتمال وقوع
سہو وغفلت کہ موجب ویل است ترک صلوٰۃ جایز نبود بلکہ ترک سہو وغفلت لازم آید کذالک
السماع ومقصود کلی در نماز حضور دل است پیش حق سبحانہ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب
پس اگر حضور در سماع میسر شود از نماز بے حضور بسے بہتر باشد لعن اللہ جسدا قایما بین
ید اللہ لیس معہ قلبہ از جنید قدس سرہ پرسیدند ما تقول فی السماع فقال کل
ما یجمع العبد بین یدی اللہ فهو مباح ؎ از اں محراب ابرو رو مگرداں ✣ اگر در
مسجدی ور در خرابات ✣ جوانمردا بندگانے کہ ذرہ تجاوز وتخالف از متابعت سنت روا
نمیداشتند ودر طلب رضائے حق تعالے باقصے المراتب علم افراشتند رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ
دقت اسرار شریعت وغموض آثار طریقت ایشاں نیک تر دانستہ ودریافتہ بودند حرکات و
سکنات ایشاں بے پناہ شریعت نخواہد بود وبسیارے از ایشاں در سماع جان دادہ اند پس
حمل نتواں کرد کہ آخر ایشاں بر مناہی ومحظورات جان دادند کہ ہمت ایشاں مصروف جز رضا و
تسلیم نیست ودعائے ایشاں جز صدق وتعظیم نہ غایت ما فی الباب دریں زمانہ بشوم کردارے
راستی عجز مشہم است اگر کسے بہیچ امد براں نہ جہد تو بیخے کند حق بجانب او باشد و بحقیقت
نیکخواہ ما ہمو بود چہ مخلص ترین برادران آں باشد ان رأے منک سیئة اذاعها وان
رأی منک حسنة دفنها پس باید کہ انچہ بالاتفاق محظور است چنانکہ خندہ قہقہہ وغیبت
وایذا وکبر وعجب وحسد وحقد وفخر وحب جاہ وطلب صدارت وتحقیر مسلمانے وامثال

ذالک مما لا یحل نخست مارا از انہا بشوید و آنچہ در دین مہم تر است چوں صدق و اخلاص وخلوص نیت و علم معاملہ بندہ با حق سبحانہ وتعالے و علم نجات آخرت و طریق مراعیت دل بسوے حق تعالے و ریاضت و عبادت و امثال ذالک مما لا یحصے از اں بیاما و گویا نگاہ در مسئلہ مختلف فیہ زاجر و مانع آید و راہ انصاف آنکہ اول خود متصف بدان صفات گردد کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون امام نوری قدس سرہ را پرسیدند کہ مردم کجا سزاوار گردد تا مر خلق را پند دہد گفت وقتیکہ از حق سبحانہ فہم کند نقل است کہ روزے امام ابوالحسن نوری قدس سرہ جنید را قدس سرہ بر منبر دید گفت یا ابا القاسم خداوند تعالے از عالم بعلم او راضی نگردد تا او را اندر آں علم نہ بہ پس اگر تو بر علم خود کار میکنی لا انم گیر ایں مقام را و گرنہ از منبر فرود آسے جنید قدس سرہ در حال فرود آمد و تا یکماہ با خلق سخن نگفت و از خانہ بیرون نیامد پس بیرون آمد و گفت اگر بمن نرسیدہ بودسے کہ حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کہ در آخر زماں پیشواسے قوم خوار ترین ایشاں باشد ہرگز بشما سخن نگفتے اینجا گفتہ اند کہ ایں از جنید قدس سرہ اقرار است بر تقصیرات خود یعنی اگر در مراعات حق علم را است نیستم بارسے اندا اقرار بر تقصیرات آں راست باشم سبحان اللہ الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم استغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ قولاً و فعلاً حاضراً و ناظراً۔

گر گوہر عاقبت نسفتم ہرگز + ور گرد گنہ ز رخ نہ رفتم ہرگز

نومید نیم نہ آستاں کرمت + زیرا کہ یکے را دو نگفتم ہرگز

آپ کی مصنفہ کتابوں میں سے سبع سنابل حقایق میں شرح نزہۃ الارواح شرح کافیہ ابن حاجب چار درویش حل شبہات رسالہ منظومہ شرح حقایق ہندی سلوک و تصوف میں مستند اور مفید کتابیں ہیں۔

حضور پیر قدس سرہ النیر کی دو شادیاں ہوئیں زوجہ اولے خاندانی سے ایک صاحبزادے حضرت

سیدنا عبدالجلیل قدس سرہ اور ایک صاحبزادی جن کا عقد سید محمود اصغر بن سید حسین بن سید نوح بن سید محمود اکبر بن سید خداداد بن سید لطف اللہ بن سید عمر بن سید محمد صغرٰی سے ہوا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین - دوسری بی بی خاندان بنی عثمان سے قنوج کی رہنے والی تھیں ان کے والدین محلہ احمدی ٹولہ میں رہتے تھے ان سے تین صاحبزادہ میر سید فیروز میر سید یحییٰ میر سید طیب اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین چاروں صاحبزادے جامع علوم ظاہر و باطن عرفاء آپ کے خلفاء تھے -

حضور میر قدس سرہ المنیر نے ۹۱ برس کی عمر میں ۲۳ رمضان شب جمعہ ۱۰۱۷ھ کو بمقام بلگرام انتقال فرمایا اور خانقاہ میں دفن ہوئے مزار مبارک زیارت گاہ خلق ہے -

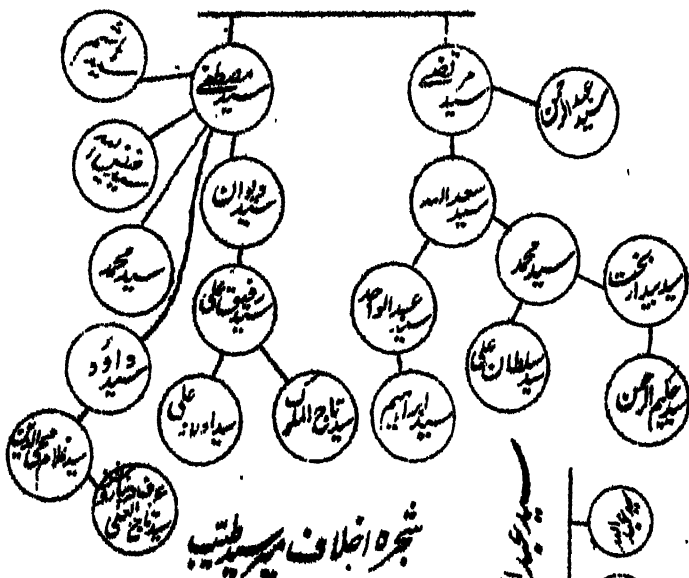
بعد وصال حضور میر باوجود اصرار خدام و عزیزان سجادہ نشینی سے حضور میر عبدالجلیل نے انکار فرمایا اور خود اپنے سب سے چھوٹے اور عزیز بھائی میر سید طیب کو کہ علم و فقر و تجرید میں ثانی حضور میر تھے والد کا سجادہ نشین کیا اس وقت سے اب تک سجادہ بلگرام پر آل پاک میر سید طیب مسند نشین ہیں -

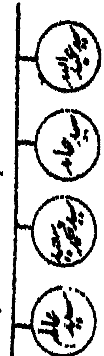
میر سید طیب قدس سرہ کی ولادت نہم ربیع الثانی ۹۸۶ھ اور وفات ۵ ربیع الاول ۱۰۶۶ھ کو بمقام بلگرام ہوئی -

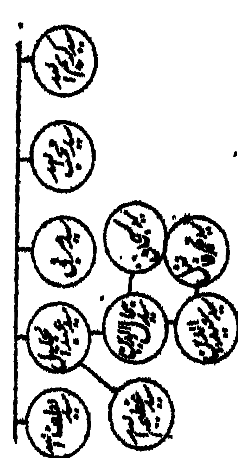
میر سید فیروز رحمۃ اللہ علیہ علاوہ فضل و علم کے آپ سخاوت و ایثار میں بے مثل تھے چار سو غرباء کی لڑکیوں کا عقد اپنے مصارف سے فرمایا آپ کی اولاد بلگرام میں ہے ۵ محرم ۱۰۶۶ھ کو بمقام بلگرام انتقال فرمایا -

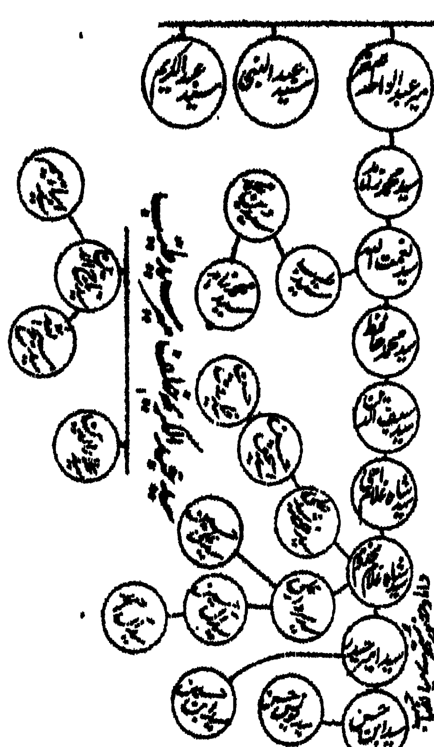
میر سید یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ عالم کامل محدث حافظ کلام اللہ تھے ولادت آپ کی ۹۸۵ھ دوم ذیقعدہ بمقام سانڈی ہوئی آپ کی تصنیف سے میزان الاعمال و معیار الاحوال ایک عمدہ یادگار ہے آپ کے اولاد بنات باقی ہے تفصیل اولاد ہر سہ صاحبزادگان شجرہ ذیل سے ملاحظہ کیجئے

شجرہ اخلاف میر سید فیروز







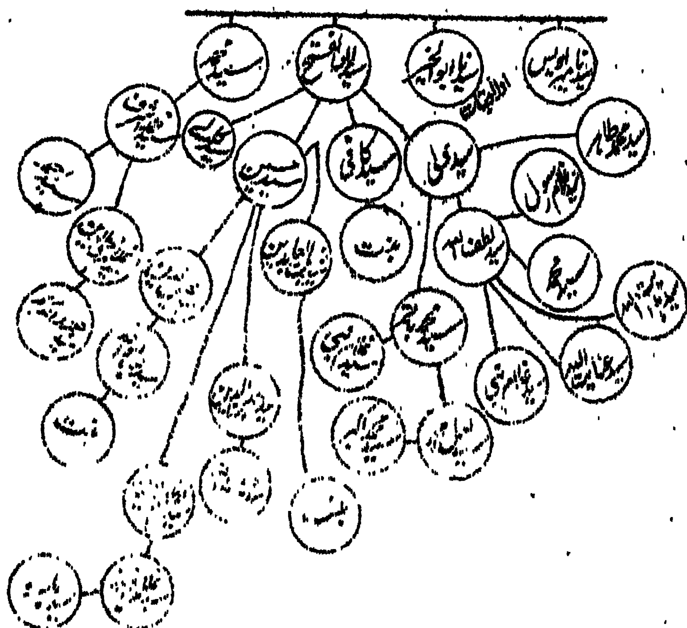


مرشد العالمین سید ابوالمبین میر عبد الجلیل[۱۲] قطب مارہرہ قدس سرہ

آپ خلف اکبر حضور میر قدس سرہ المنیر کے ہیں ولادت آپ کی ۲۰ رجب ۹۷۲ھ ہجری میں ہوئی تربیت اور اخذ طریقہ اپنے والد ماجد سے فرمایا آغاز شباب میں بحالت جذب جنگلوں پہاڑوں میں بارہ برس سیاحت فرمائی اسی حالت میں ایک بزرگ مسمے معلم خطیب سے ملاقات ہوئی اور ولایت مارہرہ کی بشارت اور چند دعائیں اُن سے لیں اس سیاحت میں غذا صحرائی پھل اور درختوں کے پتے ہوتے اکثر جنات اسی سفر میں حضور کے دست حق پرست پر اسلام لاکر حاضر خدمت رہتے تھے اتفاقاً گذر آپ کا اثر نجی کھیڑہ پر ہوا جو قریب مارہرہ کے ویران پڑا ہوا ہے یہاں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو شیر برنج کھلائی اور بشارت قطبیت مارہرہ دیکر آپ کو جانب مارہرہ روانہ کیا ادھر وزیر خاں صاحب کمبوہ رئیس مارہرہ حسب بشارت خواب حضور کے استقبال کو باہر نکلے قدمبوس ہوکر شہر میں لائے حضور نے کنارہ آبادی پہ قیام فرمایا چند روز میں ایک چھوٹی مسجد ایک خانقاہ ایک محل سرا تعمیر ہو گئے ۱۰۱۷ھ میں حضور نے اپنے اہل و عیال کو بلگرام سے طلب فرمایا آپ سے اور جنات سے ایک سخت مقابلہ ہوا جس کا مفصل حال کتابوں میں مذکور ہے جس کا نتیجہ آخری جنات کی شکست و قید اور معاہدہ تھا کہ جس جگہ خدام و مریدین حضور عمل کریں گے وہاں سے یہ جماعت اپنا اثر اٹھالیں گی جس پر اس وقت تک عمل ہے قریب وصال شریف آپ نے مسواک شریف کو خانقاہ میں نصب فرمایا جو سبز ہو گئی اور اس وقت تک اس کے چند درخت ہوکر مثل سائبان مزار شریف کو ڈھکے ہوئے ہیں اور اس کے پتے مختلف امراض خصوصاً عقیمہ کو واسطے استقرار حمل اور مریض آسیب زدہ کو خاص کر دئیے جاتے ہیں اور ہمیشہ مفید ثابت ہوتے ہیں آپ نے بتاریخ ۸ صفر ۱۰۵۷ھ ۸۵ سال کی عمر میں بمقام مارہرہ مطہرہ انتقال فرمایا اور خانقاہ میں دفن ہوئے جو اب درگاہ کلاں سے معروف ہے

آپ کے چار صاحبزادے ہوئے سید شاہ اویسؒ سید ابو الخیرؒ سید ابو الفتحؒ سید محمدؒ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ سے اولاد دختری باقی ہر سہ حضرات سے اولاد پسری موجود ہے جو شجرہ ذیل میں لکھتا ہوں۔

شجرہ اخلاف میر عبد الجلیل صاحب قدس سرہ



حضرت سید الراجمین میر سید اویسؒ خلف میر عبد الجلیل قدس سرہما

خلف الصدق و صاحبزادہ خورد و مرید و خلیفہ و صاحب سجادہ والد ماجد خود آپ بڑے بزرگ و اکمل اور شان رحیمی اسقدر بڑھی ہوئی تھی کہ حیوانات موذیہ کے بھی ایذا اسکے روادار نہ ہوتے بلگرام عزیزوں سے ملنے تشریف لے گئے تھے وہیں انتقال فرمایا مزار مبارک مقبرہ آبائی سے علیحدہ ہے ۲۰۔ رجب سنہ ۱۰۹ تاریخ وفات ہے آپ کی شادی دختر سید علاء الدین بن سید حمزہ بن سید صدر جہاں بن سید

آپ کے تین صاحبزادے ہوئے حضرت شاہ برکت اللہ سید شاہ رحمت اللہ

سید شاہ عظمت اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین مشہور خلفا آپ کے تینوں صاحبزادے اور
شاہ رہبر جن سے عمل چوب دستی مخصوصہ حضور میر سید اویس قدس سرہٗ منقول ہے تھے
سید شاہ رحمت اللہ قدس سرہٗ آپ کی شادی دختر سید محمد اشرف بن سید محمد سے ہوئی
آپ کے دو صاحبزادے سید قدرت اللہ اور سید آیت اللہ پیدا ہوئے۔
سید شاہ عظمت اللہ شادی آپ کی دختر سید کاظم بن سید ابوالفتح بن سید عبدالجلیل
رحمۃ اللہ علیہم سے ہوئی آپ کے ایک صاحبزادی تھیں جو حضرت سیدنا شاہ آل محمد صاحب
خلف حضرت سیدنا شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہما کے نکاح میں تھیں۔

حضرت سلطان العاشقین سید شاہ برکت اللہ ابن حضرت میر اویس
رحمۃ اللہ علیہما

ولادت آپ کی ۲۹۔ جمادی الثانی ۱۰۷۰ھ بمقام بلگرام ہوئی آپ بعد اپنے جد امجد قدس سرہٗ کے
صاحب ولایت مارہرہ ہوئے ابتدا سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں اپنے والد ماجد سے بیعت اور
خاندان قادریہ میں طلب فرمائی پھر حضرت سید مربی بن سید عبدالنبی بن میر سید طیب اور سید
مصطفیٰ بن سید فیروز بن میر سید عبدالواحد بلگرامی قدست اسرارہم اور حضرت سید العارفین سید
لطف اللہ عرف شاہ لدھا بلگرامی خلیفہ حضرت میر سید احمد بن سید محمد کالپوی قدست اسرارہم سے
استفاضہ کیا اور خلافت پائی حضرت سید مربی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی علاوہ اپنے خاندان کے
اجازت حضرت سید احمد کالپوی قدس سرہٗ سے حاصل تھی۔
آپ کو ابتدا سے بسبب ایک بشارت کے عشق خانوادہ غوثیہ سے ہو گیا تھا لیکن خانوادہ میں
باوجود اجازت سلسلہ علیہ قادریہ روش سلوک چشتی نظامی تھی اور اس وقت تک سب حضرات
چشتی نظامی کہے جاتے تھے لہذا بعد حصول طریقہ اور حصول اکتساب باطنی باشارۂ حضور
غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کالپی شریف خدمت حضرت سید شاہ فضل اللہ خلف و خلیفہ
حضرت میر سید احمد کالپوی قدس سرہما میں حاضر ہوئے حضور سیدنا فضل اللہ قدس سرہٗ نے

نہایت مہربانی اور عظمت فرمائی اور ارشاد فرمایا دریا بہ دریا پیوست پھر سلاسل تسعہ
میں اجازت وخلافت ورسالہ عمل معمول مصنفہ حضور سید ناشاہ سید محمد کالپوی قدس سرہٗ اور
تمام اوراد ووظائف واعمال واشغال ومراقبات وغیرہ معمولات خاندان مرحمت فرماکر رخصت
وطن فرمایا اور صاحب البرکات کا لقب بخشا حکم دیا کہ آپ مارہرہ میں سجادہ آبائی پر جلوس
فرمائیے اور طالبان خدا کو راہ معرفت بتائیے کسی طالب کو ہمارے پاس بھیجنے کی ضرورت
نہیں ۔ میر غلام علی آزاد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ مآثر الکرام فی احوال بلگرام میں حالات حضور
میر سید محمد قدس سرہٗ یوں لکھتے ہیں آپ سادات ترمذی سے ہیں آبا ر کرام آپ کے
جالندھر میں قیام فرماتے تھے آپ کے والد ماجد میر ابوسعید قدس سرہٗ وطن سے کالپی میں رونق
افروز ہوئے اور قیام فرمایا حضور میر سید محمد قدس سرہٗ نے حضرت شیخ جمال اولیا کوڑوی قدس سرہٗ
سے طریقہ چشتیہ میں بیعت کی اور سلاسل قادریہ وسہروردیہ ومداریہ میں اجازت پائی اور
طریقہ نقشبندیہ میر ابو العلا احراری قدس سرہٗ سے حاصل فرمایا آخر عمر میں چھتیس سال صائم رہے
ایام ہیضہ میں بھی سوائے ایک بیڑہ پان کے کچھ تناول نہ فرماتے آپ کی مصنفات سے تفسیر
سورہ فاتحہ اور روایح بزبان عربی اور رسالہ تحقیق روح اور اسرار التوحید ارشاد السالکین اور
رسالہ الفنا اور رسالہ عقاید صوفیہ اور رسالہ عمل معمول اور رسالہ واردات ہے ۲۶ شعبان ۱۰۷۱ھ
کو بمقام کالپی انتقال فرمایا مزار شریف زیارت گاہ ہے ۔ علاوہ ان حضرات کرام کے قدست اسرارہم
فیضان روحی حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ بطریق اویسیہ ہوا اور حقیقتاً تکمیل حضور
صاحب البرکات قدس سرہٗ کی حضرت سرکار قادری رضی اللہ عنہ نے خود فرمائی اور منصب
قطبیت مارہرہ سے عزت بخشی خانقاہ قدیم کے گرد مکانات قوم گوندل کے تھے یہ لوگ
نہایت شریر اور فسق وفجور کے عادی تھے ہمیشہ حضور ان کے قرب سے ایذا پاتے لیکن
بخیال ہمسائیگی تحمل فرماتے ایک روز ان شریروں نے سقل ینگاسا عین ایسی حالت میں
کہ حضور نماز پڑھ رہے تھے خانقاہ مصلّے میں پھینکا حضور نے شان جلال میں فرمایا کہ یہ جوان مرگ

شرارت سے باز نہیں آتے بس اُسی روز سے اس گروہ پر آفات کا نزول ہوا اور جس وقت اُن میں سے کوئی تیس برس تک پہنچا مر گیا اکثر خاندان بالکل تباہ ہوگئے (مخدومی شاہ ظہور اللہ بقیہ اُسی گروہ میں سے تھے ان کے والد کے انتقال کے بعد ان کی والدہ نے حاضر ہو کر شاہ صاحب کو حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ کے قدموں پر لا ڈالا تھا یہ حضور میں پرورش ہوئے اور سن طویل پایا مدت العمر خدمت حضور خاتم الاکابر قدس سرہٗ میں حاضر رہے) آپ نے مکان وخانقاہ موروثی مارہرہ چھوڑ کر دوسری جگہ تشریف لیجانے کا قصد فرمایا جس وقت اس موقع پر جہاں اب بستی ہے تشریف لائے یہاں تالاب تھا طاہراً باصرار چودھری فرید خاں قانونگوے ودیگر خدام سکنائے مارہرہ اور بیاطن حسب الحکم حضور غوثیت رضی اللہ عنہ اس جگہ پر قیام فرمایا تالاب پاٹ گیا اور ایک مختصر مسجد وخانقاہ و حویلی ۱۱۰۸ھ میں بنائی گئی آہستہ آہستہ اُس کے قرب میں خدام ولواحقین آباد رہے اور برعایت تخلص ہندی حضور کہ پیم تھا اس بستی کا نام پیم نگر مشہور عام ہوگیا مکان سجادہ ہنوز وہی ہے مسجد اس مسجد حال کے وسط میں آگئی جو حضور سیدہ آل برکات ستھرے میاں صاحب قدس سرہ کی تعمیر کردہ ہے حویلی میں بھی چند تغیرات ہوگئے آپ حبس نفس کبیر بطریق صعود فرماتے رات دن میں دو سانس لیتے تین برس تک غذا آپ کی دو قلوس آب برنج رہا تکار وجمائی حضور کو کبھی نہیں آئی نہ خندہ وقہقہہ کبھی سرزد ہوا نماز میں حضور کو ایسا استغراق ہوتا کہ کسی حال کی خبر نہ ہوتی تیس برس کامل سجادہ سے کہیں نقل وحرکت نہیں فرمائی آپ کے کمال کا شہرہ سنکر طالبانِ خدا دور دور سے حاضر آتے اور آپ بیشتر کی تربیت بطور جذب فرماتے اور عام مریدین کو سلسلہ جدید کا پوییا اور اہل خاندان کو سلسلہ قدیمہ میں بیعت فرماتے امرا ور وسا حاضری دربار والا میں کوشش کرتے اور نذر وتحفہ حاضر لاتے لیکن اجازت نہ پاتے اکثر خلفائے حضور بھی اسی شان ترک وتجرید میں تھے شاہ عبد اللہ اسود خلفائے حضور بعد تکمیل وختم سلوک حالت سفر وسیاحت میں باتفاقیہ دہلی

پہنچے اور چند روز قیام فرمایا بادشاہ عہد سلطان محمد شاہ نے بکمال اشتیاق طلب فرمایا شاہ
صاحب نے جانے سے انکار فرما دیا ایک روز بادشاہ حاضر ہوئے اور نذر پیش کی ایک موضع
قریب مارہرہ جاگیر دیا یہ حال معلوم فرما کر حضور صاحب البرکات قدس سرہ نے شاہ صاحب
پر سخت عتاب فرمایا اور حکم دیا کہ بادشاہوں کا ملنے والا فقیر کے دروازہ پر نہ آئے
شاہ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فوراً حاضر مارہرہ ہوئے ہر چند عذر کیا کہ بادشاہ کے آنے اور
نذر دینے میں فقیر کی مطلق خواہش نہ تھی ارشاد فرمایا کہ جب بادشاہ کے آنے کی خبر پائی
وہاں قیام کیوں کیا فقیر بوقت نام اللہ سے تمھارے دلوں کو روشن کرتا ہے تم نام
محمد شاہ دل پر ثبت کرتے ہو غرض بعد مدت بسفارش حضور سیدی شاہ آل محمد قدس
سرہ خطا شاہ صاحب کی معاف ہوئی اور حکم حاضری دربار ملا آج یہ شاہ عبد اللہ صاحب
دہلیز اندرونی درگاہ معلی میں آرام فرما ہیں حاضرین واقف بچکر نکلتے ہیں اور ناواقفین
قبر پر سے گذرتے ہیں اور یہ ان کی وصیت کی تعمیل ہے رحمۃ اللہ علیہ شاہزادے اور
امرائے عہد مثل نواب ثابت خاں کولوی نواب نصرت خاں ناظم اکبر آباد نواب جمال علی خاں
کوششیں کرتے کہ نذر قبول ہو جائے لیکن ممکن نہ تھا حضور کے خلفا بڑے بڑے اہل کمال
صاحب وجد و حال تھے۔

بعض مشاہیر خلفا کے اسم گرامی تحریر ہیں شاہ عبد اللہ صاحب مارہروی آپ کا سنہ ۱۱۴۰ھ میں
انتقال ہوا۔ شاہ حکیم کشمیری سنہ ۱۱۵۰ھ میں انتقال ہوا۔ شاہ مشتاق البرکات سنہ ۱۱۶۰ھ
میں انتقال ہوا شاہ روح اللہ عزیزان نواب خیر اندیش خاں عالمگیری سے تھے مزار
آپ کا اس جگہ واقع ہے جہاں اب دروازہ جدید درگاہ سے سماع خانہ میں کھولا گیا ہے سنہ ۱۱۵۰ھ
میں انتقال ہوا۔ شاہ حسن اللہ سنہ ۱۱۶۰ھ میں انتقال ہوا شاہ ہدایت اللہ قوم فرملی
سنہ ۱۱۴۹ھ میں انتقال ہوا۔ شاہ عاجز مارہروی سنہ ۱۱۶۱ھ میں انتقال فرمایا۔ شاہ
عاشق البرکات سنہ ۱۱۴۲ھ میں انتقال ہوا شاہ راجو سنہ ۱۱۴۳ھ میں انتقال ہوا شاہ نظر

۱۲۳۳ھ میں انتقال ہوا شاہ صابر ۱۲۴۷ھ میں انتقال ہوا شاہ بوعلی سنہ میں انتقال ہوا شاہ سامی سنہ میں انتقال ہوا شاہ عین الحق سنہ میں انتقال ہوا شاہ صادق سنہ میں انتقال ہوا شاہ بے ریا سنہ میں انتقال ہوا چین براگی سنہ میں انتقال ہوا کشن داس براگی سنہ میں انتقال ہوا۔

امرا میں صرف ایک نواب محمد خان غضنفر جنگ والی فرخ آباد تھا جو حضور کی نگاہ کرم سے ایک بڑا امیر و نامدار امرا ہوا اور ایک معتقد خدمت گذار تھا یہ ایسی غنی درویش صفت کا خیال تھا کہ حضور نے مصارف مہمانان دربار مارہرہ کے نام سے دو موضع تلوکھا پور اور داون پور نذر بادشاہ محمد شاہ طالب ثراہ قبول فرما لئے اور وہ اس وقت تک سرکار کلاں اور سرکار خورد کے سجادہ نشینوں کے قبضہ میں ہیں آپ کے خلفا کے حال میں مستقل تصنیفات ہیں اگر تفصیلاً دیکھنا ہو کاشف الاستار اور خلفائے صاحب البرکات ملاحظہ کیجئے۔

آپ تصانیف سلوک و تصوف متقدمین اکثر مطالعہ فرماتے صاحبزادوں اور خواص مریدین و خلفا کو درس دیتے اکثر رسایل مفیدہ حضور کی تصنیف ہیں۔ چہار انواع۔ سوال و جواب۔ مجمع البرکات دیوان فارسی۔ پیم پرکاس۔ مثنوی ریاض عشق۔ رقعات صوفیہ۔ بیاض باطن و ظاہر۔ رسالہ تکسیر عوارف ہندی۔ رسالہائے تصوف۔ وصیت نامہ یہ آپ کی مشہور تصنیفات ہیں اشعار فارسی میں آپ کا تخلص عشقی اور ہندی میں پیمی ہے۔

آپ کی شادی دختر سید محمود بن سید محمد فاضل بن سید عبدالحکیم بن سید ابوالقاسم بن سید جان محمد بن سید محمود بن سید خداداد بن سید لطف اللہ قدست اسرارہم سے ہوئی آپ کے دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں ایک صاحبزادی عقد سید نور الحق خلف سید شاہ لطف اللہ عرف شاہ لدھا بلگرامی قدس سرہما میں تھیں دوسری زوجہ سید امان اللہ بن سید جان محمد تھیں تیسری زوجہ سید فضل اللہ تھیں۔

خلف اکبر حضرت شاہ آل محمد صاحب - خلف اصغر حضرت شاہ نجات اللہ صاحب قدس سرہما - حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ نے دونوں صاحبزادوں کے نام وصیت نامہ تحریر فرمایا جو نقل ہے -

وصیت نامہ حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ

بندہ ہائے خدا آل محمد و نجات اللہ سلمہما اللہ تعالےٰ و ابقاہما سلامت باشند این چند نصیحت نوشتہ شدہ بران عمل نمایند و این رسالہ را ہموارہ با خود دارند باید کہ مشغول بیاد الٰہی باشند و بکتب فقہ و سلوک الفت نمایند و از مقام خودہا جنبش نکنند و بخانہ مخلوق و مردم دنیا نروند و بزیارت قبور و بدیدن علمائے کہ دلے داشتہ باشد یا آنکہ ظاہرا و بدین آبا البتہ روند و بدیدن او را سعادت کونین دانند و ہیچ کارے و مطلبے بحاکم و بکسے رجوع نکنند کہ سازندہ کارہا کارساز است و حسبۃً للہ برائے کار خلق با ہر کسے تملق و الحاجت نمایند کہ ثواب است روزے حاکمے با این عاجز برائے کارے مخالفت کرد در گذر کردہ شد اکثر عزیزان با لحتجی شدند قبول نہ کرد و گفت اگر فلان مرا رقعہ نویسد ازین کار و از انکار بگذرم آن ہمہ عزیزان با این محتاج الی اللہ تقاضائے رقعہ نبشتن بکرد و جہد بیش کردند ناچار شدہ این بیت نوشتہ فرستادہ ؎ آنکہ رخسار ترا رنگ گل و نسرین دادہ صبر و آرام تواند بمن مسکین دادہ - خواند و باز آمد و موافقت نمود بہر حال در یاد داد باشند و بہر آن ففروا الی اللہ ولا تقنطوا من رحمۃ اللہ و التوکل علی اللہ بر دل و بر جان و زبان جاری دارند و طریقۂ ظاہر را باسلوب لا ذوقا کہ پیش سازند و شعار دین را تقلید تکلف ہر چہ کردہ آید دریغ نکنند جاهدوا فی سبیل اللہ آرے جہاد اکبر ہمین است کہ خود آرام ندہند تا کہ آرام نیابد مجاہدہ با نفس کنند و بجگر پیرحرص نشوند و بخلق ہرگز ہرگز اعتماد نکنند و بدینہا محتاج نشوند ؎

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر است ٭ شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

نصیحتے کنمت یاد گیر ودر عمل آر ✤ کہ این حدیث زپیر طریقتم یاد است

مجو درستی عہد از زمان سست نہاد ✤ کہ این عجوزہ عروس ہزار داماد است

المقصود علم وعمل پیش گیرند وبراں مغرور نشوند آرزوے آں کنند کہ چشم گریان ودل بریان وعمل خالص واجابت دعا ورفاقت درویشان وسکن مسجد وآہ دردناک واخفاے حال از مدد الہی واز فیض عالم پناہی میسر شود آمین ہمدریں بودم کہ دل بامن عتاب کرد وجانم پیچ وتاب نمود مطابق قول مشہور خود فضیحت ودیگر آں را نصیحت مویت سپید شدہ دولت ہمچناں سیاہ است ظاہرت آراستہ وباطن تو تباہ پس کار خود بنشیں وبرحال خود غم والم نما کہ ام حسنہ از تو سرزدہ کہ دیگراں را بنصیحت پیش می آئی وکدام حمیدہ سرانجام دادہ کہ ارشاد میفرمائی بس کن ووقت از دست مدہ بنشیں پس کار رو دیدہ بردوز از درد مفارقت ہمیں سوز این گندم نمائی وجو فروشی تاچند آنچناں باش کہ مینمائی وآنچناں نمائی کہ میباشی چوں نیک نگریستم - ازاں ہم بترم کہ دل گفت آہ صد آہ - عمر عزیز رفت بیا تا قضا کنیم ✤ عمریکہ بے حضور صراحی وجام رفت ✤ اے دل شباب رفت نچیدی گلے ز عشق ✤ پیرانہ سر بکن کہ سرننگ ونام رفت - بس کردم وتوبہ نمودم وخموش نشستم بجوش وخروش آمدم باز بہوش رسیدم بمنہ وکرمہ یخرج الحی من المیت

من فہم فہم

حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۴۲ ہجریہ کو رونق افزاے خلد بریں ہوے مزار مبارک درگاہ خورد مارہرہ واقعہ بستی وسط مقبرہ میں زیارت گاہ خلق ہے عرس مبارک ۱۰ ربیع الاول کو ہوتا ہے -

حضرت شاہ سید نجات اللہ الملقب بشاہ میاں قدس سرہٗ

آپ سنہ ۱۱۶ میں بمقام بلگرام پیدا ہوے بیعت طریقت اپنے والد ماجد قدس سرہٗ سے رکھتے تھے اکثر امراے عہد آپ کے معتقد تھے ہر قسم کے تحایف کثرت سے آپ کی خدمت میں پہنچتے آپ نے علاوہ محل سراے قدیم اسی احاطہ بستی میں عمدہ عمدہ مکانات بنواے آپ کے زمانہ سے دو سرکار

کلاں وخورد مشہور ہیں۔

آپ کی شادی دختر سید رحمت اللہ ابن حضرت شاہ سید اویس قدس سرہم سے ہوئی جن سے دو صاحبزادے شاہ سید امام عرف شاہ گدا اور شاہ سید مقبول عالم عرف شاہ سوندہا اور ایک صاحبزادی تھیں جو حضرت شاہ سید حقانی خلف حضرت شاہ سید آل محمد صاحب قدس سرہما سے منسوب تھیں۔

چار حرموں سے چھ صاحبزادے حضور صاحب النجات قدس سرہٗ کے اور تھے جن کے اسماے مبارک شجرہ میں علیحدہ درج ہیں اُن میں چند صاحبوں کی نسل باقی ہے اور چند لاولد رہے۔

سیدنا شاہ نجات اللہ قدس سرہٗ

سید شاہ امام عرف شاہ گدا

بنت — منسوبہ شاہ حقانی صاحب

شاہ سید مقبول عالم عرف شاہ سوندہا

سید برکات بخش عرف شاہ برکات

زینب

شاہ سید امیر

سید محمد حسن

بنت — زوجہ سید شاہ عالم

شاہ برکات حسین

بنت — زوجہ سید آل امام ولد سید آل امام صاحب

سید مجتبیٰ حسن

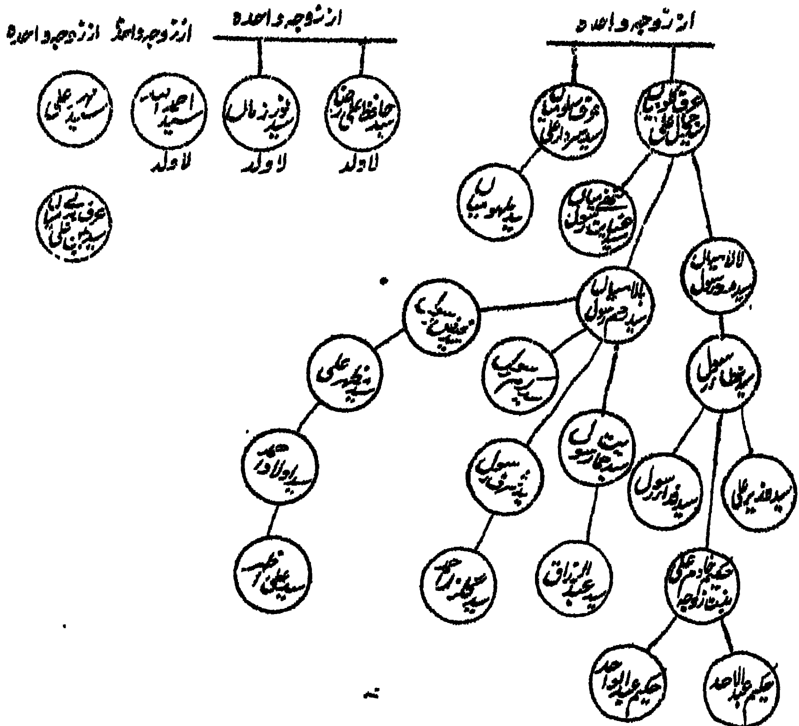
شاہ علی حسن

سید مخدوم عالم

سید سلطان عالم

سید افتخار عالم

حضورِ سیدشاہ نجات اللہ قدس سرہٗ



چھوٹی سرکار میں بھی بڑے سے بڑے صاحب مرتبہ بزرگ ہیں اور حق یہ ہے کہ **این خانہ تمام آفتاب است** مقصود فقیر نگارش حال حضور مرشدی قدس سرہٗ ہے لہذا تمام اکابر خاندان کے تفصیلی حالات گذارش کرنے سے معذور ہے ترتیباً جو حضرات خاص اُس شجرہ عالیہ سلسلۃ الذہب میں منسلک ہیں بہ نہایت اختصار اُن کا حال درج ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ اگر حیات مستعار باقی ہے بعد تکمیل اس تصنیف کے شجرہ عالیہ میں تمام حضرات کا حال عرض کرونگا۔ حضرت سیدنا شاہ نجات اللہ صاحب قدس سرہٗ کا انتقال سلخ شوال سنہ ۱۱۹۰ھ بمقام مارہرہ ہوا اور اپنے اخ معظم حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہٗ کے جوار میں دفن ہوئے۔

منقبت

اے خوش آں سرکہ جبین سا ست بباب برکات	خرم آں دل کہ بود سینہ کباب برکات

درگہ فقر غنی بارگہ شاہی نیست ۔۔۔ بادب شو بہ در فیض مآب برکات
تا دل از جان جہاں بازنداری نرسی ۔۔۔ خاک شو تا ببرندت بجناب برکات
صد چو قلزم بخروش آرد و جیحوں در جوش ۔۔۔ قطرہ کان بچکد از اوج سحاب برکات
نسبت خادمی و رابطہ شیفتگی ۔۔۔ شکر للہ کہ دارم بجناب برکات
سبحہ دُر بکف و کحل جواہر در چشم ۔۔۔ خنک آں دیدہ کہ شد چشم پر آب برکات
شکر کاں پردگی سر خفی و اخفے ۔۔۔ شکل نوری بدر آمد ز نقاب برکات
فیض نوری است کہ دارم سر محشر حسرت ۔۔۔ دست فخر دامن و دستہ بہ رکاب برکات
دوش از میکدہ حسرت بسوے مدرسہ رفت ۔۔۔ در بغل شیشہ و در دست کتاب برکات

حضرت استاذ المحققین سید شاہ آل محمد قدس سرہ

ولادت آپ کی ۱۸ - رمضان ۱۱۱۱ہ ہجری بمقام بلگرام ہوئی جامع علوم ظاہری و باطنی مرید وخلیفہ وصاحب سجادہ حضور صاحب البرکات قدس سرہ تھے طالبوں کو علوم ظاہر و باطن دونوں کے سبق خود پڑھاتے اور کسب سلوک باقاعدہ ہوتا بیشتر فقراے حضور صاحب البرکات کی تکمیل بھی حضور سے ہوئی آپ کا سا مجاہدہ خانوادہ برکاتیہ میں کسی بزرگ نے نہیں کیا۔ اٹھارہ برس کامل ریاضات میں مشغولی رہی تین سال ایک اعتکاف میں خلوت گزین رہے روزہ نان جویں خشک سے افطار فرماتے کثرت بیخوابی سے تالو مبارک گر گیا اور سر میں گڈھا پڑ گیا تھا حرارت قایم ہو کر حمے دق پیدا ہو گئی دہلی تشریف لے گئے شاہی طبیب معالجہ سے عاجز ہو گئے اور عرض کیا کہ اس تپ کے دفع کے واسطے صرف ہمت حضور صاحب البرکات قدس سرہ مفید ہو سکتی ہے حکما کے پاس اس کا علاج نہیں آپ واپس تشریف لائے اُس تپ سے نجات کے ساتھ آثار فالج پیدا ہو گئے جس کی تدابیر طبیہ ہوتی

رہیں یہ وہ وقت ہے کہ بادشاہ ووزرا و والیان ملک اس آستانہ عالی کی زیارت میں
کوششیں کرتے اور اجازت باریابی نہ ہوتی تھی۔ نواب ابوالمنصور خاں صفدر جنگ نواب
غازی الدین خاں عماد الملک ۔ نواب نجیب الدولہ نجیب خاں ۔ نواب علی محمد خاں خادمانہ
ومعتقدانہ عرائض حاضر کرتے ۔ نواب احمد خاں غالب جنگ والی فرخ آباد خادم خاص اور
معتقد با اخلاص ساختہ وپرداختہ اسی سرکار والا کا تھا بزمانہ حیات نواب محمد خاں غضنفر جنگ
نواب احمد خاں غالب جنگ نے بذریعہ ووسیلہ حضور سیدی حضور شاہ حمزہ صاحب
قدس سرہٗ درخواست کی حضور توجہ فرمائیں کہ بعد نواب غضنفر جنگ یہ فدوی نواب ہو ارشاد
ہوا کہ نواب غضنفر جنگ کے احمد خاں سے بڑے اور ان سے زیادہ قابل سو بیٹے ہیں بظاہر
ناممکن ہے کہ احمد خاں نواب ہو لیکن حکم ہو چکا ہے ضرور یہی مالک ریاست و نوابی ہوگا۔
ایک مصاحب نواب احمد خاں کے جو بعد ترک ملازمت زمرہ فقرائے آل محمدیہ میں شامل
وکامل بنے ماموہوئے کہ وظیفہ نواب کے واسطے پڑھیں کچھ عرصہ کے بعد نواب غضنفر جنگ
کا انتقال ہوا اور دربار شاہی سے بجائے نواب مرحوم نواب قایم خاں مرحوم کا بڑا بیٹا نواب
مقرر ہوا۔ نواب احمد خاں نے حاضر ہو کر عرض حال کیا پھر وہی ارشاد ہوا کہ حقیقتاً یہ تمہاری نوابی
کی تکمیل ہو رہی ہے مطمئن رہو کچھ عرصہ بعد وہ بزرگ جو مامور بہ دعا وظیفہ تھے کوٹھے سے گر کر
شہید ہو گئے اور نواب احمد خاں پر سخت فالج گرا کہ ایک ہاتھ ایک پاؤں بیکار ہو گیا نواب
غالب جنگ نے بکمال عجز عرضی روانہ کی کہ درویش صاحب کا بھی انتقال ہو گیا اور غلام بھی
قابل حرکت نہ رہا تمام دربار شاہی کے امرا میرے خلاف ہیں بڑے بھائی کا تسلط ملک
موروثی پر ہو گیا اب کیا حکم ہے ارشاد فرمایا کہ نواب کی نظر سامان واسباب پر ہے فقیر
حکم مسبب سُن چکا ہے لکھدو چندے اور انتظار کرے یہ سب نمود بے بود ہے نواب احمد خاں
غالب جنگ ہو گا اسی عرصہ میں نواب قایم جنگ مع اکثر بھائیوں اور نامی سرداروں
کے مارا گیا اور بالآخر نواب احمد خاں غالب جنگ والی ریاست فرخ آباد ہوا اس کے تمام

مخالفین ذلیل ہوئے مرض سے بھی شفا پائی عزت و مرتبہ بھی اپنے بزرگوں سے زیادہ ملا
کامیابی پر نواب احمد خاں غالب جنگ اُس وقت مارہرہ پہنچا کہ حضور کا وصال ہوچکا تھا
اور حضور سیدنا شاہ حمزہ صاحب قدس سرہ آپ کے خلف الصدق زیب سجادہ تھے نواب
نے ایک بڑی جائداد درگاہ برکاتیہ و مسجد و خانقاہ کو بمنظوری سلطنت دوامی معافی نذر کی کچھ
روزینہ مقرر کئے اور ہمیشہ بہ نیاز و اخلاص وہدایا و تحائف خدمت سرکار کرتا رہا آپ کی تربیت
و تعلیم و مجاہدہ کے حالات آپ کی خرق عادت بہت کتابوں میں درج ہیں خصوصاً کاشف الاستار
شریف مصنفہ حضور سید شاہ حمزہ قدس سرہ اور شرح وصیت نامہ حضور سید شاہ حمزہ صاحب قدس سرہ
مصنفہ مولنا شاہ عبدالہادی مرید حضور استاد المحققین قدس سرہ ان حالات سے مالامال ہیں
آپ کے فقرا سب جامع علوم ظاہر و باطن تھے اور یہ اس خانوادہ بزرگ کا خاص دستور ہے
کہ سالک کو اولاً تعلیم ضروری علم ظاہر دیکر کسب باطن میں مصروف کرتے ہیں۔ مشاہیر خلفا حضور
کے یہ ہیں۔

شاہ ظہور اللہ کشمیری۔ شاہ واصل۔ شاہ عبدالہادی۔ شاہ شہباز کنبوہ سنبھلی۔ سید فخر الدین احمد ۱۱۸۵ وصال ملقب بشاہ باقی باللہ پنجابی فقیر اللہ عرف شاہ عارف باللہ۔ شاہ بزرگ مارہروی ۱۱۴۹ھ۔ شاہ مکن۔ شاہ انور۔ شاہ رحمت اللہ۔ مولوی غلام نبی انزولوی۔ شاہ حفیظ اللہ۔ شاہ اسرار اللہ۔ شاہ نادر العصر ۱۱۶۹۔ شاہ بیرنگ مجذوب۔ شاہ رفیق۔ شاہ رشید ۱۱۶۳ھ۔ شاہ بوعلی۔ شاہ فضل اللہ۔ شاہ محبوب اللہ شاہ۔ مفتی جلال الدین۔ شاہ محمد شاکر مصنف قاسمیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

شادی آپ کی حقیقی چچا سید شاہ عظمت اللہ صاحب قدس سرہ کی صاحبزادی سے ہوئی آپ کے دو صاحبزادے **خلف اکبر حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہ۔ خلف اصغر**

حضرت شاہ حقانی قدس سرہٗ اور ایک صاحبزادی تھیں جن کا عقد سید محمد رضا ابن سید امان اللہ ابن سید جان محمد ابن سید معین الدین ابن سید عبداللطیف ابن سید محمود اصغر ابن سید حسین ابن سید نوح ابن سید محمود اکبر ابن سید خداداد ابن سید لطف اللہ ابن سید حسین ابن سید نصیر ابن سید حسین ابن سید عمر ابن سید محمد صغریٰ رحمۃ اللہ علیہم سے ہوا۔ وفات آپ کی ۱۶۔ رمضان ۱۲۴۲ھ روز دوشنبہ کو بمقام مارہرہ ہوئی متصل روضہ حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ ایک جداگانہ عمارت میں جو ملحق روضہ کر دی گئی ہے دفن ہوئے۔

حضرت شاہ حقانی صاحب خلف اصغر حضور شاہ آل محمد قدس سرہٗ

آپ عبادت و سخاوت و ایثار و عطا میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے عمارات و باغات سے خاص تعلق خاطر تھا باغ پختہ معہ مکانات مردانہ و زنانہ و چاہ و مسجد و حمام حریم بستی معہ برج و صدر دروازہ و حرم سرائے زنانہ درگاہ معلٰی یہ سب آپ کی یادگاریں ہیں نسبت آپ کی اپنے عم مکرم شاہ نجات اللہ صاحب قدس سرہٗ کی صاحبزادی سے ہوئی تھی جو کسی وجہ سے تکمیل کو نہ پہنچی اور عقد نہ ہوا آپ نے کسی دوسری جگہ عقد منظور نہ فرمایا اور تمام عمر تجردانہ بسر فرمائی اکثر باغات بیرونیہ آپ نے نصب فرمائے تھے اور اُن کے پھل دور دور تحفہ امرا میں جاتے باوجود اس کے کہ آپ اپنے والد ماجد کے مرید اور اخ معظم کے خلیفہ تھے آپ نے کسی کو مرید نہیں فرمایا تفسیر کلام اللہ شریف بزبان اُردو مصنفہ آپ کی سرکار میں موجود ہے۔

۱۷۔ ذیحجہ یوم جمعہ ۱۲۱۰ھ ہجری کو بمقام مارہرہ انتقال فرمایا اور درگاہ حضرت شاہ آل محمد صاحب قدس سرہٗ میں دفن ہوئے۔

منقبت شاہ آل محمد صاحب قدس سرہٗ

مجاہو نام لوں گر صبحدم آلِ محمد کا — ادب رکھتی ہی یہ شامِ الم آلِ محمد کا

درِ دولت ہی مرجع بادشاہونکا فقیروں کا — فلک سے پوچھیئے جاہ و حشم آلِ محمد کا

مے بغدادی و ساقی حجازی میکدہ ہندی — دکھادیں چل تجھے دربارہم آلِ محمد کا

خدا کا خاص بندہ حاکم و وارث خدائی کا — عرب آلِ محمد کا عجم آلِ محمد کا

وہی مارہرہ ہے تونے سُنا منصور کا قصہ — حصارِ امن ہی یہ فوج غم آلِ محمد کا

خدا بندہ نواز و رحمتِ عالم پیمبر ہے — کرم ہی غوث اعظم کا کرم آلِ محمد کا

دمِ آخر خدایا جب مری آنکھوں میں دم آئے — دہن سے نام نکلے دمبدم آلِ محمد کا

حضرت محبوب العاشقین سید العارفین سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہٗ

خلف اکبر و صاحب سجادہ حضرت سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہٗ ولادت آپکی ۱۴- ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ بمقام مارہرہ مطہرہ ہوئی چار برس کی عمر میں حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ سے کلاہ مبارک اور سیلی اور بڑے میاں کا خطاب ملا گیارہ برس زیر تربیت و تعلیم حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ اپنے جد امجد کے رہے اور حضور استاد المحققین سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہٗ اپنے والد ماجد سے اخذ فیض ظاہری و باطنی فرماتے رہے کتب درسیہ مولنا شیخ محمد ڈھا لاہوری اور مولوی سید محمد باقر سے اور طب حکیم عطاء اللہ صاحب سے جو اکبر آباد کے رہنے والے تھے حاصل فرمائیں رحمۃ اللہ علیہم کمال علم ظاہر کا یہ تو تھا کہ سرکار کے کتب خانہ میں جو ہزاروں کتابیں غیر مکرر تھیں چند در چند بار مطالعہ حضور سے مشرف ہو چکی تھیں آپ کو علم حقایق سے خاص مناسبت اور حضرت شیخ الشیوخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات سے خاص ذوق تھا خود حضور اکثر ملاحظہ فرماتے اور خاص خدام کو ان کا درس دیتے حضور کی جامعیت علوم کا پتہ آپ کی تصنیفات خصوصاً فص الکلمات سے بآسانی مل سکتا ہے یہ کتاب دنیا بھر کے علوم پر شامل ہے اور پھر کسی کتاب سے اخذ و خلاصہ نہیں

اصول فن اور کلیات وضروریات مسایل عجب دلکش انداز سے تحریر فرمائے گئے ہیں اس کی
دو جلدیں ہیں جلد اول الہ آباد میں صاحبزادگان حضرت شاہ محمد افضل الہ آبادی قدس سرہ
کے پاس مستعار ہے دوسرا حصہ سرکار مارہرہ میں موجود ہے سبحان اللہ عجیب جامع ونافع
تصنیف ہے۔ دوسری بیاض شریف کتاب کاشف الاستار شریف ہی جو قابل زیارت
اور خاندان کے اعلےٰ اسرار پر شامل ہے مکاتیب ہیں جو عجیب حقایق سے بھری ہیں۔
وصیت نامہ ہے کہ دنیا ودین کی خوبیوں سے مالامال ہے اللہ اکبر یہ حضور کی شان غنا تھی
کہ باوجود قلت اسباب ظاہر نوابان ممالک ووزرائے سلطنت مع فوج وخدم کے ہفتوں
حضور کے مہمان رہتے اور روزانہ اقسام اقسام کے کھانے اور تحایف سب کو مرحمت ہوتے
اور کبھی کسی نواب ورئیس سے خدمت نہ چاہتے بلکہ بیشتر امراکو اجازت باریابی بھی نہ ملتی
ہر تحفہ کے عوض میں ایک گراں بہا عطیہ مرحمت ہوتا اور پھر جو سرکار سے ایک بار عطا ہو جاتا
وہ دوامی ہوتا۔ عرس حضور سید ناشاہ آل محمد قدس سرہٗ میں علم مہمانوں کو سو قسم کا کھانا مرحمت
ہوتا اور وہ ہزاروں کی جماعت ہوتی ایک سال علاوہ کھانے کے بغرض شمار مہمانان عرس
آم اور بیر بھی تقسیم فرمائے جو ہر شخص کو ایک ایک دیا گیا یہ خاص حضور کے باغات کے تھے
ایک لاکھ چونتیس ہزار تقسیم ہوئے اس سے مجمع عرس شریف کا اندازہ کیجئے علاوہ مکانات
سرکاری قصبہ میں بھی مہمان ٹھہرتے باغات اور میدانوں میں خیمے وشامیانے نصب ہوتے
آخر عہد میں خود حضور نے مصارف میں تخفیف فرمادی تھی تاہم مہمانوں کو پچیس قسم کا
کھانا مرحمت ہوتا تھا۔ قصبہ کاس گنج جو ایک صحرائے ویران مسکن راہزنان تھا حضور
کے حکم سے آپ کے خادم سردار یاقوت خاں نے آباد کیا قادر گنج میں عرس حضور غوث الاعظم
رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ کی توجہ کا اثر تھا جس میں ہزاروں مشائخ وعلما واہل حاجت جمع
ہوتے اور سب کو معقول رخصتانہ مرحمت ہوتے قصبہ گنج ڈونڈوارہ میں اسلام آپ کے
فقرا نے پھیلایا سبحان اللہ کبھی آپ ایک عالم دین پرور ہیں کہ ہمہ تن حمایت شریعت میں

محو ہیں کبھی ایک شاہنشاہ بیکس نواز ہیں کہ سراپا رعیت پروری میں مشغول ہیں کبھی ایک شیخ عارف ہیں کہ ہزاروں بندہائے خدا آپ سے فیضیاب ہیں کبھی ایک طبیب یکتا نفس ہیں کہ صدہا مریض شفا پارہے ہیں کبھی ایک کریم دریادل ہیں کہ سائلوں کی تلاش میں مستغرق ہیں کبھی ایک مدبر شجاع ہیں کہ بڑے بڑے عقلا امور مشکلہ میں حضور سے تدابیر پوچھ رہے ہیں اور بڑے بڑے امور اہم سلطنت حضور کے اشاروں سے فیصل ہورہے ہیں پھر ہر شان میں شان وحدت و عینیت ہویدا تھی واقعی جمع دنیا و دین فقیری و شاہنشاہی بہت دشوار ہے اور یہ حضور کا خاص حصہ تھا۔ استقامت حضور کی عجیب تھی دس برس کی عمر شریف سے نماز تہجد شروع فرمائی الی یوم الوصال ستاون برس میں ایک شب قضا ہوگئی وہ شب شب عقد تھی ابروباراں ہجوم مہمانان کے باعث حضور وقت مقررہ پر بیدار نہ ہوئے اس ایک شب کی قضائے تہجد سے تین سال تک آپ نے عروس سے التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ شکایت عدم التفات حضور میں حضرت سیدنا شاہ آل محمد صاحب قدس سرہ کے پیش ہوئی آپ نے سبب دریافت فرمایا کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے اُس وقت یہ راز دریافت ہوا کہ یہ قضائے نماز تہجد کا کفارہ ہے ہمیشہ معمول تھا کہ دو پہر کا کھانا تناول فرما کر محمد اشرف خادم کو حکم ہوتا کہ وہ کتب خانہ سے کوئی کتاب لاکر آرام گاہ میں رکھدیں یہ وقت مطالعہ کتب تھا بعد سجادہ نشینی چونتیس سال تک سجادہ سے نقل وحرکت نہیں فرمائی۔

حضور اشاعت فیض واجرار سلسلہ میں جسقدر حریص تھے اُس سے زیادہ کسی دوسرے سے اخذ میں مجبور تھے مولوی محمد طفیل بلگرامی ثم اترولوی رحمۃ اللہ علیہ جو ایک بڑے عالم اور خانوادہ مارہرہ کے معتقد تھے حاضر مارہرہ ہوئے اور چند سندیں حدیث کی پیش کیں چونکہ وہ مرید خاندان نہیں ہیں اُن کے ذکر میں آپ فرماتے ہیں (اجازت حدیث مسلسل بالاولیہ خواہ نخواہ فقیر را داد) ایک موقع پر شکرانہ ادا فرماتے ہیں کہ الحمد للہ فقیر کے سامنے وہ جماعت حاضر ہے جو چار واسطوں سے فقیر تک پہنچتی ہے ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

ایک بار فقیر اعزہ سے ملنے بلگرام گیا تھا حضرت شاہ اسمٰعیل مسولوی رحمۃ اللہ علیہ سے جو اہل قرابت
سے ہیں ملاقات ہوئی سید صاحب نے بلا طلب و خواہش فقیر اجازت و خلافت سلسلہ
قادریہ رزاقیہ کی عطا کی آپ کا ایک وقت خاص حضرات اکابر سلسلہ اور اپنے بزرگوں سے
ملاقات کا مقرر تھا اُس وقت کسی خادم کو اجازت حاضری نہ تھی سوائے حضرات اکابر
سلسلہ اور بزرگوں سے بھی آپ کی صحبت رہتی اس خادم عاجز کو اس راز پر یوں اطلاع ہوئی کہ
حضور مرشدی قدس سرہٗ کی کتاب وظائف کی زیارت کرتے ہوئے ایک فہرست اسمائے مبارکہ
اولیاء اللہ درج تھی جو بیشتر اصحاب سلسلہ برکاتیہ نہیں ہیں حضور سے عرض کیا یہ کیا راز ہے
ارشاد فرمایا یہ وہ جماعت خاص ہے جن سے حضور جدی سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہ عیاناً ملتے
ہیں ہم نے فاتحہ اصحاب سلسلہ کے ساتھ اُن کے اسمائے پاک بھی درج کر لئے ہیں کہ حضرت
جدی بھی ہمیشہ فاتحہ میں ان کو شامل فرما لیتے تھے اسمائے مبارک بتفصیل ذیل ہیں۔

اولاً اسمائے مبارکہ حضرات اہل سلسلہ بعدہٗ بارواح پاک دیگر خواجگان
قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ و مداریہ و بارواح پاک حضرت
ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی و حضرت امام حسن و
حضرت امام حسین و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق
و امام موسیٰ کاظم و امام علی رضا و امام محمد تقی و امام علی نقی و امام حسن عسکری
علیہم السلام والرضوان و بارواح پاک سعد و سعید و طلحہ و زبیر و عبدالرحمٰن
و ابو عبیدہ و دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم و
بارواح چہار پیر پیغامبران حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پیر فرشتگان حضرت جبریل و اسرافیل و میکائیل و عزرائیل علیہم السلام
پیر اولیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ و پیر پیران اویس قرنی رضی اللہ عنہ
و بارواح پنج پیر خواجہ حسن بصری و اویس قرنی و عبداللہ انصاری و

عثمان ہارونی وخواجہ محمد سمرقندی و بارواح ابوسعید خراز ابوالحسن نوری رویم حکیم ترمذی۔ ابوالخیر تیناتی۔ ابوجعفر مجذوم۔ شیخ روزبہان بقلی ابوالعباس قصاب۔ ابوعلی دقاق۔ ابوحمزہ خراسانی۔ ابوسعید ابوالخیر معشوق طوسی۔ احمد غزالی۔ محمد غزالی۔ شیخ احمد جام۔ علاءالدین عطار۔ خواجہ پارسا۔ عین القضاۃ ہمدانی۔ بابا فرج تبریزی۔ شیخ رکن الدین علاءالدولہ سمنانی۔ شاہ اشرف جہانگیر۔ امیر علی ہمدانی۔ حضرت شمس الدین تبریزی۔ مولنا جلال الدین رومی۔ شیخ نجم الدین کبرے۔ شیخ فخرالدین عراقی۔ شیخ فریدالدین عطار۔ شیخ ابوطالب مکی۔ شاہ افضل الہ آبادی۔ سلطان مسعود کالپوی۔ شیخ محمد ملاوہ۔ شیخ اخی جمشید۔ شیخ غوث گوالیاری۔ شیخ وجیہ الدین گجراتی۔ شیخ عبدالجلیل الہ آبادی۔ شاہ لدہا۔ ملک تاج الدین سہاوری۔ سید بدرالدین چندن چشتی۔ سید فخرالدین۔ شاہ بدن مارہروی۔ شیخ صلاح الدین بلرامی۔ مخدوم شیخ تنار گنگیری۔ حضرت بی بی فاطمہ۔ حضرت بی بی عائشہ۔ حضرت مریم۔ حضرت رابعہ بصریہ۔ حضرت بی بی فاطمہ قتال۔ شیخ ڈھڈہا لاہوری۔ مولوی سید محمد باقر۔ حکیم عطاء اللہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

تصنیفات میں فص الکلمات۔ کاشف الاستار۔ مثنوی اتفاقیہ۔ اسرار خاندانی۔ مکاتیب۔ وصیت نامہ۔ قصائد ہیں نظم فارسی میں تخلص عینی فرماتے تھے۔

نقل وصیت نامہ حضور سیدنا شاہ حمزہ صاحب قدس سرہٗ

بالابلند عشوه گر سرو ناز من ٭ کوتاه کرد قصهٔ عمر دراز من

معلوم بندهاے خدا سلمهم الله باد که فقیر را سفر آخرت پیش آمد آنچه قطب العاشقین حضرت جدی صاحب البرکات قدس سره در آخر رساله چهار انواع بقلم فیض شیم ارقام فرموده اینجا عم را بسند است حق الوسع دران ساعی باشند و با مرادی لبهاز ندواز پنجانب خلافت سلاسل خمسه مقرر دانند و باسمار العین و التسخیر و دعاے یمانی و سور قرانی و دیگر ادعیه و اذکار و اشغال بالمشافهه و غیر مشافهه مجاز و ماذون بوده اند و هستند و اتقنا ر شان شریعت غرا آنچه از دست آید لازم دانند و دست طمع باستین قناعت بپیچند و به لا بد اکتفا نمایند اگرچه الضرورات تبیح المحظورات نیز گفته اند و بکتب سلف و حقایق و اشغال و اوراد مشغول باشند و کرسی بر طریقهٔ اینفقرا این طایفه از دل و جان استوار بر بندند و بهمه کریمه اغماض عین در امورات دنیوی لازم شناسند ع

اناں روید گل و خار اندرین باغ ٭ که هم طاوس در کار است و هم زاغ ٭ اگر بینی بد و نیکی مزن دم ٭ که هم ابلیس می باید هم آدم ـ دنیا گذشتنی و گذاشتنی لهذا با همه کس پرداختنی است ـ اگر کسے از اهل الله تعالے بنظر آید دست شما و دامن او لیکن درین زمان اهلیت مفقود و جنسیت موجود بچرب ربانی و شیرین لسانی کسے فریفته نشوند که اینطایفه در هر وقت اعز من الکبریت الاحمر بوده اند و فاتحه سالیانه هرگز بتکلف نکنند بلکه ثنا نمایند که حکم چنین است بعد بست سال روشن خواهد شد حالا مسئله اجل در حل و کارسے ازین اهم در پیش پس ازین دعا با به بیگانه و خویش سے پرو سن جهونیرا نت او [illegible] کرتی را رسے

دیگر مگو نصیحت حافظ که ره نیافت ٭ گم گشته که بادهٔ نابش بکام رفت

غزل

وقت آں آمد که عزم لامکان بر پاکنم ٭ اینجهان و آنجهان را در هم وحشت پیدا کنم
وقت آں آمد که از یاران تن باشم جدا ٭ عزم سوے دوستان عالم بالا کنم

نغمہ ہو الی اللہ سیر آہنگی شد، و	با رفیقان علا آہنگ آں صحرا کنم
نکتہ اول بآخر میرسانم اے فلاں	دورہ قوسین را اقرب با و او سے کنم
لیک وہمی را بالقرب وسوسہ سازم ہم	ایں خیالات توہم را بجود رسوا کنم
نفی در اثبات و اثبات است در نفی کذا	لا و الا را بہم آریم تا الا کنم
رحمتش خود ماند لا و الا بیمانم ایں زمان	تا لطافت بیدائے امکاں خیمہ برپا کنم
صورت تن از ہیولا ست قفس آرم برول	طائر قلہ نشیں را مادہ عنقا کنم
بیجود آنا با خدائے خویش گردم پنہاں	بے خدا شو از خدا یا با خدا یکتا کنم
ساز تن را بشکنم و ایں پردہ ہائے جانم	باصدائے ہویت تن تن در تا کنم

ہمت قطعی بوصل جان تم ہیتی ہمیں
دورہ ہا ہو لز اللہ را یکتا کنم

از حقایق وصیت نامہ پر اطلاع منظور ہو اس کی سند ح مصنفہ مولانا شاہ عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضور سیدنا شاہ آل محمد و خلیفہ و محرم اسرار خاص حضرت سید نا شاہ حمزہ صاحب قدس سرہما دیکھئے تاکہ رموز و نکات و مصطلحات عارفانہ پر جو اس میں مندرج ہیں اطلاع ملے

مکتوب حضور اسد العارفین قدس سرہٗ بنام مفتی اودھ

با یار دلنوازم شکر لیست با شکایت — گر نکتہ دان عشقی خوش بشنو ایں حکایت

فضائل دستگاہ حقایق آگاہ سلمہ اللہ مقلب اللیل والنہار نیرنگی ہا دارد و با وجود نیرنگی بیرنگ و ہمیں بیرنگی نیرنگ گاہے در صلح گاہے در جنگ گاہے با نام گاہے بے ننگ میدان جولانگاہ او وسیع است نہ تنگ پس ایں معاملہ از روم تا خنگ عالم از ایں اسرار حیران است و دنگ مگر کسانیکہ پوشیدہ اند از عالم اسرار ایں رنگ و دل شان صافی است از کدورات زنگ اینک بشنو احوال سنگ و درنگ از آں معشوق بے پروا و شوخ و شنگ لبت و دم صفر بندہ خدا الحق صاحب پردہ نشین شد و بیزدہم ربیع الاول

ساتین صاحب ہمشیرہ او یازدہم ربیع الثانی درنباء یہ انتقا گوشہ گیر گشت حالت صبر و اضطراب و تسلیم و رضا و اختیار آنے وشالنے دردل پیدا کردہ و کیفیت جزع و فزع وشکایت باجان معارضہ نمودہ جوشش ان اللہ مع الصابرین از یک طرف تسبیح خواستہ و خروش انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ از یک جانب تفوق جستہ و ما درمیان حیران

گھورا گھور الرٹ ہیں ہم ہوچی کے جین ؏

پری وشاں کہ نمک پاش سینہ ریش اند | کرشمہ سنج وفا دشمن وستم کیش اند
نگہ زناز لبالب دل از وفا خالی | تونگر اند بحسن و بمہر درویش اند

دریں مقام ایں جا عہ را دو مذہب است طایفہ وقت ورود بلا صبر و رضا را بالای گویند و گروہے رتبہ تضرع و جزع را اعلیٰ میدانند و تعریف صبر چنیں کردہ اند کہ الصبر حبس النفس عن الشکوے واز گروہ انبیا علیہم السلام در مرتبہ صبر و صابری ایوب علیہ السلام را ستایش کردہ اند چنانچہ قرآن شریف ازاں خبر میدہد انا وجدناہ صابرا وایوب علیہ السلام با وصف صبر بنالد وایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین دیگرے از انبیا علیہم السلام یعقوب علیہ السلام است کہ با دعوی فصبر جمیل گردن بلند داشتہ و او چنیں لب بشکایت وا کردہ کہ انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ پس بدان اے مفتی صاحب اسرار کہ ایں نالہ و بے صبری وایں تضرع وشکایت انبیا علیہم السلام خود ایشاں را از مرتبہ صبر و صابری بیرون نکرد پس دریں مقام اگر عارفت جزع و فزع نکند مذموم باشد و قبیح ؏

ہم نے کیا کیا نہ ترے رنج میں محبوب کیا | صبر ایوب کیا گریۂ یعقوب کیا

یکے از عارفان حدید البصر را اگر سنگی چناں جیتاب کرد کہ در گریہ آمد شخصے بے خبر جا طرح گفت و عتاب کرد بوسے کہ چرا اگر یہ میکنی آں عارف محقق فرمود انما جوعنی لا بکی یعنی حق تعالیٰ مرا گرسنہ کرد و گریہ بداد سے ہمیں کہ گریہ کنم پس ایں الم عارف الم حق است واین

رنج عاشق رنج معشوق است هی هی مجنون لیلی شد و لیلی مجنون فصد لیلی و الم نشتر در مجنون
جلوه یکتایی او حالت مجاز خود اینست حالت عشق حقیقی را چه خوانی ؎

تو چه دانی زبان مرغان را　　　که ندیدی گهی سلیمان را

نه بینی که حق تعالی در قرآن شریف خبر میدهد ان الذین یؤذون الله و رسوله الآیه ایها
ایذا که جا سر میکشد جزع این فریق جزع حق است و صبر ایشان صبر اوست فهو الشاکی
و هو الصابر و هو الراضی و هو الشاکر پیغمبر علیه السلام فرماید اعوذ بک منک بشنو
سخن مغلق و مشکل ای جان یعنی لذت ادراک ملایم است سبحانه و او همیشه ادراک آن میکند
لذت دایم در حق او محقق باشد اما کیست که ادراک الم معشوق حقیقی کند در اینجا پر و بال عقل
می سوزد بشنو چون عشق مستلزم الم است و عشق چنانکه در عاشق ظاهر است در معشوق
نیز ظاهر بلکه حقیقتاً در عاشق و معشوق عشق است و چون معشوق پیشتر از عاشق خود بر خود
عاشق است باید که از الم خالی نباشد پس اگر الم و تضرع و شکایت از کسی عارف شود الم
معروف خواهد بود نه غیر هیهات کجا رفتی و با مفتی زمان چه گفتی خموش و بهوش آی و مخروش
که مبادا با قاضی زمان بگوید و در آید در جوش دلا کجا رفتی این همان عارف مفتی است که
او را در خواب عیان دیده بودم دوست من است یار من خادم من است برادر من
چون چنین است اندیشه مکن و بگو

وارسته نه دید دوا را چه کند　　　بگذشته ز خویش مدعا را چه کند
سلطان جهان دل بها را چه کند　　　هر کس که بخود رسد خدا را چه کند

دیگر چه توان نوشت که غم از پیغمبر و لیلی حتی از غم ما را از جان من توان برد دیگر هم بشنو

آنم که به خویشتن جدا از من است　　　یعنی که همیشه سادگی رنگ من است
هر زنده در جانی از من سر زد　　　گر بنده و گر خدا شوم ننگ من است

تمام شد حاصل رقعه مرقوم است تا خدا چه خواسته بحال الوقت بقلم آمده یا نا آشنا نماید

محب رسول دہلوی ایک صاحب نے عرضی شکایت اپنے حال کی حاضر کی علاوہ دستگیری کے جو تحقیق مسئلہ قدر فرمائی ہے قابل زیارت ہے عرضی محب رسول اور جواب نقل کیا جاتا ہے۔

رقعہ محب رسول بعد تمہید حمد و نعت ایں مضغہ وہم باطل سوا سے آں مرشد کامل کدام جا التماس نماید اگرچہ بدون ثبوت حقوق عرض احوال ترک ادب اما بمعرفت مسکان حضور التماس می نماید القصہ سرگذشت ایں ناتمام چنین است کہ چندے در لہو و لعب و چندے در ہیچ و لعب گذشت بغیر از ثمرہ ندامت ہیچ حاصل نشد بہر وضعے کہ جہاں را ابلہ فریبی مقصود بجز از خاک و سبوس ہیچ بدست نیامد گا ہے بدیں مضمون مترنم ع ہمہ جیسے تخم کہ دہقاں بچہ کارکشت مارا دگا ہے ؎

بیتاب جی کو دیکھا سینہ کباب دیکھا　　جیتے رہے تھے کیوں ہم جو یہ عذاب دیکھا

وا ویلا و ابستگی لواحق دامنگیر حسرت واحسرتا از دوے عشق گریباں گیر محویت حیف صد حیف بدون دستگیری مرشد کامل دو جہاں میں دو گئے یا ملی بدنام ؎

دیر و حرم میں کیونکہ قدم رکھ سکے یہ میر　　ایدہر تو مجھ سے بت پھرے اودہر خدا پھرا

حاصل کلام ایں تا اختتام این است کہ اگر ایں سایل مستوجب لوازم بار لواحق است پس عدم ما بہ الاحتیاج از برائے چیست و اگر سزاوار مرتبہ محبت است پس آدھی میٹھی کی آدھی بٹیر بہائے کیست ع یا بکش یا دانہ دہ یا از قفس آزاد کن۔ وتسلی ایں دل مضطر بدون توجہ باطنی آں مرشد جہاں وجہانیان نخواہد شد و بالفرض سوائے توجہ باطنی عالی بنوک خامہ اگر قرآن ثانی نازل خواہد شد ایں ناقص بمدعائے خود نخواہد رسید

جواب نامہ نامی مشتمل بر مضمون درد طلب و حسرت عدم حصول مطلب مسید انشراحے بخاطر آورد ؎

اے خوش آں چشمے کہ آں گریان اوست　　وے ہمایون دل کہ آں بریان اوست

یارب کدام شمع بر بام فلک افروخته که عاشقان پروانه اند و چه گل در صحن زمین شگفته ساخته
که بینندگان دیوانه اند کدام طالب صادق که باین مصیبت جگرخون ندارد و کدام سالک عاشق
که درین اندوه آواره دشت و کوه نبود ؎

آدم ز نهیب شرمسار است ٭ سرگشته ربنا ظلمنا ست ٭ احمد که خلاصه وجود است
لا احصی گوے در سجود است ٭ توصیف نعم تو در مناجات ٭ جمع ز پیشه تو در خرابات
این جمله ز دین و ملت کیش ٭ حیرت زده همت مدید ٭ در کیش ٭ درپیش ٭ پس اند جمله پویان
سبحانک اس انت گویان

اے عزیز سالکان این راه با خود چها در داشته اند که تا آخر عمر روے صلح ندیده اند و امثال
ما مردم بیهوده طلب روے مقصود میخواهند و بمجرد وسے تنگ و پست جلوه محبوب
میبینند ؎

اے دل چو بس بر سر کار رست نرسی	تا غم نخوری بغمگسارے نرسی
تا شانه صفت سر تراره نتی	هرگز بسر زلف نگارے نرسی

حضرت جدی قدس سره میفرمایند لریں سو جتیں ہنیں سیاموہ ویئین اودیش
سوہ اسوی سر اہتہ بارسے نسائیں چھیٹ بخصوص درین زمانہ کجا طالب
و کجا رهنمون و کجا راه تا و کجا به شد کجاست سیر و سلوک و کجاست حل شبهه و کجا طلب ؎

از بے خبران خبر چه پرسی	جز گم شدگان اثر چه پرسی
نے سوز مرا نه روزگارے	بے یار و دل دگر چه پرسی

لیکن بحکم ما ابتهج بالشغل ت چیزے ارقام میرود عزیز من این سر قدم جگر انبیا و
اولیا را کباب ساخته و دل عرفا و عقلا را در اضطراب انداخته لیکن چون فعل حکیم است
و فعل او عبث نیست بالیقین که مشتمل بر حکم و مصالح بے غایت است و لهذا گفته اند افحسبتم
انما خلقناکم عبثا بدانید که ذات احدیت من حیث انتفاء الاعتبارات اصلا گنجایش

پذیر کثرت نیست و تعدد را بدو راہ نے لیکن او بمقتضاے اسما و صفات شیون است
لاتعد و لاتحصی و وجوبات غیر متناہی اند

سبزہ دشت است و سرو باغ و شمع انجمن ٭ شوخ من ہرجائی است و ہمہ جا میرسد پیش

لہذا حضرت الوہیت بقدرت و ارادت خود در خور قابلیت ہر عین از اعیان بمقتضاے
علم خویش احکام اسما بر آں جاری ساختہ کہ غیر آں حکم ظہور نمی تواند آمد لاتبدیل لکلمت اللہ

بقدرت بے سبب دارائے برحق ٭ بعلم خویش حکمے کرد مطلق ٭ مقدر گشتہ پیش از جان و از تن
براے ہر یکے کارے معین ٭ چہ بود اندر ازل اے مرد نا اہل ٭ کہ ایں شد بو محمد واں ابوجہل
جناب کبریاے لاابالی است ٭ منزہ از قیاسات خیالی است ٭ برو جان پدر تن در قضا دہ
بتقدیرات ربانی رضا دہ

اما تفصیل ایں مرتبہ بطور محققان چنیں است کہ ایں عالم را بمقتضاے اسماء الٰہی امور متفقہ
اند و ہر یک را مظہریت پس ہر مظہر را نظر برب خاص خود است کہ رب مقید عبارت
ازان است مثلاً مضل مربی ضلالت است و ہادی مربی ہدایت است و منعم مربی
منعم علیہ است و قابض مربی من لہ القبض است و باسط کذالک شی و لکل وجھۃ ھو
مولیھا لہذا ہر موجود را با رب خویش نسبتے خاص و تعین مخصوص باشد کہ مر غیر را
نیست حضرت جدی صاحب البرکات قدس سرہ فرمودہ

من ہدی اللہ جا س کو فلا مضل لہ کوی ٭ پہچین کی من جانیو اور ندھے ہوے
من یضلل لہ جو ہر بھیو بھئی پاپ کی موت ٭ فلا ہادی لہ ہوی نہ کر دھن کن کوت
پاپ پن کو نار کہیں پاپ کرے ہیں ٭ گھور اگھور الرت ہیں ہم ہچی کے جین

پس ہم آں مظہر با اسم مربی خصوصیتے کمال پیدا اند کہ از اں مقام تجاوز نمی تواند کرد الناس علی
دین ملوکہم ہے بینی کہ در وقت سلطنت محی الدین اورنگ زیب احکام صلاح و تقوے
در تمام ہندوستان سایر بودہ و در وقت ناصر الدین محمد شاہ احکام ترانہ و سرود و فسق در یں صورت

هر کسی که در عالم است و خواهش نیست مگر ملایم و مرضی رب خود محبوب یار خویش ع

زاهد به تیمم و وضو ها محظوظ — خمار به ایاغ و سبو ها محظوظ

خلقیست بذوق جستجو ها محظوظ — بیدل بشکست آرزو ها محظوظ

لهذا اں مظهر بحکم ربوبیت در تحت تصرف اسم بر صراط مستقیم دان و ما من دابة الا هو آخذ بناصیتها میخواں و هر جا که بتخانه و میخانه و بیت المقدس و خدا خانه و عاقل و دیوانه و عاجز و فرزانه بینی یکے مظهر اسم هادی و یکے مظهر اسم مضل و یکے مربوب اسم مانع و دیگرے پرورده اسم معطی بداں و این جمله در تحت حیطه رب الارباب دال بر وجود واحد مے دان ازینجاست که هر موجود بسبب افاضه تربیت مربی خود در همه امور ممدوح و سعید است ع

مے خوردن من حق ز ازل مے دانست + گر مے نخورم علم خدا جهل بود

پس رب هر موجود از وے راضی و شاد کام گو در ظاهر باکام و ناکام چنانچه رب هادی از محمد راضی و رب مضل از ابلیس خوشنود و رب باسط از وزیر منصور خان مسرور و رب قابض از عجب رسول محظوظ و اعطی کل شیء خلقه فلا یقبل النقص والزیاده و انا لموفوهم نصیبهم غیر منقوص ع

مطلب طاعت و پیمان صلاح از من مست + که به پیمانه کشی شهره شدم روز الست

سنگ بوده ام بهم آگهی از سر قضا + که بروے کشم عاشق و بیرنگ مست

از حضرت شیخ شستری قدس سره پرسیدند که ما مراد الحق من المخلوق فرمود ما هم علیه این قول آن بزرگ علیه الرحمه بند خلاص گردانید و آزاد نمود و در بند کرد ع

ما ازل چوں از سرشت لنیر ما + دست قدرت بود در تخمیر ما + خاک از خاکستر پروانه بود

آب اشک بلبل دیوانه بود + باد آه قمری مستانه + آتش از داغ دل خود بیگانه

این عناصر را بهم آمیختند + تا چو من دیوانه انگیختند

چون است آنچه از شیر خورد نمی باشد که آنچه کاشته بدرود که نواله شیر مادر شیر خود برگ دهد

می آرد گو آں شخص خواہ کہ از رب قابض بباسط برود و از ربوبیت جمل پناہ بعلم برد اما چون آنخ
ناصیہ مربوب رب خاص است چہ بعضے کہ از احاطہ خویش پا بیرون تواند نہاد ناتہ ناتھکے
ہاتھ آسے طفل مکتب نیرود وبے برندش ع

طفل میلرزد ز نیش احتجام + مادر مشفق دراں غم شاد کام

اے برادر چنانچہ مادر شاد است درگریہ طفل ہمچنین اسم قابض از شخصے تنگدست مسرور است
بدآنکہ طفل درین حالت از مادر و پدر خویش گلہ میدارد و از انہا ناخوش میشود لیکن چون مربی
وے عارف مراتب است ایں نیش در حق او عین نوش می فہمد طفل داند یا نداند ع

در چشم کسے کہ والنفس ارزاق اوست + ہر چیز کہ ہست گوہر کانی اوست
نادان گلہ از مردم عالم دارد + ایں طرفہ کہ درد او ز نادانی اوست

و آنکہ آفتاب نبوت طالع گشت و یا ماہ ولایت ساطع شد گروہے کہ در غیاہب جب الضلالت
و گمراہی فرو بودند بیک بار از روشنی آں از جبل متین ہدایت بر آمدہ بشاہراہ نبوت مسلک
شدہ یا فقیر غنی گشت یا غنی محتاج شد احوال ایں نزد دلسیار نوشتہ اند منجملہ چنیں است:
کہ اسماء بمقتضائے ظہور ہر مرتبہ قرار یافتہ یا متصف بجمال یا متصف بجلال یا مشترک بینہما پس
جوانمردانے کہ بر یک آں واحد بر خاستند و ماندند و رفتند و گذشتند خواہ آں مرتبہ ہدایت
بود خواہ ضلالت در پرورش وحدت جمالیہ وجلالیہ نظر بہ چپ و راست نکردند ما زاغ البصر
وما طغی نشان ایشان است ما صحت الفتوۃ الا بالجد و ہمیں بیان ایشان ع

مشتاق تو ہیچ جائے لطفے نکرد + رنجور تو از ہیچ طبیبے دوا نخواست

یک در گیر محکم گیر وکسانیکہ نظر اوسے در تربیت ایشاں باسماء مشترک بودہ است اگر از
حیطہ رب خود بدر شوند و مضل صاحب ہدایت گردد وکذالک بالعکس ہیچ خفائے ندارد
اگر بعد از قرار بقرارگاہ ابد رسند ذلک فضل اللہ اے عزیز درین الفاظ تامل کن
و مغز معنی را دریاب ہمیں قدر تر ایں است ع

گر ترا فهمی بود هر لفظ ایزد است ٭ ور ترا فهمی نباشد نظم قرآنی چه سود

اے عزیز دریجا صوفیه را بطور خویش بسیار رمزها درمیان هستند ما اینجا مطابق فهم شما
چیزے ارقام ساختیم بهر حال همت بلند دار و دل قوی و امید صادق که ظهور دولت مطلوبه
از مجلے جلوه گر آید که عقول عقلا از درک آں عاجز آید ؎

تونگو ما را بداں شه بار نیست ٭ با کریماں کارها دشوار نیست

اگر با هیم از کعبه می آید و اگر از بتخانه کار بعنایت است بانی بهانه بار وقت می باید کشید
و در قهر بیهوده بیابی شد و در آتش جلالیه خود را پخته باید کرد تا خامی نماند عزیز من اصل
ایں راه درد طلب است و قلق و اضطراب هر چند طلب بیش یافت بیش نقل است طالبے
پیش صاحب نسبتے رفت و استدعاے مشغولی باطن نمود آں بزرگ فرمود که درین جز و زمان کسے
طالب نیست بلکه عیسی علیه السلام تخطا الرجال میگفت پس درین وقت طلب کجا و طالب کیست
او گفت من طلب صادق میدارم بهر حال آں عارف زماں چیزے از نام خدا گفت که بایں
طور مخصوص درخلوت مشغولی نما بعد چند روز آں طالب آمده بے اثری ظاهر نمود آں عارف
تقید بهر او ست نمود چنانکه هیچ اثرش ظاهر نشد صاحب ارشاد فرمود که من گفته بودم که تو طالب
خدا نیستی او همچناں بر سخن خویش مصر ماند و در جوابش فرمود که امشب در حجره من بیتوتت
ساز و آں مشغولی را دریجا سرانجام ده و او را ماهی بریان پر نمک با مصالح گرم خوراند
و در حجره نشاند و بدست خود دروازه حجره را قفل ساخته بخانه رفت و با درویشاں خود
گفت که کسے ایں طالب را جواب نه دهد الغرض در عین مشغولی بعد دو سه گهڑی او را تشنگی غالب
شد اندکے تامل نمود باز مشغول شد اما عطش او را چناں لاحق گشته بود که همه مشغولی را فراموش
کرده با بیرونیاں میگفت برائے خدا آب دهید یا دروازه باز کنید کسے جواب ندادند بسبب
مایوسی و حرارت باطن خود چندان اضطراب دامنگیر حال شد درین عرصه که کاسه تشنگی او را قائل
میساخت بجز آب یا دریا یا سبوے آب وغیره هیچ نمیدید در بیداری که از کف الغرض چوں که آں

صاحب نسبت در وازه چہرہ واکرد او دیدہ جائیکہ آب بود بجز دو آں مرشد پرسید کہ امروز
مشغولی کار خود کردہ باشد گفت یا شیخ ہیچ مشغولی در خاطرم نماندہ بود اگر در بیداری بودم طلب
آب بود در خواب تشنگی آب قرار و آرام ہمہ رفتہ بود سوائے خواہش آب مرا ایستادہ خواہ نشستہ
خواہ خوابیدہ چیزے دگر نبود آں صاحب ارشاد فرمود کہ ایں را طلب صادق میگویند ہرگاہ از باطن
تو طلب تیغ جوشش زد ما سوائے او فراموش شد اللہ اللہ ۵

در طلب زن دائماً تو ہر دو دست | کہ طلب در راہ نیکو رہبر است
لنگ و لوک و خفتہ شکل و بے ادب | سوئے او میخیز و او را مے طلب
آب کم جو تشنگی آور بدست | تا بجوشد آبت از بالا و پست
دوست دارد یار ایں آشفتگی | کوشش بیہودہ بہ از خفتگی

بہر حال برائے خاطر شما ایں مشغولی نوشتہ می آید آنرا سر انجام دہند و فرصت ندہند تا کہ فرصت
یابند وقتیکہ وقت بطور اکرہ قائم شکم سیر نخورند و خواب کم نمایند و از ملاقات مردم
اجتناب سازند باید دانست کہ قلب انسان صنوبری الشکل است بمثال غنچہ موز یعنی کیلا ما
در جسم انسان کمتر کہ در طرف پستان چپ واقع شدہ اندرون آں نقطہ سیاہیست کہ آنرا
سویدا خوانند خود را ہگی جمع نمودہ و چشم بند کردہ بران نقطہ سیاہ ناظر باشند کہ مردمک
چشم از ملاحظہ آں متردد نشود نگاہ بر انجا قائم ماند باید کہ ہمت خود را با تمام مصروف دارند
و خطرہ را آمدن ندہند انشاء اللہ بیخودی و غیبت روی خواہد نمود و عالم غیب جلوہ گر خواہد شد
و برائے کشائش فاتحت ایں دعا کہ معانی آں مطابق سوال ایشان است بعد نماز فجر یازدہ
بار بعد فاتحہ تمام خواندہ باشند بسم اللہ الرحمن الرحیم الٰہی لو انطق ان سعۃ الرزق
وطیب العیش منوط بالحفۃ والفنوس کم من عباد المتقین فی الدنیا
محتاج لقمۃ واسیر خرقۃ ولو الفنوس ان مسا علۃ العناد من الحفۃ الدنیا
مربوط باتباع الشہوۃ والہوس فرب مکب علی مطالب النفس جاہل

لا یعرف یومه من امسه تعذر علیه قوت یومه ولم یجد کساء الشتاء ولو اتخیل ان الحرمان موکول بالفساد والطغیان فکثیر من عبادك قد اعطیتهم فوق ما یتمنی الانسان فتحقق ان الامر امرك والحکم حکمك ولیس شیٔ بید غیرك ولو کانوا من الملئکة المقربین والرسل المکرمین تعز من تشاء وتذل من تشاء لك الملك الابدی والسلطان السرمدی لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منك الجد تفعل ما تشاء بعز الصمدیة بلا احتیاج وتحکم ما ترید بقهر الربوبیة بلا الحاج اسئلك بجمال جلالك وادعوك بجلال کمالك ان تصلی علی محمد وان تغفرلی وتوسع علی فی العافیة رزقی ولا تحرمنی بسوء الف سیئاتی ولا تخیبنی بسوابق خطیئاتی انك جواد کریم۔ تمام شد جواب فقیر بعد رسیدن خط نزد آں عزیز مطابق ارقام مشغولی را سرانجام داد و با دعیه صافیه مواظبت نمود او سبحانه کشائیش ظاہر و باطن او را روزی فرمود و عطا ساخت چنانچه در بیجا رسیده داخل سلسله عالیه گشت و رسوخ تمام پیدا کرد والحمد لله علی ذلك۔

۱۲۰۸ھ ہجری میں ایک بڑی فوج مرہٹہ کی مارہرہ پہنچی حضرت سید شاہ آل احمد صاحب قدس سرہ معہ صاحبزادوں اور عابدین شہر کے پہلے سے مارہرہ مطہرہ سے تشریف لے گئے تھے لیکن حضور اسد العارفین قدس سرہ معہ چند فقرا خانقاہ برکاتیہ میں مقیم تھے ایک شب باشارہ غیبی حضرت نے سہاور کا قصد فرمایا مفتی جلال الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود اطلاع واصرار عزیزان قبل واقعہ قیام اور بعد معرکہ سفر کی وجہ دریافت کی مفتی صاحب خود سرکار کے مرید اور رازدار تھے جواب میں تحریر فرماتے ہیں جواب باد صبا چو بگذری بر سر کوئے آں پری او قصہ عاشقش بگو تازہ بتازہ نو بنو ۔ مقتضائے وقت آنکہ والسلام والله

نامہ نامی ایشان مشتمل استفسار واردات وہر یہ رسید الحمد للہ کہ ناموس وجانہا در حفاظت حافظ حقیقی محفوظ و دریدہ معنوی بیرنگی باید ملحوظ باید دانست کہ شیونات اسمائیہ در حالت تشین بتدافع می پردازند ناچار در سطوت احدسے غلغلہ او لاو بلند و پیش اشعہ مہرش نور اسم آخر چون ستارہا ور بندان الملوك اذا دخلو قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلہ درین حالت نظارگیان جلوہ سعی قدان چنین مترنم سه

ساقی بیا کہ شاہد رعناے صوفیان ✣ آمد دگر بجلوہ و آغاز ناز کرد

شیدائیان را دریں وقت بجز نیاز پاگریزے نہ وسواے الفیاو ستائیہ نے سه

گل شوی بلبلم و سرو شوی فاختہ ام ✣ کہ بہر رنگ برآ ہی کہ ہمراہ توام

اینجا حسن بنیان باداے محسنان سرشار وخود بنیان بحالت ولے بر بندش گرفتار یکے سرگرم با نشہ ہاے نارونیاز و آخر دل سرد بار بجہاے نشیب و فراز غم ہر یکے را بہر کارے ساختند۔ سعدی قایل سه

اے عاشق و زاہد از تو با نالہ و آہ	نزدیک تو دور ترا حال تباہ
کس نیست کہ از تو جان تواند بردن	ایں را بتغافل کشی آں را بہ نگاہ

حاصل المضمون عامی نزدیک غلبہ مظہر جلالیہ مغلوب یا ورد جا نکاہ وخاص تیز بمشاہدت تقاضاے حسبی کذالك انا بشر مثلکم انا یا فہم معنی خصوصیت یوحی الی آگاہ الناس علی قسمین من یمشی علی طریق یعرفھا و یعرف غایتھا وھی فی حقہ علی صراط مستقیم ومن الناس من یمشی علی طریق یجھلھا ولا یعرف غایتھا وھی عین الطریق التی عرفھا الصنف الاخرے ۔ حال عجیب رنگت بیرنگی در نظر وحدیہ منظور خدیۃ البصران سشندہ وطرفہ صناعی گلہاے کل یوم ھو فی شان چمن چمن ملحوظ تماشائیان گشتہ غم عشق من وجمال تو تازہ بتازہ نو بنو۔ چون فقیر از اشاراً آنتلافت بحرکت جاسے ماذون نبودہ است بدیں اقرار لابد بادوادہ صفا معترض ناموس ستقیم

که بیک ناگاه واردات جلالیه لبست ویکم محرم جمعه صبح جلوه زلف شاهی بر دل رمیده را.
سلسله جنبان اطوار خود گردیده لابدبان جماعه جلیله از کلوخ وخشت تا مکالمه زشت سه
موسے با موسیسے در جنگ شد - تا شام بحمایت حامی الحی رحمانیه بخیر گذشت وعالمی از
از سبب طلب مال بخاک وخون نشست لله در من قال

ذوقان دل وجان سپے نوا میخواهند — زخمی که زنند مرحبا میخواهند

این قوم این قوم چشم بد دور این قوم — خون میریزند وخون بها میخواهند

باید فهمید که در تلاو مراتب جلالیه این طریق راسه مقام آول بشل اینکه هر جلیسے کو تیسا
وطایق النعل بالنعل دیگر در مرتبه تسلیم ورضا باید بود سه

دل به تسلیم ورضا کار خود آراسته است — از خدا خواسته ام آنچه خدا خواسته است

ناخوش او خوش بود بر جان من — جان فدای یار دل رنجان من

عاشقم بر قهر وبر لطفش بجد — ای عجب من عاشق این هر دو ضد

مرتبه ثالثه اینکه آمنا وصدقنا گویان با سر انقیاد بسوی این مظهر دست در فتراک
جبل المتین مظهر آخر زده پای افراز کشیده به پناه آن ساید الی الرحمن وفداً از نسبت
که در حق منصور رحمة الله علیه بعضے رفته که الحلاج لم یکن من اهل الاحتجاج
لهذا وقفت شب بیجب الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین قصد یامن نموده
آمدای من الجبار الی الرحمن ومن القهار الی الرحیم جامی قدس سره

گر نیست از سبب بسبب التجا روا — خیر البشر زمکه به یثرب چرا گریخت

اسباب چون مظاهر فعل مسبب اند — هر کو گریخت هم زخدا در خدا گریخت

فمن عرف الحق عین الطریق عرف علی ما هو علیه فان فیه جل و علی
لیسلک وفیما قرانه لا معلوم الا هو وهو عین السالک والمسافة فکل ماش
علی صراط الرب المستقیم فهو غیر المغضوب علیهم من هذا الوجه

الا الصفا لیبقی وهذه الحکمة من علمه الازجل یعنی حکمت احدیه اسمای که عبارت است
از شهود و معرفت که حق تعالی عین سالک و مسافر است تحصل بالسلوک والسلوک الظاهری
بالارجل ازین سبب بعد اصطلاحات عشرین عام از رحلت شاه انام این کام با کام و ناکام گذاشته
آمد ؎ و بیابان چشم بجودی و اکرده ام * هر کجا که تجلی خانه منصور بود = آری ؎
مرا بدیر بجو که بیم یکتاییه پیچیدگی * که بگرفت زر و نعلم سراغ من غلط است = ذلک بما انک
هنهالک لك به کیفیت دران شب بنا طور سلوک با لسان بی لسانی دمساز ؎
با ماه و ستاره در حکایت * با غنچه و درخت در کنایت * پابست و بلند در گذشتم
با هر شی بود سرگذشتم = و با بیابان بیچه بیابانی حافظ هم آواز ؎ صبا بلطف بگو آن غزال
رعنا را * که سر بکوه و بیابان تو داده ما را = تاکنین طریق فنا فی سبیل الله قطع نموده شد
و جمع نماند مجز راه بپایان آمدم شب بپایان بستم کنون کوته کنم افسانه را اطفی السراج
فقد طلع الصباح مضی ما مضی بعد هم مراجعت باستانه فیض نشانه نموده
آمد و الدعا استفتا اسے مفتی زمان بفرما دعوئی انا و اجی و تنزلزل از کدام جلیل و کدام
جلال نموده آید از خود یا از توهم تو بودی من آواز را می شناسم = یا چنین باید گفت - با من
بودی منت نمیدانستم * با من بودی منت نمیدانستم آری جلیل و جلال واحد لوا
الواحد ؎ وحدت هستی من و تو یکیست * در گذر از من و تو هر دو یکی است ؎
تو یی تو بود او یی او هست * انا و انت عین حق و هو است = ازین سبب علیه الفتوی
این شعر ؎ دامن پاک نه چون شیخ ضیا الوده نیست * علمی گذ بر سر کسی تو بسمل شده
هست = هو مجیب و هو سایل و هو فتوی والسلام
۱۲۹۶ھ ہجری میں احمد شاہ دُرانی کے ساتھ مولوی محمد اکرم مرید شاہ عمر پشاوری ہندوستان
میں آئے اور بار یاب خدمت ہو کر درود و صلوٰۃ اختتام پیش کیا حضور اقدس نے تین روز
پڑھا فرماتے ہیں تیسری شب سعیا میں دولت دیدار حضور سید ابرار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

یہ سرعت ہی ارشاد ہوا کہ اٹھئے اور وہ درود پڑھئے میں بیدار ہوا اور قصد کیا کہ صبح کو پڑھونگا پھر سو گیا اور مکرر زیارت حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا کہ تاکید ورود درود فرماتے ہیں اور اجازت خاص عطا فرمائی جاتی ہے میں نے اسی وقت درود شروع کیا والدہ جمال مبارک تمام وکمال روبرو تھا یہاں تک کہ میں نے تین بار درود عرض کیا عجب حالت تھی اور بڑی برکت کا وقت تھا یہ واقعہ ۹ ذی الحجہ [illegible]ھ کا ہے یہ درود خاندان کی عمدہ نعمتوں میں سے ہے اور حصول زیارت کا عمدہ وسیلہ ہے۔

فرماتے ہیں ایک روز فقیر کو خیال آیا کہ نسب ظنی ہے ہرچند کہ سیادت سادات بلگرام مشہور ومسلم ہے لیکن یقین ووثوق نہیں دیکھتا ہوں کہ حضور مولے المسلمین امیر المومنین سیدنا ومولنا علی کرم اللہ تعالے وجہہ تشریف فرما ہیں دونوں بازو چوکھٹ سنگی کے جو خانقاہ برکاتیہ میں نصب ہے تھامے کھڑے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ تم ہمارے بیٹے ہو اور پیارے بیٹے ہو الحمد للہ علی ذلک۔

۱۱۸۰ھ ہجری میں نواب احمد خاں غالب جنگ والی فرخ آباد نے جو خادم خاص سرکار تھا بارہ ۱۲ مواضع نذر کئے جو چھ ۶ سرکار کلاں اور چھ سرکار خورد میں ہیں **نام مواضعات**
حیات پور فتح پور کیتھنہ بنی نگر رشید پور لال پور نصف سرکار کلاں۔
رتن پور ستہاولی عبداللہ پور قاضی کھیڑہ قاسم پور عمر پور بھوڑیا نصف سرکار خورد۔ ۱۱۹۸ھ میں پانچ ۵ موضع پرگنہ بلرام میں شاہ عالی گوہر شاہ عالم بادشاہ دہلی نے نذر آستانہ کئے جو سرکار کلاں کے سجادہ نشینوں کے قبضہ میں رہے **نام مواضعات**
سورت پور اسلام پور پیلی پرگنہ مارہرہ رحمت پور بھینسوڑہ خورد واحد پور پرگنہ بلرام محمود پور سلیح پور ستار پور پرگنہ بلرام مگلکسیا فتح پور پرگنہ علی گنج
یہ بادشاہ عالی جاہ نے خرچ خانقاہ حضور شاہ نجات اللہ قدس سرہ کے واسطے نذر کئے۔ نواب احمد خاں غالب جنگ مرحوم نے علاوہ دیہات ایک نقد چار سو روپیہ سالانہ

کا بھی آپ کی تذکیا جو اس وقت تک جاری ہے۔

مشہور خلفا حضور اسد العارفین قدس سرہٗ کے یہ حضرات ہیں۔

شاہ مسیح اللہ۔ شاہ عین الحق۔ شاہ علی شیر۔ شاہ حفیظ اللہ۔ شاہ رحیم اللہ
شاہ سیف اللہ بہادری۔ شاہ رمضان اللہ۔ مولوی غلام محی الدین۔ شاہ دیدار علی
از اصفاد۔ شیخ محمد غوث گوالیاری۔ شاہ شامل۔ شاہ خیرات علی۔ شاہ رسولی۔
شاہ تاہر۔ شاہ ماجد۔ شاہ عزت اللہ۔ شاہ نور اللہ۔ سید کرم علی۔ شاہ عبد الرشید
شاہ محفوظ۔ شاہ غلام رسول۔ میر حسین ملقب بشاہ حسین۔ شاہ عبد الغنی۔
شاہ عبد الحکیم۔ شاہ تحقیق۔ شاہ نصیر الدین۔ شاہ زاہد۔ شاہ مکن۔ شاہ
بندگی۔ شاہ دیدار علی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ان میں اکثر حضرات سے سلسلہ
جاری ہے۔

نکاح حضور اقدس کا دختر سید محمد محسن بلگرامی سے ہوا۔

اولاد امجاد میں چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں جن کی شادی سید امیر علی
بن سید محمد احسن بن سید محمد رضا بلگرامی سے ہوئی۔ **اسمائے مبارک صاحبزادگان**

حضرت شمس الدین ابوالفضل سید آل احمد الملقب باچھے میاں قدس سرہٗ خلف اکبر
حضرت سید آل برکات الملقب بہ ستھرے میاں قدس سرہٗ
حضرت سید آل حسین الملقب بہ سچے میاں قدس سرہ
حضرت سید اعلی صاحب قدس سرہ آپ نے صغر سن میں انتقال فرمایا ۲۲۔ صفر سنہ

انتقال حضور اقدس کا ۱۴ محرم ۱۱۶۴ھ کو بمقام مارہرہ مطہرہ ہوا چھتی جانب شرق
درگاہ حضور سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ ہیں مابین اپنے جد امجد اور والد ماجد قدس
سرہما کے مدفون ہوئے۔

حضرت شمس الدین ابوالفضل سید شاہ آل احمد اچھے میاں قدس سرہ

۲۸۔ رمضان ۱۱۶۰ھ کو بمقام مارہرہ مطہرہ پیدا ہوئے، سلطان مشائخ جہاں مادہ تاریخ ولادت ہے حضور صاحب البرکات قدس سرہ نے بشارت دی تھی کہ ہماری اولاد میں ایک صاحبزادہ ہونگے جن سے رونق خاندان دوچندان ہو جائے گی اور ایک اپنا خرقہ اپنی بھتیجی اور ربیبہ والدۂ حضور سید شاہ حمزہ صاحب قدس سرہما کو سپرد فرما کر حکم دیا تھا کہ یہ اُن صاحبزادے کے واسطے ہے حضرت استاذ المحققین سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہ نے جس وقت آپ چار سالہ تھے آپ کو گود میں بٹھا کر یہ ارشاد فرمایا کہ وہ صاحبزادے یہی ہیں جن کی حضور والد ماجد نے بشارت دی تھی آپ نے اخذ فیض اپنے والد ماجد حضور اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ صاحب قدس سرہ سے فرمایا اور ریاضتیں و مجاہدات سلوک میں ایک شان خاص تھی جو کثرت نمائش و مسرت کو احتیاطات میں ہوتی حضور کو اول روز حاصل تھی سوائے اپنے مرشد کے آپ کے مربی حقیقی حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور آپ فنائیت و دوام حضوری سرکار غوثیت و محبوبیت و قطبیت مارہرہ سے سرافراز تھے بعد انتقال حضور اسد العارفین قدس سرہ بعض اہل قرابت نے چاہا کہ حضور سید شاہ حقانی صاحب برادر خورد سجادہ نشین ہوں لیکن حضور سید شاہ حقانی قدس سرہ نے صاف انکار فرمایا اور اپنے دست مبارک سے خرقہ حضور صاحب البرکات قدس سرہ آپ کو پہنایا اور نذر و مبارکباد دی۔ حضور میں غایت فنا فی المرشد کی یہ شان تھی کہ اپنے پیارے بھتیجے سید شاہ غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ سے اس نام پاک کی عظمت سے خاص محبت فرماتے ہر کھانے کی چیز میں سے پہلے حضور صاحبزادہ صاحب کو کھلا لیتے پھر خود تناول فرماتے تصرفات و حکومت عام اور کثرت خدام جو حضور کو تھی آپ کے اکابر میں بھی کم کی مثال ملتی تھی خلفا و مریدین شمار سے زائد تھے ہند عرب روم شام فارس سے ہزاروں بندگان خدا طالب ہو کر حاضر آتے اور کامیاب جاتے آپ اپنے خدام کو سخت تصوف اور ریاضتوں سے بچاتے اور اکثر یہ شعر زبان مبارک پر آجاتا شعر

تو ہی لیلیٰ ترا با غم چہ کار است + منم مجنوں مرا غم سازوار است

اہل حاجات کو بھی وظایف واشغال بہت کم مرحمت ہوتے زبانی عرض یا عرضی پر حکم ہوتا اور کام ہو جاتا تصرفات میں مثل اپنے اکابر کی ستر فرماتے آپ کے عہد میں بعض آپ کے خدام کی شہرت اعمال و ادعیہ بہت زیادہ تھی لیکن بعد وصال حضور اقدس وہ بات باقی نہ تھی اس کی نسبت اس عاجز نے حضور مرشدی قدس سرہ سے استفسار کیا ارشاد ہوا کہ یہ وہ لوگ تھے جن کا سلوک باقاعدہ ختم نہیں ہوا تھا اور یہ صرف تصرفات وہبی سے مستفید تھے ستر حال کے واسطے بدآلہ بنائے گئے تھے حضور اپنے غلاموں کی حفاظت وکفالت معاملات خود فرماتے اور یہ دوسرے پردہ ہوتے آپ کے خوارق وکرامات میں خدام نے کتابیں لکھی ہیں روزانہ تعدد باخوارق صادر ہوتے بلکہ عادت کریمہ کرامت تھی عام مخلوق پر نظر مہربانی وکرم تھی لیکن خدام ومریدین پھر اُن میں خدام سکنائے بدایوں پر نوازش خاص تھی ارشاد فرماتے بدایوں ہماری جاگیر ہے یہ حضور غوثیت سے ہم کو عطا ہوا ہے خدام میں بھی سکنائے بدایوں ایک امتیازی شان رکھتے تھے خلفا میں بھی سرخیل جماعت حضرات بدایوں تھے ہر چند وہ اہتمام درس وتدریس اور جمع ومطالعہ کتب جو حضور کے اکابر میں تھا آپ کے عہد مبارک میں نہ تھا لیکن خود حضور عالم ظاہر وباطن تھے اور خدام اکثر علما وفضلا تھے بات یہ ہے کہ وہبی نے کسب سے مستغنی کر دیا تھا علما کے دقیق ومشکلات مسایل کچھ ایسی سہولت وآسانی سے حل فرما دیتے کہ عقلیں حیران ہو جاتیں ایثار وعطا میں آپ کا قدم اپنے اکابر قدست اسرارہم سے بہت آگے ہے واللہ اعلم اُس چھوٹے سے خزانہ موسومہ غلہ غوثیہ میں کیا وسعت تھی کہ اُس کی انتہا معلوم نہیں ہوتی تھی سوال سے زیادہ بید یغ بخشش تھی وہ پردہ خدمت وتنبیامرا جو حضور کے اکابر کے زمانہ میں تھا وہ بھی قطعاً مرتفع تھا غالباً آمدنی جایداد کا بڑا حصہ صرف باورچی خانہ میں صرف ہوتا تھا یانچ ہزار روپیہ کے انعام وعطیہ یہ سب اُسی خزانہ عامرہ غوثیہ سے ہوتے تھے صد ہا خدام تھے جن کی کفالت حضور خود فرماتے خدام حاضرین آستانہ کی تمام آسایش کا سامان سرکار سے ملتا عرس حضرت سیدنا اسد العارفین قدس سرہٗ

اُسی سابقہ شان واہتمام سے جاری تھا مریدین وخدام کو خرقہ اور کرتہ تھان مرحمت ہوتے گلشن ابرار میں مولوی ریاض الدین سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ حضور اقدس کے خلیفہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شخص کسی گاؤں کا رہنے والا جاہل ہو کر مرید ہوا پھر ایک عرصہ تک اس کو اتفاق حاضری دربار اقدس نہ ہوا اتفاقاً ایک سال عرس شریف حضور اسد العارفین قدس سرہ میں کہ ہزاروں آدمیوں کا مجمع تھا حاضر آیا اپنے دل میں خیال کر رہا تھا کہ حضور اقدس کے ہزاروں مرید ہیں روزانہ ایک جماعت حاضر ہو کر مرید ہوتی ہے بھلا حضور کو کیا یاد ہوگا کہ یہ ہمارا مرید ہے جس وقت ایک جماعت میں یہ باریاب سلام ہوا حضور اقدس نے خصوصیت سے قریب طلب فرمایا خیریت دریافت فرمائی اس کے گاؤں کا حال پوچھا اور ارشاد کیا میاں تم اپنی مویشی کے ساتھ گاؤں والوں کے جو چوپایہ جنگل کو لیجاتے ہو اُن میں اپنا پرایا کیسے پہچان لیتے ہو اس نے کچھ عرض کیا ارشاد ہوا اسی طرح فقیر بھی اپنے گلہ کو خوب پہچانتا ہے ان کے گلے میں ایک محبت کا ڈورا بندھا ہوتا ہے۔

خلفاو مریدین سے ایک جماعت علما حاضر ہے ارشاد ہوا کہ اگر کتب خانہ سرکار مارہرہ کو کوئی مکمل دیکھنا چاہے ایک بڑا وقت درکار ہوگا مناسب ہے کہ آپ لوگ کوشش کریں اور کتب خانہ سے متفرق علوم وفنون کی کتب انتخاب کریں پھر ہر فن کا خلاصہ جو امور ضروریہ کا حامل ہو مرتب کریں جو اس خلاصہ کو دیکھ لے گویا بہت سی کتابوں اور مصنفوں کی تحقیقات سے مطلع ہو گیا حسب الحکم ایک جماعت نے تعمیل کی اور ایک مجموعہ جو تقریباً تیس اور بروایتے ساٹھ جلد پر شامل تھا مکمل ہوا اس کا نام آئین احمدی رکھا گیا اس میں بیشتر اکابر کے متون اور چھوٹے چھوٹے رسالہ مستقل نقل ہیں بعض مضامین بطور خلاصہ نقل ہیں اصل مسودہ اذکار واشغال کی اس عاجز نے زیارت کی ہے جو کہیں کہیں حضور کے دستخط سے بھی مزین اور ہدایات سے آراستہ ہے متعدد جلدیں صاف شدہ بھی دیکھی ہیں جو کلام و عقاید وسلوک وسیر میں ہیں چند جلدیں اس کی صاحبزادوں کے پاس ہیں چند مدرسہ قادریہ

میں ہیں کچھ اور حضرات کے قبضہ میں ہیں افسوس یہ سلسلہ درہم منتشر ہوگیا ورنہ عجیب نعمت تھی
بعض رسایل تربیت ابتدائی سالک کے حضور کے مصنفہ سرکار میں ہیں۔
حضور اقدس کو تصنیف و تالیف سے دلچسپی نہ تھی بیشتر مسایل اور استفسارات و شبہات کا
جواب خود سائلوں پر کشف ہوجاتا کبھی نوازشناموں سے تسکین فرما دیتے۔ اس عاجز نے
بعض کرامت نامے حضور کے دیکھے ہیں جن میں فواید عجیبہ اور تحقیق مقام کے سوا خدام کی حفاظت
و پرورش کا خاص پتہ چلتا ہے افسوس اُس زمانہ میں کسی نے ان کے جمع کرنے کی کوشش
نہیں کی اور اب بہت دشوار ہے آخر عہد حضور اقدس قدس سرہ میں ایک بار حضرت مولنٰنا
مولوی شاہ عبدالمجید عین الحق بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اجل خلیفہ حضور نے عرض کیا کہ مسئلہ قرطاس میں
ہر چند علما نے جواب دئے ہیں لیکن حضور تسکین خاطر فرمادیں ارشاد فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ
ہم رفع شبہ کردیں گے بروز وصال کہ مرض نہایت اشتداد پر ہے اور وقت رحلت
قریب ہے حکم ہوا کہ مولنٰنا دوات قلم کاغذ لائیے ہم کچھ لکھدیں کہ ہمارے بعد نزاعات نہ ہوں
مولنٰنا رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور تکلیف نہ فرمائیں کوئی معاملہ متنازعہ ہی نہیں سب معاملات
موجودہ و آیندہ میں خدام کو ہدایات شافی مل چکی ہیں اور راز دار خدام اُن پر مطلع اور تعمیل کو
بدل وجان حاضر ہیں حضور اقدس نے متبسمانہ فرمایا الحمدللہ کہ وعدہ فقیر وفا ہوگیا اور آپ پر
حقیقت مسئلہ قرطاس حالی ہوگئی اس کرامت میں ایک اور سر لطیف ہے گویا حضور اقدس
قدس سرہٗ عبداللہ ہیں جو قطب وقت ہے اور وارث حضور عبدالملک اور حضرت مولنٰنا عبدالرب
کہ وزیراعظم عبداللہ اور نایب فاروقی ہے اس سے بھی علو مرتبت و قرب منزلت و رازداری
وجوہ گذاری حضرت مولنٰنا علیہ الرحمہ صاف ظاہر و آشکار ہے۔
بعد صاحبزادوں کے خلفا میں حضرت مولنٰنا مولوی عبدالمجید عین الحق رحمۃ اللہ علیہ پر خاص نگاہ کرم
تھی ان کے والد ماجد مولنٰنا عبدالحمید صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی مرید حضور تھے لیکن مولنٰنا رحمۃ اللہ
علیہ بعد بیعت بیشتر خدمت اقدس میں حاضر رہتے گاہ گاہ وطن جاتے آپ بہت سے جواہر

امرائے خزینہ دار اور امانتوں کے تحویلدار تھے۔ سوائے تکمیل باطنی سرمایہ دینی و دنیوی مولنٰنا رحمۃ اللہ علیہ نے اسی سرکار سے پایا شاہ عین الحق کا معزز لقب افضل العبید مولنٰنا عبد المجید کا امیازی خطاب پیرزادوں کی تعلیم کیسی بڑی اور بھاری نعمتیں تھیں کتب خانہ سرکار سے مولنٰنا نے منتخب فرما کر مدرسہ قادریہ کو جو اس وقت مدرسہ محمدیہ کہا جاتا تھا مرحمت فرمائیں ایک موقع پر مولنٰنا رحمۃ اللہ علیہ کو جاگیریں دلا دیا جو اس وقت تک اُن کی آل کے قبضہ میں ہے روز ینہ فرخ آباد کے بھی محصل مولنٰنا قرار پائے۔ ایک حاکم کو سفارش مولنٰنا رحمۃ اللہ علیہ قوازشنامہ تحریر فرمایا کہ یہ فقیر کے مخصوص یاروں میں ہیں اور یہی ہمارے مایہ لیباد ہیں ان کا کام فقیر کا کام ہے۔

حضرت مولنٰنا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ مولنٰنا مرحوم کو حکمات شروع کرائی اور چند روز بعد فرمایا اُن کو بلاؤ وہ طبیب حاذق ہو گئے۔ یہ وہ دنیاوی نعمتیں تھیں جن سے حضور مولنٰنا رحمۃ اللہ علیہ مالامال تھے ایک روز حضرت مولنٰنا رحمۃ اللہ علیہ حاضر دربار اقدس ہیں کہ حضور نے اپنا خرقہ مولنٰنا کو دیا اور ارشاد فرمایا احتیاط رکھنا اس کی ضرورت ہوگی صاحب خرقہ کو پہنچا دینا۔ مولنٰنا رحمۃ اللہ علیہ نے وہ خرقہ مبارک حسب الحکم حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ کو پہنچا دیا اور وقت پیشکش خرقہ یہ راز بھی ظاہر فرما دیا کہ یہ وقت حضور اقدس قدس سرہ کے پیش نظر تھا اور یہی ارشاد تھا کہ اس کی ضرورت ہوگی آپ کو مبارک ہو حضرت مولنٰنا رحمۃ اللہ علیہ کا خود انتخاب سجادہ نشین ایک قابل تسلیم امر تھا کہ موجودہ صاحبزادہ سب آپ کے شاگرد تھے لیکن اس راز کے اظہار نے کہ حضور اقدس قدس سرہٗ خود سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ کو خرقہ سجادہ نشینی مرحمت فرما گئے ہیں اور یہ سجادہ نشینی بحکم حضور ہو رہی ہے معاملہ کو صاف کر دیا اور پھر کسی کو تنازعہ کی گنجائش نہ رہی اور باوجود سخت مخالفتوں کے سجادہ نشینی تسلیم کی گئی اسی وجہ سے حضرت مولنٰنا رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے سجادہ نشینان مرحومین اگرچہ سب صاحبزادوں کا ادب فرماتے تھے لیکن دیانت

فیوض برکاتیہ احمدیہ اور خاص جانشین حضور سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہ
عزت حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ اور جا رہتے آتا تھا۔ [illegible]
قدس سرہ کو مانتے رہتے آپ نے فن طب باقاعدہ حکیم نصر اللہ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ سے
حاصل فرمایا تھا لیکن اس سے سوائے ستر تصرفات کام نہ لیا جاتا بظاہر بعض کو معمولی دوا
یا کسی درخت کے پتے تجویز فرماتے اور حقیقتاً خود چارہ سازی فرماتے۔

حضرات سادات بلگرام کسی تقریب میں مارہرہ آئے میر منجب حسین رحمۃ اللہ علیہ کی
صاحبزادی جو بہت صغیر سن تھیں سلام کو حاضر ہوئیں حضور اقدس قدس سرہ نے غلہ غوثیہ
میں سے ایک روپیہ لیکر ان کو کچھ زیور پہنا دیا بعد ایک عرصہ کے پیام نکاح حضور خاتم الاکابر
سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ اپنے پیارے بھتیجہ اور خلیفہ کا ان صاحبزادی کے
واسطے دیا تمام حضرات بلگرام بسبب اختلاف مذہب خلاف تھے لیکن شادی ہوگئی حضرت
بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا فرمایا کرتی تھیں کہ مجھکو کیا معلوم تھا کہ حضور نے وہ زیور اس غرض
سے مرحمت فرمایا تھا۔

ایک روز حضرت سیدی شاہ ظہور حسن رحمۃ اللہ علیہ خلف اکبر حضور خاتم الاکابر سیدنا
شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ حضور اقدس کی گود میں بیٹھے کھیل رہے ہیں کہ میر سید
سرفراز علی خاں صاحب مودودی سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ جو حضور کے با اخلاص مرید اور راجہ
بڑودہ کی سرکار میں ایک امیر کبیر تھے حاضر ہوئے حضور اقدس قدس سرہ نے صاحبزادہ صاحب
کو گود میں دیکر فرمایا میر صاحب اس بچہ کو پہچانتے ہو عرض کیا ہمارے صاحبزادے ہیں خوب
پہچانتا ہوں مکرر فرمایا دیکھو خوب پہچان لینا بعد ایک عرصہ دراز کے صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ
علیہ سیاحانہ وارد بڑودہ ہوئے میر سید سرفراز علی صاحب مرحوم نے اس اکرام سے جو ایک
مرید کو اپنے پیرزادہ سے ہونا چاہیے لیا اپنے مکان پر فروکش کیا نذر پیش کی اسی کے ساتھ
اپنی صاحبزادی کا عقد بھی حضور سے کر دیا اور فرمایا کہ آخر اس دوبارہ پہچانتے رہنا کا منشا کیا تھا

سبحان اللہ ان حضرات اکابر کے خدام بھی عجب عقیدت مند و رمز شناس سراپا اخلاص تھے۔

حضور کا عقد حضرت شاہ غلام علی بلگرامی رحمۃ اللہ علیہما سے ہوا قبل سجادہ نشینی ایک صاحبزادہ حضرت سائیں میاں صاحب اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئے لیکن دونوں نے سن طفولیت میں انتقال فرمایا ۱۳- ربیع الاول ۱۲۹۶ھ تاریخ وفات صاحبزادہ اور ۱۱- ربیع الثانی ۱۲۹۶ھ تاریخ وفات صاحبزادی ہے۔

اولاد معنوی حضور کی تمام اکابر متقدمین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے بہت زیادہ ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ تا قیام قیامت باقی رہے گی۔ حضور نے دو وصیت نامے ایک بخطاب عزیزان ایک بنام مریدان تحریر فرمائے دونوں نقل کئے جاتے ہیں۔ **وصیت بنام عزیزان**

اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم بندہائے خدا سلمہم اللہ تعالےٰ آنچہ حضرت ابوی علیہ الرحمہ در وصیت نامہ ارقام فرمودہ از اجماع راہماں بسند است حتی الامکان براں مواظبت نمایند واز طریقہ انیقہ اسلاف کرام خود اصلاً و مطلقاً تجاوز ننمایند چہ درمعاملہ اہل دلان عقل راہ راہ نیست وآنچہ کہ مردمان اہل زمانہ کہ نہ اہل دین اند درحقیقت اہل کین اند اگر دیندار ان بودندے شفقت باہمی کردندے و راہ نفاق نورزیدندے بلکہ باتفاق بودندے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ و درجلہ و نسبت بجز خاندان خود چہ از پدر و چہ از برادر و چہ از خلفائے نا اندان خود جائے دیگر نکنند چراکہ سلک صحیح است ؎ باغ مرا چہ حاجت سرو صنوبر است ❊ شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است۔ برادرے ہمیں حضرت ابوی علیہ الرحمہ و ہرچہ؟ نذ اگر اہل اولتعالےٰ نظر آید دست شما و دامن او ولیکن ایں امر مفقود و بنسبت موجود چرب زبانی و شیریں لسانی کسے فریفتہ نشوند کہ ایں طائفہ در ہر وقت اعز من کبریت احمر بودہ اند فایدہ و استفادہ ضایقہ نیست ؎ متاع نیک از ہر دوکاں کہ باشد = ودر آداب مسجد و درگاہ و خانقاہ باشند واز بابیست ملحوظ وازنا بابیست محفوظ باشند کہ عمدہ کار شریعت است ؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ❊ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔ بخدمت صادر و وارد و تعظیم و تکریم مشایخ

وفقرا و علما و فضلا بکوشند و انچه از دست ایشان آید بر طبع و یا بس تبرّعت تمام متواضع شوند اگر
ازین بعضے از ایشان کسے راضی نخواهد شد مواخذه بر ایشان نیست و علم و عمل در پیش دارند کار
این است دیگر هیچ زیاده ازین دعا با بیگانه و خویش و کارے ازین اهم در پیش والسلام
و فاتحه سالیانه بتکلف نکنند بجز یک پیاله شربت و یا یک نان جوین و خدمت وارد و صادر از
صدق دل کنند من خدم خدم

نقل وصیت نامه بنام مریدان

کان الله ولم یکن معه شی برادران عینی و دینی و قلبی بدانند انچه حضرت ابوی رحمة الله
علیه وصیت فرموده اند اگر کسے را در خلف سعادت نصیب است بران عمل نماید که عاقبت
دران است از هفت پشت خالصا نمک پرورده جناب فیضمآب حضرت غوث الثقلین قطب الکونین
این خاندان برکاتیه حمزویه شده آمده است باید که غلامی آنجناب نگذارند که سلامتی دارین در آن
منحصر است و بر مذهب حنفیه قایم باشند و در تعظیم علما و فقرا و مساکین کوشش تمام نمایند و انچه
از خشک و تر میسر آید بوقار تمام با تواضع پیش آیند اگر قبول نمایند از حسن اخلاق خود بهتر ور نه در صورت
دیگر مواخذه بر ایشان نیست و رسم تعزیت از سه روز زیاده بموجب معمول خاندان خود چنانچه در
رحلت حضرت ابوی علیه الرحمه شد نکنند و مردمان برادری را تکلیف ده روزه ندهند درین
صورت حرج امورات خانگی مردمان است و فاتحه سوم رسم و چهلم دیگر ننمایند و روشنی چراغان
که معمول متاخرین است بعمل نیارند که این عاصی را از تکلف نیست و تکلف در شرع روا نیست
بقول آنکه لا حاج فی الاسلام و فاتحه سالانه از یک روپیه چهار آنه روز وفات به تنها مع با
اصحاب تمام بموجب شریعت پزایند و ازین زیاده نکنند و روز عرس حضرت غوث الثقلین رضی الله
تعالیٰ عنه بعد فاتحه فاتحه آنجناب هم از فاتحه جدا بسوا پاو و بنام فقیر را هم یاد کنند تا از برکت آن
آنجناب عاقبت این غلام موروثی بخیر شود حضرت جدی میفرمایند ؎

منم مرید و غلام کمینه در تو ؎ زخاک کوے تو مارا است آبروے خوشت

و کذالک روز عرس حضرت فرجدی و حضرت جدی و حضرات والدین فقط

انتقال حضور کا ۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ھ بعمر ۷۵ سال بعارضہ سرطان مارہرہ مطہرہ میں ہوا اور پہلوے راست حضور صاحب البرکات قدس سرہ میں دفن ہوئے رحمۃ اللہ علیہ و قدس سرہٗ

اسماے کرام بعض مشاہیر خلفائے حضور

[1] حضرت پیر بغدادی صاحب صاحبزادہ حضور غوثیت رضی اللہ عنہ و قدس سرہ - [2] حضرت سید شاہ جیزات علی صاحب نبیرہ و سجادہ نشین مخدوم سید شاہ فضل اللہ کالپوی قدس سرہما - [3] مولنا شاہ عبدالمجید عین الحق بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [4] مولنا شاہ عبدالحمید عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [5] حافظ سید شاہ غلام علی صاحب شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ - [6] مولوی شاہ ریاض الدین صاحب سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ - [7] مولوی فخرالدین صاحب عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [8] مولوی ذکراللہ شاہ صاحب فرشوری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [9] سید احمد شاہ صاحب شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ - [10] سید شاہ میرن صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ - [11] مولوی غلام جیلانی عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [12] مولوی ابوالحسن عثمانی بدایونی ثم البریلوی رحمۃ اللہ علیہ - [13] مولوی حبیب اللہ صاحب عباسی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [14] مولوی محمد بہاء الحق صاحب عباسی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [15] سید محمد علی صاحب الملقب غلام درویش لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ - [16] مولوی فضل امام صاحب راے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ - [17] شاہ غلام غوث صاحب ساکن رمانیا بدایونی مدفناً رحمۃ اللہ علیہ - [18] شاہ گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [19] شاہ بانہ گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [20] میاں حبیب اللہ شاہ صاحب بدایونیؒ - [21] مولوی محمد نظام الدین صاحب عباسی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۴ھ - [22] میاں شاہ عالم صاحبؒ - [23] مولنا شاہ سلامت اللہ صاحب بدایونی ثم الکانپوری رحمۃ اللہ علیہ - [24] میاں شاہ حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [25] شاہ حسین مغل صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [26] مولوی محمد افضل صاحب صدیقی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [27] مولوی غلام عباس صاحب بردوانی رحمۃ اللہ علیہ - [28] خواجہ کلن قاضی سرونج رحمۃ اللہ علیہ - [29] ملا محمد اعظم صاحب سہسوانیؒ - [30] حافظ مراد شاہ صاحبؒ - [31] مولوی نور محمد صاحبؒ - [32] شاہ غلام قادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [33] شاہ شہاب الدین مست صاحب

رحمۃ اللہ علیہ - [34]چودھری نیاز علی صاحب کمبوہ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ - [35]مولوی بدرالدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ - [36]مولوی شیخ احمد صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ - [37]مولوی عبدالجبار صاحب شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ - [38]مولوی عبدالقادر صاحب داغستانی رحمۃ اللہ علیہ - [39]شاہ نے فکر صاحب رحمۃ اللہ علیہ [40]خواجہ غلام نقشبند خاں صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ - [41]میاں جی عبدالملک صاحب انصاری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [42]قاضی ظہیر الدین صاحب صدیقی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [43]سید قدرت علی شاہ صاحب شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ [44]شاہ نجف علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ شعبان ۱۲۸۹ھ روز پنجشنبہ وقت چاشت انتقال فرمودند - [45]سید منور علی شاہ صاحب جھجری رحمۃ اللہ علیہ - [46]حافظ محمد محفوظ صاحب ساکن آنولہ رحمۃ اللہ علیہ - [47]مولوی عبدالعلی صاحب فرشوری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [48]شاہ الہ یار صاحب شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ - [49]میاں جی شہاب الدین صاحب ساکن گنگرالہ بدایوں رحمۃ اللہ علیہ - [50]سید فضل غوث صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ [51]حافظ مراد شاہ صاحب پنجابی رحمۃ اللہ علیہ - [52]دیندار شاہ صاحب رامپوری رحمۃ اللہ علیہ - [53]شاہ عبدالحق صاحب شاہجہانپوری - [54]مولوی عبادت اللہ صاحب صدیقی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [55]نعمت اللہ شاہ عرف کوارے میاں صاحب ساکن کانٹ رحمۃ اللہ علیہ - [56]لطف علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [57]شیخ بارک اللہ صاحب صدیقی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ [58]شیخ اشرف علی صاحب انصاری سنداوری رحمۃ اللہ علیہ - [59]منشی ذو الفقار الدین صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [60]شیخ مبارز الدین صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [61]سید رفعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ [62]مولوی قاضی محمد عبدالسلام صاحب عباسی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [63]قاضی امام بخش صاحب صدیقی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [64]میاں عبداللہ شاہ صاحب صحرائی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [65]اصالت خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [66]حضرت سید محمود مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [67]جلال الدین صاحب پوربی رحمۃ اللہ علیہ - [68]مولوی نصیر الدین صاحب عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [69]شاہ خاموش صاحب رحمۃ اللہ علیہ -

غزل منقبت

یہ کب تک ہو فریاد و بکا یا آلِ احمد خذ بیدی
اے سید و آقا اس لیے ذرا یا آلِ احمد خذ بیدی

یعنی کہ تجھکو ہی قربت احمد سے تجھکو ہے نسبت
ای غوث و معین شاہ و گدا یا آلِ احمد خذ بیدی

صحت بخش ہر درد ہی تو فریاد رسی میں فرد ہے تو
ای عیسی دوراں خضر لقا یا آلِ احمد خذ بیدی

سلطان عرب آ ہند و لی فرزند نبی اولاد علی
ای نایب خاص غوث الوری یا آلِ احمد خذ بیدی

تاریکی غم نے گھیر لیا یہ تیغ تو اٹھا کھڑے کو دکھا
ای مہر جبیں اے ماہ لقا یا آلِ احمد خذ بیدی

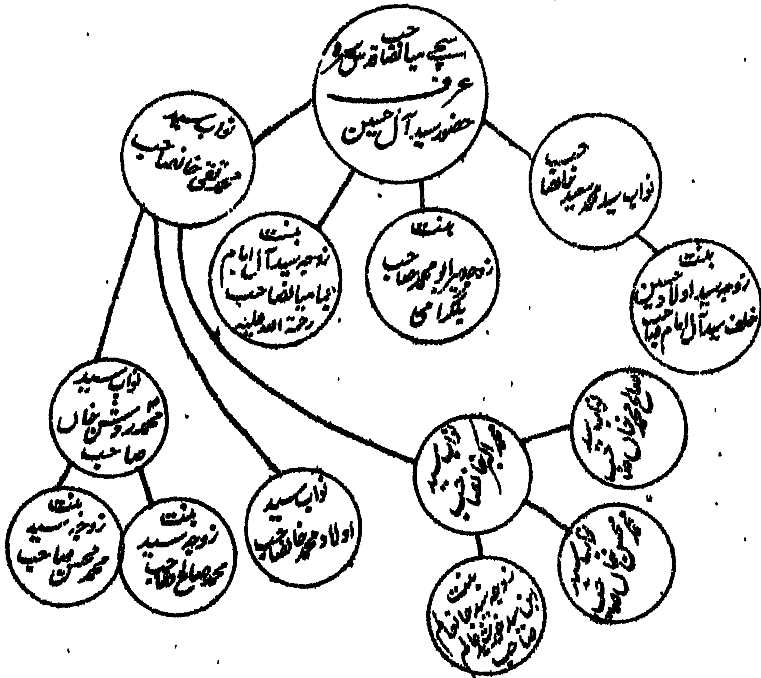
مدت گذری بیکا ہوں میں مفلس ہوں نحیف و زار ہوں اب
ای حسب صبا جود و دست شفا یا آلِ احمد خذ بیدی

حیران و غمیں مضطر ششدر کیا تجھکو نہیں حسرت کی خبر
ہوں غرق سیل جفا و بلا یا آلِ احمد خذ بیدی

حضرت سید شاہ آل حسین سچے میاں صاحب قدس سرہ

پسر سوم حضرت اسد العارفین سید شاہ حمزہ قدس سرہ ولادت آپ کی [illegible] ۲۱ ربیع الثانی کو بمقام مارہرہ ہوئی نو برس کی عمر میں آپ کو آپ کے ماموں سید نور الحسن خاں صاحب بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ نواب کوات اپنے ساتھ لے گئے اور صاحبزادی عقد میں دیکر اپنا جانشین اور ولیعہد مقرر فرمایا آپ نے باوجود اجازت والد ماجد حضرت اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے اخ معظم سے بذریعہ خط بیعت کی اور اجازت و خلافت حاصل فرمائی تمام عمر نہایت عدل و انصاف سے حکومت کی اور اوراد و وظائف خاندانی پر مداومت فرمائی ۵ جمادی الاولی ۱۲۳۵ھ کو بمقام کوات انتقال فرمایا اولاد امجاد آپ کی کوات میں سریر آرائے حکومت ہے۔

شجرہ اولاد حضرت سچے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ



حضرت سید آل برکات عرف ستھرے میاں صاحب قدس سرہ

خلف دوم حضرت اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ صاحب قدس سرہ ولادت آپ کی ۱۱۵۳ھ کو بمقام مارہرہ ہوئی پیر مشایخ مادہ تاریخ ولادت ہے مرید و خلیفہ اپنے والد ماجد قدس سرہ کے ہیں بعد رحلت حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہ اپنے لخت جگر کے آپ سجادہ نشین ہوئے زمانہ سجادہ نشینی حضرت اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں تمام اہتمام و انصرام جاگیر سرکار جہانداری آپ کی ذات والا سے تعلق رکھتی تھی آپ کلام بہت کم فرماتے تھے اور اکثر اوقات ورد وظائف میں مشغول رہتے بعض مواضعات و مکانات سرکار جو بغرض سکونت و پرورش کسی خادم کے صرف میں ہوتے آپ اس سے یا اس کی اولاد سے بلا ادائے قیمت واپس نہ لیتے اور پھر بعد ادائے قیمت بھی اکثر اوقات ان بائعوں کا ہی قبضہ رہتا ایسے چند ہبہ نامجات اس عاجز کی نظر سے گذرے ہیں کہ باوجود ملکیت و اختیار حضور کے وہ مقبوضہ بائعان ادیں

خدام سے خرید فرمائیں اور بعض خرید فرما کر پھر انہیں کے ورثا کے قبضہ میں چھوڑ دیں مریدین کا
کم فرماتے تھے خلافت سوائے تین صاحبزادوں کے صرف ایک خادم خاص حضرت حافظ
نصیر الدین قطب گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کو عطا ہوئی مشہور خلیفہ حضور کے ایک ہی ہیں اپنے اخ
معظم حضور اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ادب مثل والد ماجد کے فرماتے سوائے اوقات
مخصوصہ تخلیہ دربار عام میں کبھی شرکت نہ فرماتے ستر حال میں نہایت کوشش تھی لیکن ہزاروں
خرق آپ کے خدام نے دیکھے اور روایت کئے۔

آپ کی دو شادیاں ہوئیں زوجہ اولیٰ بنت سید شاہ محمد احسن بن سید محمد رضا بلگرامی جن کے
بطن سے صرف حضرت سید آل احمد عرف اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے جن کی اولاد
امجاد بحمدہ تعالیٰ مارہرہ میں رونق بخش ہیں۔

حضرت سید آل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بھی دو شادیاں ہوئیں پہلی شادی حضور
سید شاہ آل حسین سچے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے عم مکرم کی صاحبزادی سے ہوئی ان سے
ایک صاحبزادہ سید اولاد حسین صاحب پیدا ہوئے۔ دوسری شادی آپ کی دختر حضرت شاہ فقیر
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین سرکار خورد سے ہوئی ان کے بطن سے دو صاحبزادے
سید ابن امام صاحب و سید آل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہما پیدا ہوئے۔ تفصیل آپ کی
اولاد امجاد کی شجروں سے معلوم ہوگی حضور اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال اپنے والد
ماجد حمزہ حسین کی حیات میں ہو گیا اور آپ کی اس حصہ جائداد پوتا بعض سے جو بطور حصہ حضور
سچے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کو حضور ستھرے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
مرحمت فرمایا تھا۔

حضور سید آل احمد اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حضرت سید ابراہیم صاحب زید
مجدہم بیان فرماتے ہیں کہ آپ کے بعد انتقال کے حضرت مولانا عبد المجید عین الحق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
تھا کہ میرا ایک پوتا آپ کے گھر پہنچے گا اس کو مایوس نہ کرنا اسی حکم و مشاورت کی بنا پر سید ابراہیم

صاحبزادے پیدا ہوئے نے حضرت مولانا محمد سعید آفاقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نبیرۂ حضرت مولانا عبد المجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور حضرت مولانا مرحوم فرمایا کرتے تھے اگرچہ بعد بیعت میں صاحبزادہ سید محمد ابراہیم صاحب سے قدم بوس ہوتے تھے اور نہایت عظمت فرماتے تھے

شجرۂ اخلاف حضرت جماسان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سید آل محمد صاحب

سید ابن امام صاحب

سید اولاد حسین صاحب

سید آل احمد

سید عبد الجلیل

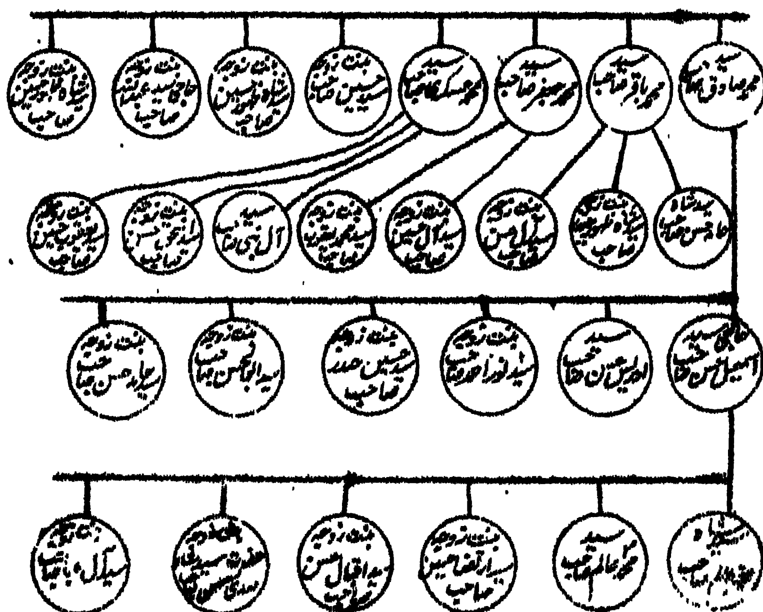
سید ابراہیم

دوسری شادی حضور سے میاں صاحب قدس سرہٗ کی دختر سید غلام شاہ ابن خلف قاضی غلام اولیا ابن سید حسن ابن سید عنایت اللہ ابن سید سکندر ابن سید داؤد ابن سید حبیب ابن سید جلال الدین ابن سید حامد ابن سید ماہرو ابن سید شاہ محمد سے ہوئی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین — ان کے بطن مبارک سے تین صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں پیدا ہوئیں خلف اکبر حضرت سید شاہ آل احمد قدس سرہٗ آپ کا حال سلسلہ میں گذرا ہوگا۔

پسر دوم حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ولادت آپ کی ماہ شعبان سنہ ... میں بمقام مارہرہ ہوئی آپ کو سعادت حضور اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت و اجازت و خلافت ملی تھی اور علم کرم سے حاصل تھی۔ ... تشریف فرما رہتے تھے ... نواب ... بہادر والئے ...

معتقد تھے آپ کو علاوہ اور کمالات کے فن طب میں خاص دستگاہ تھی بتاریخ ۲۶ ماہ ربیع الثانی ۱۲۶۲ھ بمقام مارہرہ انتقال فرمایا اور درگاہ معلے میں پائین مزار حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہ اپنے جد اعلےٰ کے دفن ہوئے شادی آپکی دختر میر سعادت علی ابن سید منتجب حسین رحمۃ اللہ علیہما سے ہوئی شجرہ اخلاف حسب ذیل ہے۔



حضرت سید شاہ غلام محی الدین صاحب عرف میر عالم حسین رحمۃ اللہ علیہ

آپ فرزند ہیں حضرت سید شاہ آل برکات قدس سرہ ولادت آپ کی بمقام مارہرہ ۱۲۲۴ھ میں ہوئی بیعت و خلافت اپنے والد ماجد حضور ستھرے میاں صاحب قدس سرہ سے رکھتے تھے نواب وزیر والی اودھ کی سرکار میں ایک مدت نائب وزیر رہے باوجود مشاغل منصبی اوراد و وظائف کے پابند تھے فن تکسیر میں خاص دستگاہ رکھتے تھے۔

شادی آپکی بنت میر سعادت علی صاحب خلف سید منتجب حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہما

سے ہوئی۔ ۵۔ شعبان ۱۳۲۶ھ کو انتقال فرمایا اور درگاہ معلی میں دفن ہوئے۔
شجرہ اخلاف حضور حسب ذیل ہے۔

سید نور الحسن صاحب
بنت زوجہ سید محمد صادق صاحب
سید نور المصطفیٰ صاحب

سید حسین صاحب
سید نور احمد صاحب
میاں صاحب
بنت زوجہ سید [illegible] صاحب
بنت زوجہ سید محمد عسکری صاحب
بنت زوجہ حافظ [illegible] علی حسین صاحب
سید [illegible]
بنت [illegible]

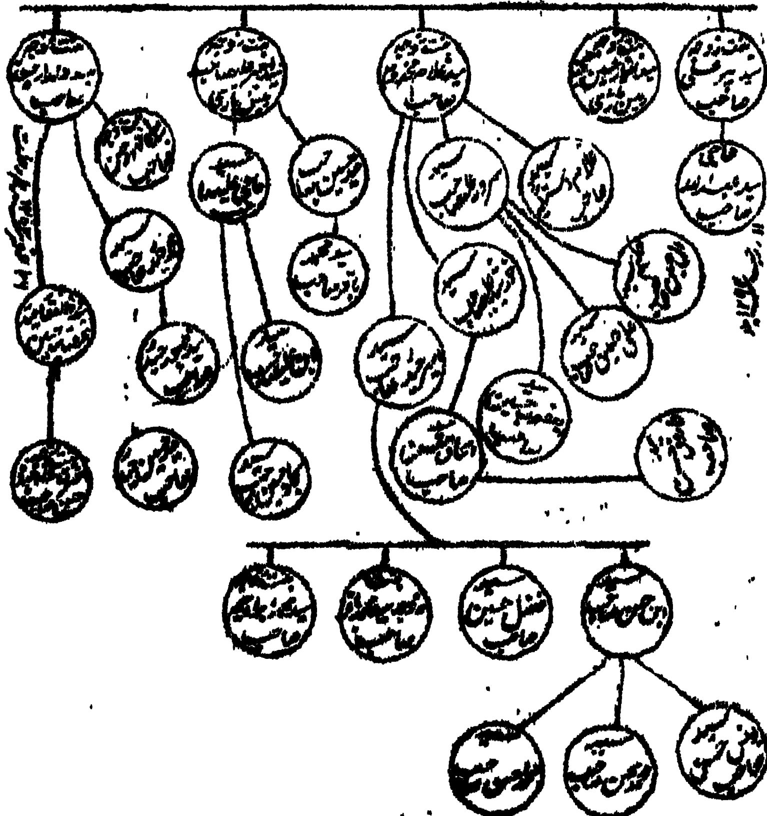
بنت زوجہ حاجی اسمٰعیل حسن صاحب
بنت زوجہ سید [illegible] صاحب
حاجی سید یوسف حسن صاحب
بنت زوجہ سید [illegible] صاحب
سید ابو الحسن صاحب
سید ظہیر عالم صاحب
سید بشیر عالم صاحب

حضرت شمس میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تین دامادوں سید [illegible] صاحب سید غلام محمد صاحب سید [illegible] رحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہم کو اپنے پاس رکھا تھا تا حد امکان بافراغت و اسباب آسائش کے سوا ان کی تمام ضروریات کی خبر گیری فرماتے باڑی میں جتنا صاحبزادیوں کی شادی ہوتی وہ آتی جاتی رہتی تھیں اُس وقت میں حضرات [illegible] باڑی غالباً تفصیل ہونگے اس عاجز کا دیکھا ہوا واقعہ ہے کہ [illegible] میں صاحبزادہ

مخدومی سید ابن حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے یہ خادم باڑی پہنچا وقت حاضری عاشرہ
زنانہ محفل مرثیہ خوانی کی ہو رہی تھی ختم محفل پر جب تبرک تقسیم ہوا صاحبزادہ صاحب
مرحوم نے اپنا حصہ لینے کے اس خادم کا حصہ طلب فرمایا حضرات باڑی نے یہ کہکر کہ
آپکا مہمان سنت جماعت ہے وہ تبرک میں سے حصہ نہیں پا سکتا حصہ دینے سے
انکار فرمایا اس سے صاحبزادہ صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ نے اپنے حصے
واپس کر دئے کہ اگر بوجہ سنیت حصہ نہیں مل سکتا ہم دونوں بھی سنی ہیں گفتگو
بڑھی اور خاندان میں دو فریق ہو گئے صاحبزادہ سید سجاد حسین صاحب مرحوم اور سید
محمد باقر صاحب اس خادم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تیرے سبب سے آج
ہمارے آپس میں رنجش ہوتی جاتی ہے اگرچہ خلاف مہمان نوازی ہو لیکن تجھ سے
متعلق مذہب چند سوال ہیں بلا تقیہ جواب دینا خادم نے عرض کیا مذہب اہلسنت
میں تقیہ نہیں آپ دریافت فرمائیں میں جواب حاضر کرونگا دونوں صاحبوں نے
اعتقاد اہلسنت نسبت حضرات آئمہ اہلبیت کرام علیہم السلام دریافت فرمایا اس فقیر نے
اعتقاد اہلسنت ان کی افضلیت ان کی محبت شرط سنت ان کی [illegible] غرض ان کے فضائل
بیان کئے یہ سنکر دونوں حضرات ہنس پڑے اور بار بار پوچھتے ہیں کہ یہ بیان مذہب ہے
تو نہیں خادم نے حلف کیا کہ تمام اہلسنت کا یہی اعتقاد ہے فرمایا ہم سے کہا گیا تھا کہ تمام
اہلسنت حضرات ائمہ اہلبیت علیہم السلام سے تبرا کرتے ہیں الحمد للہ کہ آج تسکین ہو گئی
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا ہم خود برا سمجھتے ہیں فورا گھر میں تشریف لے گئے
تبرک خاص لاکر عنایت فرمایا شام کو مردانہ میں مجلس ذکر ہوئی اور اس خادم سے تکلف
پڑھوایا مناقب و محامد حضرات اہلبیت کرام و صحابہ عظام جو میں نے بلا تعصب و محبت
[illegible] پڑھے سب حضرات نے نہایت لطف و فرحت سے سنے الہ آباد پہنچ [illegible]
[illegible] قبول ہو چکے اور حضرت فرماتے مقصود یہ کہ اس وقت تک یہ حضرات اصول مذہب

اثنا عشری سے بھی واقف نہ تھے صرف عزاداری اور مرثیہ خوانی کے شیعی تھے نہایت خلیق المزاج
مہمان نواز کریم النفس سادات ہیں اللہ تعالےٰ ان کو دولت علم سے مالا مال فرمائے بڑے
سچے سید ہیں بزرگ زادہ ہیں صرف حضرات بلگرام کی قرابت حکومت کی سطوت املاک
ومناصب کی رغبت نے اُن کی تبدیل اسمی کر دی ہے اور پھر بھی ذریت طاہرہ حضور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اولاد حضرت سیدہ بتول سلام اللہ علیہا ہیں اور ہمارے واجب التعظیم
پیرزادے ہیں۔

شجرہ اولاد بنات حضور ستھرے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ



حضرت ستھرے میاں صاحب قدس سرہ نے نوے برس کی عمر میں ۲۷ رمضان ۱۲۵۱ھ کو مقام مارہرہ

انتقال فرمایا اور پہلوئے مزار پُر انوار حضرت سیدنا شاہ آل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں دفن ہوئے

منقبت

پُر گہر دامن آلِ برکات	باثمر گلشن آلِ برکات
شد تونگر بجہاں ہر کہ بیسد	دانہ از خرمن آلِ برکات
مرجع و ماخذ اہلِ عرفاں	موطن و مسکن آلِ برکات
نوری و صمدی و پیر برکات	نو گل از گلبن آلِ برکات
پر ز الماس و زر و گوہر باد	معدن و مخزن آلِ برکات
دایما خایب و خاسر بادا	حاسد و دشمن آلِ برکات

آمد ایں حسرت نوری بسوال
بدر بر دامن آلِ برکات

حضرت خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ

آپ خلف اوسط حضور سید شاہ آل برکات قدس سرہ کے ہیں ولادت شریف ماہ رجب ۱۲۰۹ ہجری بمقام مارہرہ مطہرہ ہوئی۔ بہ نظر خاص مرید و تربیت یافتہ و خلیفہ اعظم سجادہ نشین حضرت قبلہ جسم و جان سید شاہ [illegible] عم اچھے میاں قدس سرہ کے ہیں اپنے والد ماجد سے بھی استفادہ فرمایا اور اجازت و خلافت پائی سند تمام علوم درسیہ کی مشاہیر علمائے سے حسب الحکم حضور پیر و مرشد خود رحمۃ اللہ علیہ حاصل فرمائی اکثر فرماتے کہ الحمد للہ فقیر کے اساتذہ علوم دین سب عرفا و کملا تھے وقت تھے ابتدا کی رسائل مولانا شاہ عبدالمجید صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ آل احمدی عثمانی ارشد خلفائے حضور اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھے متوسطات مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب بدایونی کشفی آل احمدی اور مولوی عبدالواسع صاحب سیدن پوری رحمۃ اللہ علیہما سے حاصل فرما کر کتب معقول و کلام و فقہ و اصول حضرت استاذنا شاہ نور الحق صاحب رزاقی لکھنوی عرف ملا نور رحمۃ اللہ علیہ سے تحصیل و تکمیل فرمائیں اور سلسلہ رزاقیہ میں سند و اجازت حاصل فرمائی بدایۃ مولانا مفتی محمد عوض عثمانی بدایونی ثم البریلوی والفاضل المجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا حدیث مولانا شاہ عبدالعزیز

صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی بعض احادیث مسلسل اور مصافحات ومشابکہ اور بعض
سلاسل وادعیہ وصحاح کی سند اجازت پائی سند علم ہندسہ دو مقالہ اقلیدس سنا کر مولنا
شاہ نیاز احمد صاحب فخری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی علم طب حکیم فرزند علیخاں مرحوم ثانی
سے پڑھا ذات والا مجمع کمالات ظاہرو باطن تھی بعد وفات حضرت سید آل برکات ستھرے
میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ماجد کے سنہ ۱۲۵۱ ہجری میں استحقاقاً سجادہ برکاتیہ پر رونق
افروز ہوئے۔ تصرف وحکومت میں آپ اپنے پیرو مرشد وعم معظم حضور اچھے میاں صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے سچے جانشین اور وارث کمالات اور اخفا وستر حال میں اپنے والد ماجد
حضور ستھرے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلف الصدق تھے کبھی کوئی تصرف بغیر کسی
پردہ وحیلہ کے نہ فرماتے اہل حاجات کو دعا اور دوا مرحمت ہوتی - دعاوں میں بھی عام
سائلوں کو بیشتر وہ دعائیں مرحمت فرماتے جو احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
منقول ہیں ہمیشہ لباس وروش علما میں رہتے تکلفات مشایخانہ اور وظایف عاملانہ سے
احتراز فرماتے معاملات میں جو ثبوت کسر نفس وایثار وعطا آپ نے دیا بہت دشوار کام تھا
بعد وفات حضور ستھرے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت سے آثار وتبرکات خاندانی
بڑی فراخ حوصلگی سے بھائیوں کو مرحمت فرما دیئے اور اُن میں حصہ نہ لیا اکثر اکابر سلسلہ کی
شبیہیں سرکار میں موجود تھیں وہ سب بھائیوں کو عطا فرما دیں کتب خانہ سے جو وظایف
وادعیہ کے خاص نسخہ بھائیوں نے منتخب فرمالئے وہ اُن کو دیدئے لفظ سجادہ نشینی پر
گفتگو ہی نہ فرمایا جو قابل تقسیم ہے اُس میں عذر نہیں اور جو ناقابل تقسیم ہے اس میں فقیر
معذور ہے روزینہ جو حیثیت سجادہ نشینی حضور کا ذاتی تھا مصارف درگاہ شریف میں
صرف فرماتے معافیات درگاہی جو ہمیشہ زیر اقتدار سجادہ نشین رہیں باوجود اختلاف وہم
حکام زیر اہتمام برادران دیدیں اور ایک بڑا حصہ اُن حضرات کے مصارف کے واسطے
چھوڑ کر تھوڑا مصارف درگاہ کے واسطے مقرر فرمایا اور پھر وہ بھی اپنے اہتمام میں نہ لیا

حکام عہد کے التماس پر فرمایا امید ہے کہ یہ ہمارے بھائی اپنے اکابر کے آستانہ کا لحاظ رکھیں گے
اگر اس کے خلاف بھی ہو تو جو حصہ کہ زیر اہتمام فقیر ہے درگاہ کے مصارف کو کافی ہے جائیداد
معافی ضبط ہو چکی تھی بعض حضرات اہل خاندان نے حصص غیروں کو منتقل کر دئے تھے یہ آپ
کی کوشش کا ثمرہ تھا کہ جائیداد واپس ہوئی اور انتقالات ناجائز قرار پائے اس خادم ناچیز نے
وہ رپورٹیں حکام ضلع اور چٹھیاں حکام صدر بورڈ اور احکام نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اپنی آنکھ
سے دیکھے ہیں ایک لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے بمعاینہ درگاہ و ملاقات صاحبزادگان
مارہرہ تمام خاندان میں تنہا سجادہ نشین صاحب اثر حقیقی درویش حضور کو تسلیم کرکے آپ کی
اولوالعزمی اور برادر نوازی اور اہتمام آبادی خانقاہ و درگاہ کی بے حد تعریف کی ہے اور معاملات
نزاعی میں حضور کی برادر نوازی اور بلند خیالی کو سراہا ہے۔

کمیٹی منتظم درگاہ بھی حضور کے مشورے سے مقرر ہوئی مدرسہ و مکانات مدرسین و مشائخ حجرات
و خلوات فقرا تعمیر کرائے عالم حافظ قاری طبیب معلم فقرا درگاہ شریف میں معین کئے ایک
محاسب مقرر کیا جو تمام حسابات درگاہ شریف کے خدام آستانہ کی خدمات مقرر فرمائیں
مسجد میں امام و موذن ملازم رکھا سابقاً اکثر خدمات درگاہ و خانقاہ و مسجد مریدین و خلفا کی سپرد
تھیں جو عقیدتاً بلا معاوضہ کرتے تھے غرض درگاہ و مسجد و خانقاہ کی آبادی زائرین و منتسبین
کی مہمانداری اعراس کا اہتمام سب حضور فرماتے وہ خدمات جو حضور نے درگاہ کے واسطے
متعلقان پر مقرر فرمایا تھا سوائے آپ کے کسی دوسرے شریک نے پہلا وقت پر ادا نہیں کیا
اس میں شک نہیں کہ حضور نے تمام انتظامات جدیدہ میں مصارف سابقہ سے نہایت تخفیف
فرما دی تھی اور بلحاظ مصلحت وقت نہایت مناسب اور ضروری تھی اعراس و تقاریب کی
وہ شان نہ تھی محافل سماع قطعاً مسدود صرف مجالس وعظ و نعت خوانی و منقبت و ختم قرآن
و قرأت دلائل الخیرات حضار عرس کی مہمانداری باقی رکھی تھی فضولیات کا حضور کے دربار
میں بار نہ تھا ظاہر شریعت سے ایک ذرہ تجاوز گوارا نہ فرماتے مزارات مقدسہ پر حلقۂ ذکر ہوتا تھا

درگاہ جماعت میں پانچوں وقت حاضر ہوتا فقرا تیج میں شریک ہوتے عام خاندان برکاتیہ کے
تمام متوسلوں کی حاجات دینی و دنیوی آپ پوری فرماتے ہر خادم و مرید سے نہایت شفقت
و مرانت سے معاملہ فرماتے اُن کی پرسش حال عوایج کا التزام خطاپر معافی خفیہ معاونت عادت
کریمہ تھی۔

دوسری مثال کسرِ نفس اور کمال حسن اندیشی کی یہ ہے کہ باوجود ہر قسم کے استحقاق فاین کے حضور
نماز جماعت ایک حافظ سے پڑھواتے کبھی امام نہ بنتے ایک بار مفتی میر الحسن صاحب بلگرامی
رحمۃ اللہ علیہ نے جن کا مکاشفہ بہت بڑھا ہوا تھا جماعت میں شریک ہو کر نماز توڑ دی اور
بعد سلام حافظ صاحب سے فرمایا کہ مرد خدا نماز میں بازار جانے اور سودا خریدنے کی ضرورت
نہیں ہم تمہارے ساتھ کہاں کہاں پریشان پھریں حضور نے مفتی صاحب کا سوال
سنکر اُن پر بخت عتاب فرمایا اور ارشاد کیا بہتر ہے آپ نماز خود پڑھائیں ورنہ حافظ صاحب
کے ساتھ ساتھ پھریں اور شریعت کا استہزا نہ کریں آپ کو نماز میں خود حضور نہیں ورنہ
دوسروں پر نظر کیوں جاتی۔

تیسری مثال کسرِ نفس اور کمال کی یہ ہے کہ اپنے صاحبزادوں کو باوجود تکمیل اپنے گھر کے خلفاء و
خدام سے اخذ علوم و فیوض کا حکم فرماتے آپ کے خلف اکبر حضرت سید شاہ ظہور حسن رحمۃ اللہ علیہ
نے جب سلوک ختم فرمالیا آپ نے حکم دیا کہ تمہارے گھر کی بڑی دولت مولینا عبدالمجید صاحب
بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے جاؤ اُن سے اپنا حصہ لاؤ اور بدایوں کو روانہ فرمایا حسب الحکم
صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بدایوں پہنچے حضرت مولینا مولوی محمد عبدالمجید صاحب رحمۃ اللہ
علیہ نے مع عاید بن شہر بیرون آبادی تک استقبال کیا اور بہ کمال احترام پالکی کو جس میں صاحبزادہ
سوار تھے خود کندھا دیا مدرسہ میں فروکش کیا حضور صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ میں بطور پیرزادگی اپنے گھر کے خادم و خلیفہ کے یہاں نہیں آیا ہوں حضور والد ماجد
رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے پاس اس غرض سے بھیجا ہے کہ اُس نعمت سے جو حضور جد امجد رحمۃ اللہ

علیہ سے آپ کو ملی ہے اس فقیر مستحق کو بھی کچھ مرحمت ہو مولنا رحمۃ اللہ علیہ نے بکمال ادب عرض کیا کہ یہ خادم اور نعمت سب آپ کا مال ہے تشریف رکھئے جو مجھکو معلوم ہے حاضر کروںگا بعد نماز عشا حضرت صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حجرہ میں تشریف لے گئے جو آپ کے واسطے مرتب کیا گیا تھا اور اشتغال باطنی میں مصروف ہو گئے وقت نماز صبح [illegible] صاحبزادہ صاحب حجرہ سے برآمد ہوئے دیکھا مولنا رحمۃ اللہ علیہ دروازہ حجرہ [illegible] کھڑے ہیں معلوم ہوا کہ تمام شب آپ کو اسی طرح گذری ہے صاحبزادہ صاحب [illegible] اس تکلیف کا عذر فرمایا مولنا رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا یہی نعمت [illegible] لایا ہوں اور مجھکو یہی حکم ہے الحمد للہ کہ سلوک آپ کا باقاعدہ تکمیل کو پہنچ لیا یہ نکتہ تھا [illegible] کی تکمیل کو آپ بدایوں بھیجے گئے کہ راہ سلوک میں ادب و محبت [illegible] ہے بس اب آپ تشریف لیجائیے اور سند اجازت حاضر کی۔

چھوٹے صاحبزادہ حضرت شاہ مظہر حسین عرف چھٹو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کہ ایک روز میں حضور والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا ارشاد [illegible] دل چاہتا تھا کہ تم کو بھائی عبدالمجید صاحب سے بھی اجازت دلوا دیتے [illegible] خریدار ہیں پھر فوراً فرمایا ذرا جاکر درگاہ شریف میں دیکھنا کیا مولوی عبدالمجید صاحب بدایوں سے آئے ہیں میں نے عرض کیا نہ حضور نے مولنا رحمۃ اللہ علیہ کو طلب فرمایا [illegible] اُن کے آنے کا ہے نہ کوئی اطلاع ملی ہے ارشاد فرمایا تم جاکر دیکھو [illegible] درگاہ [illegible] مولنا اسی وقت پہنچے ہیں اسباب اوتار جاتا ہے میرے ساتھ [illegible] حضور کے قدمبوس ہوئے حضور نے فرمایا بھائی تم خوب آئے ہمارا دل [illegible] اجازت دلا دیں مولنا رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا جو حکم ہو اسی وقت [illegible] سند اجازت لکھدی۔ صاحبزادگان سید حسین حیدر اور [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] اپنے نواسوں کو تحصیل علم کے واسطے مدرسہ قادریہ میں بھیجا۔ حضور اقدس [illegible] حضرت

سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے لخت جگر اور نور نظر پوتے سے ارشاد
فرماتے تھے ہم بسبب کبر سن کتابیں بھول گئے ہیں برخوردار مولوی عبد القادر نبیرہ مولنا عبد المجید رحمۃ اللہ
علیہما کا علم تازہ ہے اور حاضر ہے وہ ہمارا خاص گھر ہے اور ہم کو برخوردار موصوف کی دیانت و
تقوے پر پورا اطمینان ہے تم مسایل کلام وفقہ میں اُن سے مشورہ کر لیا کرو چنانچہ ہمارے حضور
ہمیشہ مسایل میں مولنا مرحوم سے مشورت رکھتے اور بغیر دکھائے مولنا مرحوم کے کوئی تحریر
شایع نہ فرماتے۔ آل مولنا عبد المجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا کہ ہمارے اُستادزادے
ہیں اکرام فرماتے اور صاحبزادوں کو بھی اُن کے احترام کی ہدایت فرماتے حالانکہ اُن میں کوئی
کسی کمال میں آپ کا مماثل نہ تھا اور پھر جو کچھ بھی تھا وہ آپ کے گھر کا صدقہ اور اسی آستانہ
کا گدا یہ تھا عالم دین پرور کس نے بنادیا تھا عارف کس نے کر دیا تھا۔ بادشاہ وفقرا علما و عرفا
کا مقتدے کس نے ٹھہرا دیا تھا ہر نیم میں بدایت ہر رزم میں فتح وظفر کہاں سے عنایت ہوئی
تھی دین ودنیا کے کمالات کس نے سونپے تھے یہ چمکتے چاند اور ستارے کس شمس کی نور وضیا سے
منور ہو گئے تھے سبحان اللہ حق یہ ہے کہ کسر نفس وستر حال اتباع شریعت تعلیم وطریقت میں
حضور اقدس بے مثل وبے مثال تھے **خادم نوازی** کا کیا پوچھنا۔ بعد وصال حضور ہم
چار خادم سنہ ۱۳۰۳ میں بدایوں سے حاضر آستانہ ہوئے اور مختلف آرزوئیں اور حاجتیں رکھتے
تھے اس موقع پر حضرت سید شاہ ابو الحسن میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور کے چھوٹے پوتے تشریف
فرما تھے درگاہ شریف سے فاتحہ پڑھکر ہم حاجتمندوں کا قافلہ خانقاہ شریف میں حاضر ہوا بعد
زیارت سجادہ اس خادم نے حضور میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ اگر کوئی تبرک تحریری
حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کا مرحمت ہو کمال غلام نوازی ہے صاحبزادہ صاحب نے ارشاد
فرمایا کہ اولاً حضور جدی قدس سرہ کی عادت کریمہ تحریر نقوش کی نہ تھی یا باصرار کسی خادم خاص کے
تحریر فرما دیتے پھر ہم لوگوں نے جو کچھ بھی پایا وہ تبرک سمجھکر محفوظ وتقسیم کر لیا بعدہ اس وقت
تک جو خلفا وخدام حاضر آئے قریب قریب سب نے یہی استدعا کی اور بکمال تلاش جو کچھ میسر آیا

وہ آن کو دیدیا اب کچھ باقی نہیں ہے فرما کر رحلی وظائف جو ایک اوسط درجہ کا صندوقچہ کہئے اس خادم
کے حوالہ کردی اور فرمایا خود تلاش کرلو خادم نے کھولکر دیکھا اس میں کچھ نہ تھا مختلف کشتیوں کی زیارت
کرتے ہوئے ایک خانہ میں چار پرچے تہ شدہ برآمد ہوئے حضور پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے
عرض کیا گیا آپ نے تبسم فرمایا کہ بلاوا ہیں میں نے اس خانہ کو کھولا اور دیکھا ہے اس میں کچھ نہ تھا
یہ حضور اقدس قدس سرہ کا کرم اور آپکو خاص عطیہ ہے مبارک ہو اس عاجز نے آداب عرض کیا اور
وہ پرچے تین اپنے رفیقوں کو دیدئے اور ایک پرچہ خود لے لیا اب کھولے اور پڑھا یا اللہ العظیم
ہمارے مطالب کے متعلق مختصر دعائیں تھیں سب نے بوسہ دیکر پرچوں کو رکھ لیا عہد ظہور صاحبزادی
صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا والدہ ماجدہ حضرت قبلہ ظہور سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے در دولت پر حاضر ہوئے
صاحبزادہ صاحب کے وسیلے سے آداب عرض کیا بو بو صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا کہ
ابھی دوپہر میں مجھکو زیارت اپنے والد ماجد قدس سرہ کی ہوئی ارشاد فرماتے تھے کہ یہ بچہ
کچھ پریشان ہوکر ہماری سے آئے ہیں تم ان کی تسلی کر دو اور کہہ دو کہ پریشان نہ ہوں
ان کے مدعا حاصل ہو جائیں اور کچھ فکر نہ کریں - جل اللہ ذات اقدس کو بعد وصال
اپنے خدام کا یہ خیال ہو وہ حیات ظاہری میں کس قدر توجہ اور دستگیری فرماتے
ہونگے -

حضور اقدس جب کبھی کسی مسافر تازہ وارد کو تہجد کے وقت مسجد میں نماز پڑھتے یا مراقب
ملاحظہ فرماتے صبح بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا سے فرماتے کہ ایک مہمان عزیز نہایت صالح آگیا ہے
خود خاص طور پر کھانا دینا بی بی صاحبہ فرماتیں حضور آپ ولی ہیں سیکڑوں ولی جانتے ہیں کوئی کیا
ہوگا اور آپ سے کچھ لینا چاہتا ہوگا حضور ناراض ہوتے آپ خود لاتے اور سامان آسائش بہم
اس کو دیتے دوسرے روز اللہ تعالیٰ اس مسافر شخص پر ظاہر ہوتا کہ بہتر جو اس کو دیا گیا تھا اور
خلاف اس کے چیز لیکر چلدیا بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا خفا ہوتیں لیکن حضور اپنی روش کریم
کبھی نہ چھوڑتے اور کسی شخص سے کسی کام نہ لیتے کبھی کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے ان پر توجہ فرماتے

اور اس کو بڑا سمجھتے ہر شخص کو سچا سمجھتے حاجتمند جھوٹی ضرورتیں ظاہر کرکے حاجت چاہتے تو آپ
بلا تفتیش عطا فرما دیتے ۔ علما کا بڑا وقار فرماتے باوجود کثرت خدام مہمانوں کی مدارات خود فرماتے
اور تمام سامان آسائش مہیا فرماکر آرام فرماتے فقرا کے ذکر و شغل و خلوات و اربعین کی پاسبانی
فرماتے اعزہ سے سلوک مریضوں کی عیادت محتاجوں کو نقد جنس کپڑا عطا فرمانا ہمیشہ حضور کا
خاص کام تھا اپنے ذوی الارحام پر خاص نگاہ کرم تھی زمانہ سرما میں جب کسی مسافر کو ضرورت مند
برہنہ ملاحظہ فرماتے اپنے کپڑے عطا فرما دیتے اور خود تکلیف اٹھا ناگوار رہا تے صاحبزادوں کو
اطلاع ہوتی فوراً دوسرا لباس حاضر کرتے ۔

حضور کی تعلیم و تربیت کا سچا نقشہ حضور مرشدی قدس سرہ الاولیٰ کی ذات بابرکات تھی کہ علماً عملاً
عادۃً صورتاً سیرتاً اپنے اکابر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے سرمو فرق نہ تھا ۔

حضرت مظلی سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی دامت برکاتہم روایت فرماتے ہیں کہ میں بکمال اشتیاق
مارہرہ پہنچا اور بعض مخصوصات خاندان برکاتیہ کی آپ سے اجازت چاہی ارشاد فرمایا صاحبزادہ
ابھی وقت نہیں آیا میں کچھ رنجیدہ واپس ہوا تھوڑے عرصہ کے بعد فوراً مارہرہ پہنچا اور حضور نے طلب
فرمایا خاص چیزوں کی اجازت اور خلافت عطا فرمائی ۔

مولوی صوفی عبد الرحمن صاحب مرید و خلیفہ حضرت حافظ عبد العزیز صاحب دہلوی قدس سرہ
اپنا حال فرماتے تھے کہ بعد ختم سلوک حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ مارہرہ
ہوا و سند تکمیل حضرت خاتم الاکابر قدس سرہ سے لاؤ میں مارہرہ حاضر ہوا اور عرض حال کیا و سند
اویسیہ کی اجازت چاہی ارشاد فرمایا کہ چار اربعین یہاں حاضر رہو اس وقت دیکھا جائے گا
میں حاضر رہا اور حسب ہدایات حضور کسب و ورزش اشتغال کرتا رہا چار اربعین کے ختم پر سند
تکمیل و اجازت عامہ و خلافت مرحمت فرمائی ۔

حضرت صاحبزادہ والا منزلت سید شاہ تجمل حسین صاحب شاہجہانپوری دامت برکاتہم جب
پہنچے اور چاہا حضور آقائے اکرم قدس سرہ کے شریک سبق باطن فرما دیئے گئے بعد ختم سلوک

اجازت نامہ وخلافت مرحمت فرمائی۔

اخفا اس ذریعہ کا حاجی رضا خاں صاحب ساکن مارہرہ مرید حضور روایت فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ میں بعد فراغ حج مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مہاجر سے بیعت ہونا چاہا مولوی صاحب نے فرمایا تم نے حضرت شاہ آل رسول صاحب مارہروی سے بیعت کیوں نہ کی وہ حج و زیارت میں اب تک ہمارے ساتھ تھے میں حاضر مارہرہ ہو احال عرض کیا فرمایا مولوی صاحب کو سخت دھوکا ہوا دریافت کرلو فقیر مارہرہ سے باہر نہیں گیا میں نے اصرار کیا کہ مولوی صاحب حضور والا کے جاننے والے ہیں نہایت سچے اور متدین ہیں پورے زمانہ حج کا ساتھ ہے فرمایا خیر اگر تا حیات ہمارے اس راز کو ظاہر نہ کرو مرید ہو جاؤ میں نے عہد کیا اور بیعت ہو گیا بعد وصال حضور اقدس رحمۃ اللہ علیہ حاجی صاحب نے یہ قصہ بیان فرمایا۔

تعلیم شغل میں ہمارے آقا قدس سرہ الانور سے ارشاد فرمایا کہ جب ہم پلنگ پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں یہ کڑیاں ہم کو صاف نظر آتی رہتی ہیں یہ فرما کر ارشاد ہوا کہ ہم ان کو دن بھر دیکھتے ہیں شب کو بھی ایسا خیال بندھ جاتا ہے گویا ہم دیکھ رہے ہیں۔

ظہور اللہ شاہ صاحب خادم خاص حضور اقدس قدس سرہ فرماتے تھے کہ بارہا جاڑوں کی رات میں یہ دیکھا کہ حضور آرام فرما رہے ہیں میں پاؤں داب رہا ہوں کہ پلنگ پہ لحاف رہ گیا میں حیران ہوں اور ہر طرف ڈھونڈتا ہوں تھوڑی دیر میں حضور پھر موجود ہیں میں عرض کرتا حضور کہاں تشریف لے گئے تھے فرماتے میاں تم سو گئے ہو گے یہی خیال بندھ گیا ہم نے کروٹ لے لی ہوگی میں اصرار کرتا حضور میں جاگ رہا ہوں حضور کو سارے پلنگ پر تلاش کر لیا تھا خاموش ہو کر کسی اور بات کا تذکرہ شروع فرما دیتے۔

حضور نے اپنے بھتیجے شاہ محمد باقر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی کی نسبت اپنے نواسہ حضرت شاہ ظہور حیدر رحمۃ اللہ علیہ سے قرار دی تھی لیکن بعض وجوہ سے وہ نسبت قطع ہو کر سادات بلگرام میں ان صاحبزادی کا عقد ہو گیا نکاح کے بعد دولہا کو دلہن کے دیکھنے کی نوبت نہ آئی

اُسی روز انتقال ہوگیا اور پھر اُن صاحبزادی کا عقد شاہزادہ ظہور حیدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا۔
سنہ ۱۲۸۶ ہجری میں حضور رونق افزاے بدایوں ہوئے اور مولوی محمد بخش خاں صاحب صدرالصدور
مرحوم کے مکان پر قیام فرمایا قریب مغرب مدرسہ قادریہ میں حضور کی خبر رونق افروزی پہنچی یہ وہ
وقت ہے کہ حضرت سیف اللہ المسلول مولانا شاہ فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بصارت
ظاہری جاتی رہی ہے اور آپ نے مدرسہ سے اٹھنا قطعاً ترک فرما دیا ہے حضور اقدس
قدس سرہ کی خبر تشریف آوری سُنکر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سلام کو حاضر ہونا ضروری
ہے بعد نماز مغرب عمی مولوی انوارالحق صاحب مرحوم کا ہاتھ تھام کر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ
چلے یہ خادم مدرسہ میں پڑھتا تھا حکماً ساتھ ہوا مولوی محمد بخش خاں صاحب مرحوم کے بیرونی
دروازہ کے اندر پہنچکر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو آواز حقہ کی آئی فوراً رُک گئے اور
فرمایا انوارالحق کیا حضرت اسی مکان میں تشریف فرما ہیں عرض کیا اسی مکان میں ہیں
پھر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب حضور حضرت صاحب اسی مکان میں
تشریف رکھتے ہیں تو یہ حقہ کون پیتا ہے مولوی انوارالحق صاحب مرحوم نے ذرا آگے
بڑھکر جھانکا اور عرض کیا کہ مولوی محمد بخش خاں صاحب حقہ پی رہے ہیں بس کمال اجلال
سے حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی حالت بدل گئی اور فرمایا کہ اولاً مجھکو مولوی صاحب کی
خدمت میں لے چلنا دروازہ اندرونی کے مقابل جو دالان شمال رویہ تھا اُس میں مولوی
صاحب مرحوم لیٹے ہوے حقہ پی رہے تھے کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ یکایک
پہنچے مولوی محمد بخش خاں صاحب مرحوم اُٹھے اور آداب عرض کر کے بقصد قدمبوسی
مولانا کے قدموں پر جھکے لیکن حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے دیکھنے والے جانتے ہیں کہ
وقت جلال کسی کی طاقت نہ تھی کہ روبرو ٹھہر سکے حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک
ٹھوکر سے حقہ پھینکدیا اور فرمایا اللہ اکبر صد الصدوری نے ایسا دماغ خراب کر دیا
کہ حضور حضرت صاحب اسی مکان میں تشریف فرما ہیں اور تم حقہ پی رہے ہو حضور

اقدس قدس سرہ جانب شرق کے کمرہ میں تشریف فرما تھے فوراً باہر نکل آئے اور مولانا رحمۃ اللہ
علیہ سے بطور عذر فرمایا بھائی ان لوگوں نے اجازت دیدی تھی ان کے درد تھا حضرت مولانا
رحمۃ اللہ علیہ بڑھے اور قدمبوس ہوئے اور عرض کیا حضور کی شان تو ظاہر تواضع ہی کا مقتضا تھا
لیکن غلاموں کو حد ادب سے تجاوز کرنا درست نہیں بالعموم عجیب سماں تھا کہ حضور تکمیل
لطف وکرم مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو دوسری جانب متوجہ فرما رہے ہیں اور مولوی محمد بخش خاں صاحب
مرحوم کمال ادب دست بستہ ایستادہ ہیں اور رو رو کر عفو خطا کے مستدعی ہیں آج تمام اقصائے
زمانہ ان باادب حضرات ان ہمدردیوں سے بالکل خالی ہے اسی ادب کی وجہ سے دنیا
بھر کی نعمتیں ان کو مہیا تھیں چند سبق کے پڑھانے والے استاد اور پیرزادہ کا وہ ادب تھا
کہ آج کوئی اپنے باپ یا پیر و مرشد کا وہ ادب نہیں کرتا عجب خوش نصیب باادب جماعت
تھی خدا مغفرت کرے ۔ فقیر پر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے اس ادب سے زیادہ مولوی
صاحب مرحوم کے اخلاص و ادب کا اثر تھا کہ باوجود امارت وثروت کس ادب سے
اس ذلت کو برداشت کیا اور کس طرح سے معافی خواہ تھے بہت مشکل کام تھا اور تمام
امتحان ظاہری بھی دینداری اور ادب کی ہے ۔ مثال ہے حضور اقدس قدس سرہ کو حقہ سے سخت
نفرت تھی لیکن یہ شان کرم وخادم نوازی تھی کہ مولوی محمد بخش خاں صاحب مرحوم کو حقہ کا عادی
جانکر اجازت دیدی ۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی حمیت دیکھئے کہ جس مکان میں حضور
سرور افروز ہوں وہاں حقہ پینا سخت بے ادبی جانتے ہیں پھر حضرت کراہت بھی تھی بلکہ
اپنے وقار دوسروں کی عزت کا مطلق خیال نہیں مولوی محمد بخش خاں صاحب مرحوم کا
تحمل اور استاد و پیرزادہ کا ادب قابل صد ہزار آفرین ہے ۔

مختصر یہ کہ حضرت اپنے اسلاف کے خلف جامع شریعت وطریقت تھے اور تمام مکارم اخلاق سے
متصف تھے ۔ ذوق حدیث شریف سے خاص انس تھا ۔ یہ بھی شان کسر نفسی تھی کہ کسی فن
میں تصنیف کا قصد نہیں فرمایا جب کبھی عرض کیا گیا ارشاد فرمایا متقدمین نے کیا بات چھوڑی

ہے خواہ مخواہ صنعت بنا کیا ضرور ہے صرف ایک مختصر رسالہ شرح مصطلحات حضرات سادہ نقشبندیہ میں تحریر فرمایا تھا جس پر اپنا اسم مبارک لکھنے نہ دیا۔ آخر عہد میں استدعا کی گئی کہ حضور حسب سنت اکابر بطور وصیت نامہ کچھ تحریر فرمادیں ارشاد فرمایا کہ وصیت نامہ کلام پاک کے موجود ہیں پڑھو اور عمل کرو اگر مجبور کرتے ہو لکھو یہ ہمارا وصیت نامہ ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول بس یہی کافی ہے اور اسی میں دین و دنیا کی فلاح ہے۔

شادی آپ کی دختر سید نجیب حسین بن سید ناظم علی سے جن کا نسب اکرم پور ضلع گنڈہ ہوا ہوئی آپ کے تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔

خلف اکبر حضرت شاہ ظہور حسین عرف بڑے میاں رحمۃ اللہ علیہ آپ کا ذکر شریف سلسلہ میں گذارش ہوگا۔ پسر دوم حضرت سید آپ کا طفولیت میں انتقال ہوگیا۔

پسر سوم حضرت شاہ ظہور حسین عرف چھوٹو میاں رحمۃ اللہ علیہ

ولادت شریف آپ کی ۱۲۷۳ھ میں بمقام مارہرہ ہوئی آپ اگرچہ علوم درسیہ کے فارغ التحصیل عالم نہ تھے لیکن بہ برکت صحبت اکابر و ذہانت معلومات ہر فن کے اس قدر وسیع تھے اور طلاقت و شوکت تقریر ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ حضور کے روبرو کوئی عالم وسیع النظر بھی گفتگو کر سکتا تھا انداز بیان کچھ ایسا دلکش تھا کہ سامعین محو ہو جاتے شستگی الفاظ و مضمون روانی طریقہ بیان پر حیرت ہو جاتی سخاوت و فیاضی گو اس خاندان عالیشان کا موروثی حصہ ہے لیکن جیسا انجام ایسا کرم ایسی بخشش عالم کہیں دیکھی نہ سنی ہمیشہ اپنی ضرورت پر اہل حاجت کی حاجت کا زیادہ خیال فرماتے کیسی ہی عمدہ نادر چیز ہو حضور سے اس کے سوال کی ضرورت نہ تھی صرف تعریف کر دینا کافی نہ تھا حضور مرحمت نہ فرمادیں بلکہ با صرار نذر ہیں علاوہ اجازت و خلافت اپنے والد ماجد قدس سرہ کے کہ مولانا شاہ عبد المجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اجازت خاص تھی حضرات مدرسہ قادریہ سے حضور کو ایک خاص خصوصیت تھی

مریدین آپ کے بکثرت ہیں لیکن سوائے صاحبزادوں کے فقیر کے علم میں کوئی خلیفہ ان کا نہیں ہے آپ کی دو شادیاں ہوئیں دونوں زوجہ صاحبزادیاں آپ کے عم محترم حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھیں۔ زوجہ اولی سے ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئے۔ آپ کا ۱۷۔ ربیع الاول شریف سـ۔۔ـہ میں انتقال ہوا اور دالان جنوبی درگاہ معلے میں دفن ہوئے۔

خلف اکبر حضرت سید شاہ ابوالحسن خرقانی عرف میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ولادت آپ کی ۱۲۵۹ھ میں بمقام مارہرہ ہوئی اولوالعزمی و سیرچشمی و خادم نوازی و خوش تقریری میں اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے خلف الصدق تھے بیعت و اجازت اپنے جد امجد حضور خاتم الاکابر قدس سرہ اور خلافت اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے رکھتے تھے حسن خلق انتظام و اہتمام مجالس آپ کے خاص حصہ تھے آپ کی بھی دو شادیاں ہوئیں اول بخانہ سید محمد حید ر صاحب بن سید دلدار حید ر صاحب رحمۃ اللہ علیہما ان کے بطن سے حضرت صاحبزادہ سید علی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ایک صاحبزادی جوان ہوئے لیکن دونوں سے اولاد باقی نہیں۔ دوسری شادی حضور میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دختر حضرت سید محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی ان زوجہ سے ایک صاحبزادہ حضرت سید شاہ برکات حسن عرف پیر برکات دامت برکاتہم موجود ہیں اللہ تعالے ان کو اپنے اسلاف کرام کا نمونہ فرمائے اور علم و عمر و مدارج علیا بخشے۔ آمین۔

حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بتاریخ ۹۔ ماہ رجب ۱۳۱۱ھ بمقام مارہرہ روبرو اپنے والد ماجد کے انتقال ہوا اور درگاہ شریف میں دفن ہوئے۔

صاحبزادی صاحبہ ہمشیرہ حضور میر صاحب رحمۃ اللہ علیہما ہمارے آقا حضور نور قدس سرہ کی زوجہ اولین تھیں بتاریخ ۱۰ ماہ جمادی الثانی شب جمعہ بمقام مارہرہ انتقال ہوا۔

شادی ثانی سے آپ کے صرف ایک صاحبزادہ حضرت سید شاہ مہدی حسن صاحب قبلہ جو

اس وقت سجادہ نشین سجادہ برکاتیہ ہیں موجود ہیں ادام اللہ تعالے ظلال نوالہ علی رؤس لخدام۔
انشا اللہ تعالے بعد تحریر حالات حضور اقدس مرشدی قدس سرہ مختصر کچھ آپ کے حالات
بھی گذارش ہونگے۔ دو صاحبزادیاں حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے بعد دیگرے آپ کے بھانجہ
سید حافظ حسن کو منسوب ہوئیں اور لاولد فوت ہوئیں۔ تیسری صاحبزادی کی شادی سید
محمد حیدر خلف سید ولدار حیدر صاحب سے ہوئی ان کے بطن مبارک سے دو صاحبزادہ سید
حسین حیدر اور شاہ ظہور حیدر صاحب اور ایک صاحبزادی جو ہمارے حضور آقائے نعمت
قدس سرہ کی زوجہ ثانیہ ہیں پیدا ہوئے۔ بوبو صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا بتاریخ ۸ ذوالحجہ ۱۳۱۳ھ بمقام
مکہ معظمہ فوت ہوئیں۔

مریدین وخلفا حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے بکثرت ہیں مشہور خلفا حضور کے یہ ہیں۔

(۱) حضرت صاحبزادہ شاہ ظہور حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ (۲) حضرت صاحبزادہ شاہ ظہور حسین صاحب
رحمۃ اللہ علیہ۔ (۳) حضرت مرشدی شاہ ابو الحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ۔ (۴) حضرت صاحبزادہ
شاہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۵) حضرت شاہ مہدی حسن صاحب دامت برکاتہم۔
(۶) حضرت شاہ محمد صادق صاحب برادر زادہ حضور رحمۃ اللہ علیہا۔ (۷) حضرت شاہ امیر خورشید
ہمشیرہ زادہ حضور رحمۃ اللہ علیہا۔ (۸) حضرت سید حسین حیدر صاحب دامت برکاتہم۔
(۹) قاضی عبد السلام صاحب عباسی بدایونی۔ (۱۰) شاہ احسان اللہ فرشوری بدایونی۔ (۱۱) شکر اللہ خاں
فرشوری بدایونی۔ (۱۲) حافظ حاجی محمد احمد فرشوری بدایونی۔ (۱۳) حاجی فضل رزاق فرشوری بدایونی
(۱۴) حافظ مظہر حسین فرشوری بدایونی۔ (۱۵) حافظ حکیم مجاہد الدین صدیقی بدایونی۔ (۱۶) مفتی محمد اشرف علی صدیقی
بدایونی۔ (۱۷) شیخ منور علی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۱۸) مفتی محمد حسن خاں بریلوی۔
علاوہ ان حضرات کے حضرت شاہ علی حسین اشرفی دامت برکاتہم شاہ تجمل حسین قادری
شاہجہانپوری دامت برکاتہم۔ مولوی عبد الرحمن زید مجدہم۔ مولوی قاضی شمس الاسلام

عباسی و مولوی مجیدی کو بھی آپ نے اجازت و خلافت مرحمت فرمائی تھی ۔

مولوی محمد ضیاء اللہ خاں عباسی بدایونی ثم البریلوی کو بھی تمام اعمال و اذکار خاندانی کی حضور سے اجازت تھی ۔

شجرہ اخلافت حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ

حضرت سیدنا شاہ آل رسول احمدی

سید آل عبا

وصال حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ بتاریخ ۱۸ ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ بمقام مارہرہ ہوا۔ بجانب شمال قرار انور حضور اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دفن ہوئے۔

منقبت

واجب ہے شرع و دل عظمت آل رسول — آل نبی مقتدائے حضرت آل رسول
اچھے میاں سے سلامت ہے کہ تم ہو خلف — عینی و عشقی نما صورت آل رسول
صاحب خلق عظیم ابن کریم و کریم — جود و سخا و عطا عادت آل رسول
در سفر اندر وطن سب سے ہمہ در انجمن — مشرب فنا و بقا صحبت آل رسول
دید ہے اکسیر اثر دار شفا اس کا گھر — دافع رنج و عنا خدمت آل رسول
نور دو چشم نبی نور حسین و علی — والی ولی خدا رتبت آل رسول

قید الم سے چھٹا پایا وصال و لقا
دار فنا سے گیا حضرت آل رسول

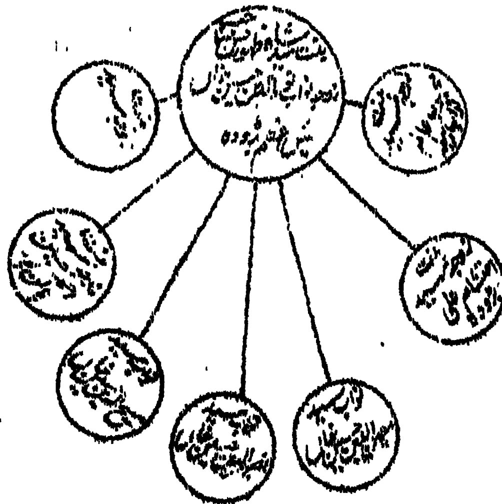
سید السالکین حضرت شاہ سید ظہور حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلف اکبر حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ آپ کا لقب بڑے میاں تھا ۱۲۲۹ھ ہجری میں بمقام مارہرہ پیدا ہوئے اسم شریف تاریخی ہے کنار عاطفت اپنے جد امجد و والد ماجد قدس سرہما میں پرورش پائی اپنے والد ماجد سے بیعت ہوکر سلوک باقاعدہ ختم فرمایا بعد تکمیل حسب الحکم حضور خاتم الاکابر قدس سرہ مولانا شاہ عبد المجید صاحب عثمانی بدایونی آل احمدی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت حاصل کی۔

پہلا عقد آپ کا دختر سید ولدار حسین رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا جو آپ کے حقیقی ماموں تھے ان بی بی صاحبہ سے حضور اقدس حضرت مرشدی شاہ ابو الحسین احمد نوری قدس سرہ اور ایک صاحبزادی جن کا عقد سید نور المصطفی خلف حضرت شاہ غلام محی الدین قدس سرہما سے

ہوا۔ ۱۰ جمادی الاولیٰ سنہ [illegible]ھ کو بی بی صاحبہ مرحومہ کا انتقال بمقام مارہرہ ہوگیا اور آپ سیاحانہ
ملک گجرات کو تشریف لے گئے اور اُس کرامت حضور اقدس اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ
علیہ کا اظہار ہوا جو سابقاً گذارش ہوئی یعنی دوران سیاحت میں آپ بڑودہ پہنچے اور
سپہ سالار افراز علی خاں صاحب مودودی سبزواری رحمۃ اللہ علیہ نے خیر مقدم کے ساتھ اپنی صاحبزادی
آپ کے عقد میں دیں اور آپ نے بڑودہ قیام فرمایا ان بی بی صاحبہ سے دو صاحبزادیاں
پیدا ہوئیں جن کا عقد بھی بڑودہ اور احمد آباد کے نہایت معزز خاندان سادات میں
ہوا ایک صاحبزادی لاولد ہیں اور دوسری کی اولاد امجاد بڑودہ میں سرپرآرائے
ریاست ہے۔ آپ نے ۳۰ برس کی عمر میں ۲۴ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۶۶ھ کو بمقام دھارکا
ضلع احمد آباد انتقال فرمایا مزار شریف دھاری میں ہے۔
ان بی بی صاحبہ کا ۲۳ شوال سنہ [illegible]ھ بمقام بڑودہ انتقال ہوا رحمۃ اللہ علیہا۔

شجرۂ اولاد از زوجہ ثانیہ مغفورہ



الغرض صدمہ کہ یہ نہایت اختصار ذکر نسب اکرم گذارش ہوا ہر بزرگ کے ذکر پر دل چاہتا تھا کچھ اور تفصیل ہو لیکن اصل مقصود میں دیر ہوتی تھی علاوہ بریں بحمد اللہ تعالیٰ نے اس خاندان عالی شان کے اکابر ایسے مشاہیر زمانہ ہیں کہ سیر و تاریخ منقدین ان حضرات کے حالات سے مالامال ہیں بیشتر منتسبان خاندان بڑی بڑی کتابیں صرف ان اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کے مناقب و حالات میں تحریر کر چکے ہیں فقیر حقیر نے تبرکاً اسمائے مبارک حضرات قدست اسرارہم کے ساتھ بعض واقعات کا تذکرہ کیا ہے ورنہ ؎

دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار ٭ گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

میرے بعض احباب اس اختصار کے شاکی ہیں لیکن معذوری ہے حالت سفر اور سخت افکار و مصائب دامنگیر ہیں کوئی سامان جمع و ترتیب کتاب پاس نہیں یہ صرف حضور اقدس کا کرم ہے جو اس خادم ناکارہ کی ہمت افزائی کر رہا ہے ممکن ہے مضامین معروضہ میں کوئی سہو و غلطی ضروری امر کی فرو گذاشت ہوگئی ہو یا بلا قصد کوئی لفظ خلاف شان کسی ممدوح کے قلم سے نکل گیا ہو معاف فرمائیں اور اصلاح مناسب کا مشورہ دیں فقیر حقیر بھی اپنے اکثر برادران طریقت کا شاکی ہے کہ بار بار تحریک پر کچھ مدد نہیں فرمائی اور رسالہ کی حسب دلخواہ تکمیل نہ ہوئی حسبنا اللہ و نعم الوکیل فقیر کو اس ناچیز تحریر سے کوئی فایدہ دنیوی تحسین و آفرین مطلوب نہیں اپنا فرض عقیدت ادا کیا ہے خدا کرے یہ تحریر حضور اقدس دام نور صاحب سجادہ برکاتیہ دامت برکاتہم کی پسند خاطر ہو انشاء اللہ تعالیٰ اگر حیات مستعار باقی ہے حضور سید شاہ میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سے تا حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ حالات ہر بزرگ کے معہ اُن کے خلفا و رفقا کے مفصلاً ترتیب دونگا۔ اس کے بعد شجرہ (؟) کے تمام حضرات کرام کے حالات معروض ہونگے دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ اس خادم کو اس مشقت نجات دے اور توفیق و ہمت عطا فرمائے ہندوستان میں غالباً ایسا کوئی خاندان نہوگا جس میں پچھے بعد دیگرے اسی سلسلہ نسب میں مسلسل بارہ اقطاب ہوں یہ خصوصیت

وشرف خاص سجادہ مارہرہ مطہرہ کو حاصل ہے کہ ایک سلسلہ میں بارہ اقطاب گذرے اور انشاء اللہ
تعالیٰ تا قیام قیامت ہوتے رہیں گے واقف حالات جانتا ہے کہ اس میں مبالغہ اور عقیدت
کا دخل نہیں ہے واقعہ ہے مختصر ہے یہ اس کے متعلق تحریر پیش کروں گا اور اس شجرہ علیہ کا علو و ارتفاع
[illegible] ہر ایک کی شانیں مختلف اور
رنگ جدا [illegible] کا حال گذارش کیا ہے جو مجموعہ کمالات
اسلاف [illegible] ہر بزرگ کی شان [illegible] قدس سرہ
تعالیٰ بسرہ [illegible]

سلاسل و اسناد

سلاسل و اسناد [illegible] رسالہ شریفہ النور والبہاء فی اسانید الحدیث
وسلاسل الاولیاء [illegible] مولد و مدفن تاریخ وفات اکابر درج نہیں امید
ہے کہ اس کمی کو پورا کیا جائیگا [illegible] ہر بزرگ کی سند اور طریقت کا
سلسلہ [illegible] پوری پابندی [illegible] سلاسل گذارش ہونگے جو حضرت سیدنا میر عبدالواحد
بلگرامی قدس سرہ السامی کے ذریعہ سے پہنچے وہ قدیمہ کے انتساب سے موسوم ہیں پھر وہ جو حضرت
سیدنا صاحب البرکات قدس سرہ [illegible] سے پہنچے جدیدہ کہے جاتے ہیں بعدہ وہ سلاسل
جو حضور سیدنا شاہ [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ لائے پھر وہ جو حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ
آل رسول احمدی قدس سرہ سے پہنچے آخر میں وہ سلاسل جو حضور مرشدی قدس سرہ النورانی کے
وسیلہ سے زیادہ ہوئے خاتمہ میں وہ چند سندیں جو اس فقیر کو بوسیلہ حضور اکابر سے ملیں۔

شجرہ قادریہ قدیمہ

نام	مولد	مدفن	تاریخ وفات
حضرت سیدنا ابوالحسین احمد نوری عرف میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۱ رجب ۱۳۲۴ھ

نام	مولد	مدفن	تاریخ وفات
حضرت سید شاہ آل رسول احمدی عرف حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۸- ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ
حضرت سید شاہ آل احمد عرف اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۷- ربیع الاول ۱۲۳۵ھ
حضرت سید شاہ حمزہ عرف بڑے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۴- محرم ۱۱۹۸ھ
حضرت سید شاہ آل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ	بلگرام	مارہرہ	۱۶- رمضان ۱۱۶۴ھ
حضرت سید شاہ برکت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	بلگرام	مارہرہ	۱۰- محرم ۱۱۴۲ھ
حضرت سید شاہ اویس صاحب رحمۃ اللہ علیہ	بلگرام	بلگرام	۲۰- رجب ۱۰۹۷ھ
حضرت سید شاہ عبدالجلیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ	سانڈی	مارہرہ	۸- صفر ۱۰۵۷ھ
حضرت سید میر عبدالواحد صاحب رحمۃ اللہ علیہ	باڑی	بلگرام	۳- رمضان ۱۰۱۷ھ
حضرت سید شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ	اودھ	سکندرآباد	۱۹- شعبان ۹۷۶ھ
حضرت مخدوم سید شاہ صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ	سائیں پور	سائیں پور	۱۴- محرم ۹۴۵ھ
حضرت شیخ سعدالدین عرف شیخ سعد بدھن رحمۃ اللہ علیہ		خیرآباد	۱۵- ربیع الاول ۹۲۲ھ
حضرت شیخ محمد عرف شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ	لکھنؤ	لکھنؤ	۲۳- صفر ۸۷۰ھ
حضرت شیخ سارنگ رحمۃ اللہ علیہ		مجھگواں	۱۶- شوال ۸۴۷ھ
حضرت سید صدرالدین راجو عرف قتال رحمۃ اللہ علیہ		اوچھ	۱۶- جمادی الثانی ۸۲۷ھ
حضرت سید جلال الدین عرف مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ		اوچھ	۱۰- ذی الحجہ ۷۸۵ھ
حضرت شیخ نورالدین علی بن عبداللہ الطواشی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ مجذوب صالح بربری رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ کمال الدین کوفی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ سعدالدین ابن الفتوح البغدادی رحمۃ اللہ علیہ			

نام	مولد	مدفن	تاریخ وفات
حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر محی الدین ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ	گیلان	بغداد	۹ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ھ
حضرت شیخ احمد اسود دینوری رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ		مکہ	۱۴ محرم سنہ ۲۹۹ھ
حضرت شیخ ابوالعباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ ابو عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ			سنہ ۳۳۱ھ
حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲۷ رجب سنہ ۲۹۷ھ
حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۱۳ رمضان سنہ ۲۵۳ھ
حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲ محرم سنہ ۲۰۰ھ
حضرت خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ			۲۸ ربیع الاول سنہ
حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ			۳ ربیع الثانی سنہ
حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ			یکم رجب سنہ ۱۱۰ھ
حضرت مولی المسلمین امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ	مکہ	نجف	۲۱ رمضان المبارک سنہ ۴۰ھ
حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم	مکہ معظمہ	مدینہ منورہ	۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ

شجرہ چشتیہ قادریہ

نام	مولد	مدفن	تاریخ وفات
حضرت سید جلال الدین بخاری معروف مخدوم جہانیاں جہانگشت			۱۰ ذی الحجہ سنہ ۷۸۵ھ
حضرت سید نصیر الدین عرف چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ	اودھ	دہلی	۱۸ رمضان سنہ ۷۵۷ھ
حضرت خواجہ سید شیخ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ	بدایوں	غیاث پور دہلی	۱۸ ربیع الثانی سنہ ۷۲۵ھ

حضرت مخدوم شیخ فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ		پاک پٹن	۵ محرم ۶۶۴ھ
حضرت خواجہ شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ	اوش	دہلی کہنہ	۱۴ ربیع الاول ۶۲۳ھ
حضرت خواجہ خواجگان ولی اللہ شیخ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ	سنجر	اجمیر	۶ رجب ۶۳۲ھ
حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ	ہارون	مکہ	۵ شوال ۶۱۷ھ
حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ		زندانہ	۱۰ رجب ۶۱۲ھ
حضرت خواجہ سید مودود رحمۃ اللہ علیہ		چشت	یکم رجب ۵۲۷ھ
حضرت خواجہ سید محمد رحمۃ اللہ علیہ		چشت	۳ رجب ۴۱۱ھ
حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ		چشت	یکم رجب ۴۵۹ھ
حضرت خواجہ احمد ابدال رحمۃ اللہ علیہ		چشت	یکم جمادی الثانی ۳۵۵ھ
حضرت خواجہ ابواسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ		عکہ	۱۴ ربیع الثانی ۳۲۹ھ
حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ		عکہ	۱۴ محرم ۲۹۹ھ
حضرت خواجہ ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ		بصرہ	۷ شوال ۲۸۷ھ
حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ		بصرہ	۱۴ شوال ۲۷۶ھ
حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ			۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۶۲ھ
حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ		مکہ	۳ ربیع الاول ۱۸۷ھ
حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ		بصرہ	۲۷ صفر ۱۷۷ھ
حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ		بصرہ	یکم رجب ۱۱۰ھ
حضرت مولیٰ المسلمین امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔	مکہ	نجف	۲۱ رمضان ۴۰ھ

شجرۂ سہروردیہ قدیمہ

تا حضرت مخدوم جہانیاں بدستور

حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح بن شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ		ملتان	١٦- رجب ٧٣٥ھ
حضرت شیخ صدر الدین عارف بن شیخ بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ		ملتان	٢٣- ذی الحجہ ٦٨٣ھ
حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ		ملتان	٣٠- ذی الحجہ سنہ ۔ ٧- صفر ٦٦٦ھ
حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	یکم محرم ٦٣٢ھ
حضرت شیخ ضیاء الدین ابی نجیب رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	١٢- جمادی الآخر ٥٦٣ھ
حضرت شیخ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ			٣- رمضان ٥٦٦ھ
حضرت شیخ خواجہ محمد معروف بعمویہ رحمۃ اللہ علیہ			١٥- رجب ٣٤٣ھ
حضرت شیخ ابی العباس احمد اسود دینوری رحمۃ اللہ علیہ		سمرقند	١٠- ذی الحجہ ٣٦٦ھ
حضرت شیخ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ		مکہ	٤- محرم ٢٩٩ھ
حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	٢٧- رجب ٢٩٧ھ
حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	٣- رمضان ٢٥٠ھ
حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	٢- محرم ٢٠٠ھ
حضرت خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	٢٨- ربیع الاول ١٦٠ھ
حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ		بصرہ	٣- ربیع الثانی ١٥٦ھ
حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ			یکم رجب ١١٠ھ
حضرت علی المسلمین امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ	مکہ	نجف	٢١- رمضان ٤٠ھ

شجرہ قادریہ جدیدہ کالپویہ

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۱-رجب ۱۳۲۴ھ
حضرت سید شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۸-ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ
حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۷-ربیع الاول ۱۲۳۵ھ
حضرت سید شاہ حمزہ رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۴-محرم ۱۱۹۸ھ
حضرت سید شاہ آل محمد رحمۃ اللہ علیہ	بلگرام	مارہرہ	۱۶-رمضان ۱۱۶۴ھ
حضرت سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ	بلگرام	مارہرہ	۱۰-محرم ۱۱۴۲ھ
حضرت سید شاہ فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ	کالپی	کالپی	۱۴-ذیقعدہ ۱۱۱۱ھ
حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ	کالپی	کالپی	۱۹-صفر ۱۰۸۴ھ
حضرت سید محمد رحمۃ اللہ علیہ	جالندھر	کالپی	۲۶-شعبان ۱۰۷۱ھ
حضرت شیخ جمال اولیا رحمۃ اللہ علیہ		کوڑا	سلخ رمضان ۱۰۴۷ھ
حضرت قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا رحمۃ اللہ علیہ		نیوتنی	۲۲-رجب ۹۸۹ھ
حضرت نظام الدین قادری عرف شاہ بھکاری رحمۃ اللہ علیہ		کاکوری	۹-ذیقعدہ ۹۸۱ھ
حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ علیہ		دہلی	۵-ربیع الثانی ۹۵۳ھ
حضرت شیخ بہاء الدین شطاری رحمۃ اللہ علیہ		دولت آباد دکن	۱۱-ذی الحجہ ۹۲۱ھ
حضرت سید احمد جیلانی	بغداد	بغداد	۱۹-محرم ۸۵۳ھ
حضرت سید حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ	بغداد	حلب بغداد	۲۶-صفر ۷۸۱ھ یا ۴-شعبان ۸۶۷ھ
حضرت سید موسیٰ قادری رحمۃ اللہ علیہ	بغداد	بغداد	۱۳-رجب ۷۶۳ھ یا ۲۱-شوال
حضرت سید علی قادری رحمۃ اللہ علیہ	بغداد	بغداد	۲۳-شوال ۷۳۹ھ

نام	جائے پیدائش	مزار	تاریخ وصال
حضرت سید محی الدین ابو نصر رحمۃ اللہ علیہ	بغداد	بغداد	۲۲۔ ربیع الاول ۶۵۶ھ
حضرت سید احمد ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ	بغداد	بغداد	۲۰۔ رجب ۶۳۲ھ
حضرت سید تاج الدین عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ	بغداد	بغداد	۶ شوال ۶۲۳ھ
حضور غوث الثقلین سیدنا الشیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	جیلان	بغداد	۹۔ ربیع الثانی ۵۶۱ھ
حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر مخزومی رحمۃ اللہ علیہ			۷ شعبان ۵۱۳ھ یکم محرم
حضرت سید ابو الحسن علی بن سید یوسف قرشی ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ			یکم محرم ۴۸۶ھ ۱۷/
حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ			۳۔ شعبان ۴۳۵ھ یا یکم محرم ۴۴۷ھ
حضرت شیخ عبد الواحد بن شیخ عبد العزیز تمیمی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲۶۔ جمادی الاخری ۴۲۵ھ
حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲۷۔ ذی الحجہ ۳۳۴ھ
حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲۷۔ رجب ۲۹۷ھ
حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۳ رمضان ۲۵۳ھ
حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲۔ محرم ۲۰۰ھ
سیدنا امام علی موسیٰ رضا علیہ السلام	مدینہ	مشہد	۹۔ رمضان ۲۰۳ھ
سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	مدینہ	بغداد	۵۔ رجب ۱۸۳ھ
سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام	مدینہ	مدینہ	۱۵۔ رجب ۱۴۸ھ
سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام	مدینہ	مدینہ	۷۔ ذی الحجہ ۱۱۴ھ
سید الساجدین زین العابدین امام علی علیہ السلام	[illegible]	مدینہ	۱۸۔ محرم ۹۴ھ
سید الشہداء سیدنا امام حسین علیہ السلام	مدینہ	کربلا	۱۰۔ محرم ۶۱ھ
امیر المومنین سیدنا و مولانا علی کرم اللہ وجہہ [illegible]	مکہ	نجف	۲۱۔ رمضان ۴۰ھ

شجرۂ چشتیہ جدیدہ کالپویہ

حضرت شیخ جمال اولیا کوروی رحمۃ اللہ علیہ تک بدستور

حضرت سید جلال رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ			۷۔ صفر
حضرت شیخ سالار بڑھ رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ بہاء الدین جونپوری رحمۃ اللہ علیہ		جونپور	۲۶ رمضان
حضرت شیخ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ			۱۴ ربیع الاول
حضرت شیخ فتح اللہ بدایونی رحمۃ اللہ علیہ		بدایون	۲۸ جمادی الثانی
حضرت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	اودھ	قلعہ دہلی	۲۱ رمضان
باقی بدستور			

شجرۂ سہروردیہ جدیدہ

حضرت شیخ جمال اولیا کوروی رحمۃ اللہ علیہ تک بدستور

حضرت شیخ قیام الدین رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ ادہن رحمۃ اللہ علیہ			۲۔ ذی الحجہ ۹۱۲ھ
حضرت شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ			۱۱۔ ذی الحجہ
حضرت شیخ علاء الدین رحمۃ اللہ علیہ			۲۵ رجب
حضرت شیخ صدر الدین راجو قتال رحمۃ اللہ علیہ		اوچھ	۱۶۔ جمادی الثانی ۹۸۰ھ
حضرت سید مخدوم جہانیان جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ		اوچھ	۱۰۔ محرم ۹۸۵ھ

[illegible]	[illegible]		حضرت [illegible] شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	[illegible]		حضرت [illegible] شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	[illegible]		حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]			حضرت [illegible] شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]			حضرت [illegible] شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]			حضرت شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت خواجہ جنید بغدادی

حضرت خواجہ جنید بغدادی   حضرت خواجہ سری سقطی   حضرت خواجہ معروف کرخی

حضرت خواجہ داؤد طائی   حضرت خواجہ حبیب عجمی   حضرت خواجہ حسن بصری

حضرت امیر المومنین [illegible] علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ [illegible]

شجرہ نقشبندیہ مجددیہ [illegible]

[illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

[illegible]	[illegible]		حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت خواجہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]			حضرت خواجہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ

نام	مقام	وفات
حضرت خواجہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ	[illegible]	[illegible]
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ	[illegible]	[illegible]
حضرت خواجہ امیر سید کلال رحمۃ اللہ علیہ	[illegible]	[illegible]
حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ	[illegible]	[illegible]
حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ	[illegible]	[illegible]
حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ	[illegible]	[illegible]
حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ	[illegible]	[illegible]
حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ	غجدوان	[illegible]
حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	مرو	[illegible]
حضرت شیخ ابو علی فارمدی طوسی رحمۃ اللہ علیہ	طوس	[illegible]
حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ		[illegible]
حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ	خرقان	[illegible]
حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	بسطام	[illegible]

حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام — حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام

حضرت سیدنا امام زین العابدین علی علیہ السلام — حضرت سیدنا سید الشہدا امام حسین علیہ السلام

حضرت سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

شجرہ نقشبندیہ جنیدیہ کالپویہ ابو العلائیہ

حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام تک حسب ذیل

نام			
حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم			
حضرت امام [illegible] سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			

حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر عبد اللہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مکہ	مدینہ	۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ

شجرہ مداریہ جدیدہ کالپویہ

حضرت شیخ جمال اولیا کوڑوی رحمۃ اللہ علیہ تک حسب مذکور

حضرت شیخ قیام الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید جلال عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید اجمل رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ بدیع الدین قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ عبد اللہ شامی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ عبد الاول رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ امین الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر المومنین سیدنا و مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ المقتی		مکن پور	۱۷-۱۸ جمادی الاولی ۸۳۸ھ

علاوہ ان سلاسل مبارکہ کے بہت مضامین مثل حرز یمانی و صحیح حزب البحر وغیرہ و دستور العمل و ادعیہ و اشغال خاندانی و رسالہ عمل معمول حضور صاحب البرکات قدس سرہ بزرگوار کا بھی سے ملا ہے - بعض متفرق مضامین اور اعمال مثل چہل اسما وغیرہ حضور سیدنا شاہ آل احمد صاحب قدس سرہ کے بعض خاص اجازت سے ملے ہیں اور بعض بطریق شغل و اعمال ترتیب دے سکھے حضرت کے سلسلہ قادریہ و حسینیہ [illegible] شیخ محدث عبد الحق دہلوی اور سند حدیث مسلسل بالاولیت درسیہ و اجازت [illegible] باجازت خاص حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہ کو

حضور سیدنا اسد العارفین شاہ حمزہ صاحب قدس سرہ کو پہنچی۔

سلسلہ قادریہ رزاقیہ حمزویہ

حضرت سیدنا شاہ حمزہ صاحب قدس سرہ تک حسب ذیل

نام		مقام	تاریخ وصال
حضرت سید اسمعیل سوہوی بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ			۱۴ ذوالحجہ سنہ
حضرت سید شاہ عبدالرزاق بانسوی رحمۃ اللہ علیہ		بانسہ	۵ شوال ۱۱۳۶ھ
حضرت سید شاہ عبدالصمد خدانما احمدآبادی رحمۃ اللہ علیہ		احمدآباد گجرات	۵ جمادی الاول ۱۱۰۹ھ
حضرت شاہ ہدایت اللہ خدانما رحمۃ اللہ علیہ		کہاچ	۶ جمادی الاول ۱۰۶۵ھ
حضرت سید شاہ حسین خدانما رحمۃ اللہ علیہ		ملتان	۷ محرم ۹۲۹ھ
حضرت سید شاہ امان اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ		دہلی	۲ محرم ۹۱۹ھ
حضرت سید شاہ ابراہیم بہکری رحمۃ اللہ علیہ		بہکر	۲۴ ذیحجہ ۹۱۱ھ
حضرت سید شاہ ابراہیم ملتانی رحمۃ اللہ علیہ		ملتان	۱۲ رجب ۹۰[illegible]ھ
حضرت میران سید بخش فرید بہکری رحمۃ اللہ علیہ		بہکر	۱۶ رمضان ۸۹۵ھ
حضرت سید شاہ بلال قادری رحمۃ اللہ علیہ		دیوتیہ	۴ شعبان ۸۶[illegible]ھ
حضرت میران سید محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ		[illegible]	۲۰ رجب ۸۲۵ھ
حضرت سید شاہ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت سید حسن رحمۃ اللہ علیہ			۱۹ محرم سنہ
حضرت شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ			۲۴ شوال سنہ
حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ			۲۴ شوال سنہ
حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ	والدی	کالپی	۹ محرم ۱۰۶۹ھ
حضرت میر سید محمد کالپوی رحمۃ اللہ علیہ	والد پیر	کالپی	۲۷ شعبان ۱۰۱۰ھ

حضرت [illegible]

حضرت [illegible]

حضرت [illegible]

حضرت [illegible]

حضرت [illegible]

حضرت [illegible]

حضرت شیخ ابو القاسم [illegible]

حضرت شیخ عبد الواحد [illegible]

حضرت شیخ [illegible]

حضرت شیخ عبید اللہ [illegible]

حضرت شیخ [illegible]

حضرت شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ

حضرت [illegible]

حضرت شیخ [illegible]

حضرت [illegible]

حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امیر المؤمنین [illegible]

یہ [illegible] قدس سرہ [illegible]
حضرت [illegible]
[illegible]

شجرہ [illegible]

حضرت [illegible]			
[illegible]			
حضرت [illegible]			
[illegible]			
حضرت [illegible]			
[illegible]			
حضرت [illegible]			[illegible]
حضرت شاہ [illegible]		[illegible]	۵ شوال [illegible]

علاوہ اس کے [illegible]
بلا واسطہ [illegible] قرآن کریم و دلائل الخیرات [illegible]
حدیث و فقہ [illegible] حضرت [illegible]
اپنے استاد [illegible] ۔
بعدہٗ شجرہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
اور بعض [illegible]
قدس سرہٗ سے حاصل ہوئی ۔

شجرہ [illegible]

حضرت [illegible]			

نام			تاریخ
حضرت حافظ شاہ علی حسین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت ملا محمد محمود شاہ مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شاہ غلام حسین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ			۲۳ محرم سنہ
حضرت شاہ دریا خان رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شاہ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شاہ منور الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ			۲ جمادی الثانی سنہ ۱۰
حضرت شاہ دولہ رحمۃ اللہ علیہ			
حضور غوث الثقلین ابو محمد محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ			
حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر مخزومی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ ابوالحسن علی قرشی ہکاری رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت سیدنا امام حسن عسکری علیہ السلام			
حضرت سیدنا امام علی نقی علیہ السلام			
حضرت سیدنا امام محمد تقی علیہ السلام			
حضرت سیدنا امام علی رضا علیہ السلام			
حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام			
حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام			
حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام			

	۔۔	حضرت سیدنا زین العابدین امام علی علیہ السلام
		حضرت سید الشہدا سیدنا امام حسین علیہ السلام
		حضرت سیدنا و مولینا امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

حضور سید العالمین سیدنا و مولینا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ وہ **سلاسل ہیں** جو وقتاً فوقتاً سرکار مارہرہ میں پہنچے اگر صحاح و ادعیہ و قرآن کریم وغیرہ وغیرہ کے
سلاسل بھی معروض ہوں کتاب طول ہو جائے علاوہ بریں بیشتر طبع ہو کر مشتہر ہو چکے ہیں حضور سیدنا شاہ برکت اللہ
صاحب البرکات قدس سرہ کے عہد مبارک سے خاندان قادری ہو گیا بیشتر عام مریدین اسی سلسلہ قادریہ جدیدہ کالپیو
میں مرید کئے جاتے قدیم غلاموں اور صاحبزادگان خاندان یا خاص طالب کو اور سلاسل میں بھی بیعت فرماتے
تمام روش خاندان قادری کی تھی اذکار و اشغال و مراقبات تمام خانوادوں کے معمول تھے اور جدا طریقہ خود حضرات
اکابر مارہرہ نے نہایت قلیل المحنت سریع المنفعت استخراج فرمائے تھے علاوہ انکے عملہائے بابل و فارس و اہل ہند جوگیان
سناسیان بیراگیان وغیرہ وغیرہ سب طالبوں کو ارشاد ہوتے اس آستانہ والا سے کبھی کوئی ناکام نہ جاتا ہر سائل کو حسب مراد
بہرہ موجود تھی جو خاص طریقہ خود حضرات اکابر مارہرہ قدست اسرارہم نے نکالے ہیں وہ عجیب و اثر و سب سے جدا ہیں ـ
دعاؤں کا تذکرہ ضمن بیان سلاسل میں مختصراً گذرا اگر صرف ان دعاؤں کے جو خانوادہ مارہرہ مطہرہ میں موجود ہیں صرف
نام لکھنے کا قصد کروں تو بڑا وقت درکار ہے صرف اتنا گذارش کرنا ضروری ہے کہ بیشتر یہی دعائیں اور خانوادوں میں بھی ہیں لیکن جس
سطوت و شان و حکومت و تصرف سے اجداد مارہرہ قدست اسرارہم ان پر قابض و حاکم تھے وہ کہیں نہیں ہے اور یہ خوبی سلسلہ شدہ
بہ اجازت خاص اکابر کا نتیجہ تھا منجملہ انکے **دعائے سیف الرحمن** قریب قریب سب خانوادوں میں ہے لیکن وہ بدیہی تصرفات و حکومت
جو فقیر نے انکھوں سے دیکھے ہیں کہیں سنے بھی نہیں یا نکات و رموز و اشارات مارہرہ مطہرہ کے جو اس خاندان عالیشان کے خدام کو
معلوم ہیں وہ سب کو نصیب نہیں ہو سکتے روحانی عملہائے روحانی بھی حضرت ہی کی ہیں حالت مرض کیفیت مریض خاصیت دعا خوب جانتے ہیں
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین قابل بیان نہیں کہ ان جلیل اسرار کا تذکرہ یہاں اصل مقصود سمجھا جاتا ہے لہذا اس تفصیل سے صرف نظر
انہیں کے مجلدات میں تفسیر کیا ان تک معروض کر سکتا ہے ۔ آپ حضرات کو ضرور موقعہ نکالنا چاہئے کہ ان اکابر کے
حالات میں [illegible] ہے کچھ [illegible] ہوتی کہ حضرت تحریر کیا بہت خوب ہے

باوجود اختصار کتاب کے دو حصے کر دیے گئے۔ باایں ہمہ فقیر حقیر کو اپنی سب خامیوں کا اعتراف ہے لیکن معاف
فرمائیے یہ زمانہ جیسا مصروفیات و افکار سے بھرا ہوا فقیر پر گذر رہا ہے خدائے تعالیٰ بہتر جانتا ہے میرے بعض حالات
ناگفتہ بہ تھے لیکن صرف اس خیال نے کہ یہ نیک و اسطے فرض عقیدت ادا ہو سبب ہے بعض احبابوں کا شوق بڑھتا ہو
انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد میرے مخلص ساتھی اس کمی کو پورا کر دیں گے اور اب بہ تائید خدائے تعالیٰ کے
فضل پیران کبار کے کرم سے اس ناچیز کو ایسا موقع ملا ہے کہ خود اپنے مقدمات کو شائع کر سکے ان اللہ
علیٰ کل شیء قدیر حصہ اول ختم ہو گیا ہے۔ حصہ دوم میں حضور اقدس مرشدی مولائی سیدی سندی حضرت سید
شاہ ابوالحسین نوری قدس اللہ سرہ الشریف کے حالات ولادت و تعلیم و تربیت اجازت و خلافت عبادت و ریاضت
سیرت و صورت تصرف و کرامت عطاء و ہبات تصنیف و تالیف جیسے بشارات سنت مقال سفر حال عفو و صبر
معاشرت و استقامت مختصر حضور اقدس کے اساتذہ ظاہری و باطنی کے حالات بعض خلفاء کے [illegible] تذکرہ چند مریدین کے
اسمائے سامی کو آپ کے طریقہ سے اتصال ذات گرامی بعض فوائد نصیحت و مبارکات کمال ہی خوب نہیں [illegible] سلوک اکثر
ملفوظات بزرگان گذشتہ و ارادات مذکور ہیں اتنے زیادہ اضافات ہیں حصہ اولیٰ جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے اسکی
فروخت پر حصہ دوم طبع ہوگا جس کی سب کاپیاں لکھی ہوئی تیار ہیں آپ حضرات ایک ایک جلد خرید فرما کر
اس ضعیف کی ہمت افزائی فرمائیں مکمل کتاب کی قیمت آٹھ آنہ رکھی گئی ہے جو حضرات صرف حصہ اول کی قیمت
عطا فرمائیں گے ان سے چھ آنے لئے جائیں گے اور حصہ دوم چھ آنہ کو دیا جائیگا پوری کتاب بارہ آنہ کو ملیگی
فقیر حقیر کو تجارت دنیوی اس سے مقصود نہیں انشاء اللہ تعالیٰ لاگت آ جانے پر کتاب بہت ارزاں بلکہ بلا قیمت
پیش ہوگی اگرچہ یہ کافی مبہم ہو گیا حضور اقدس و انور کی آخری تصنیف جو تمام تر جواہرات اسرار عرفانی سے مملو ہے
اور جو بہت بھاری نعمت ہے شائع ہو کر بلا قیمت عام حضرات خانوادہ برکاتیہ کی خدمت میں ارسال ہوگی اسکا
مسودہ مرتب ہے صرف آپ حضرات کی توجہ کی دیر ہے۔ والسلام

فقیر حقیر غلام شبر قادری برکاتی نوری صدیقی بدایونی

جلد ثانی

مدائح حضور نور

الملقب بہ تنویر العین من کنز مدائح السید ابی الحسین

آغاز حصہ دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ فقیر حقیر کو مقدمہ کتاب سے فراغ حاصل ہوا اور اصل مقصد
شروع کرنے کا وقت آگیا حتی الامکان عاجز نے کوشش کی ہے کہ نسب شریف اور سلاسل کا
حال مختصر ہر طالب کو معلوم ہو جائے گا ہر بزرگ خانوادہ کریمہ کی حال کو دیکھکر آپ اختصار کے
ضرور شاکی ہوں گے اور اس میں شک نہیں کہ ان حضرات کرام کے عجیب کشف و بیان نوازدات
ہیں اور بلا شبہ اس کا ایک معقول ذخیرہ کبھی عاجز کے ذہن میں موجود تھا اور پاس محفوظ ہے
لیکن بضرورت ذکر حالات حضور مرشدی قدس سرہ السرمدی کی اہم بھی اس واسطے کہ پہلے
حضرات کرام نے بڑا اچھا وقت پایا تھا ان کے خدام و عشاق نے ہر کیا ایسے متعلق تصنیفات
کیں اخلاق عادات نسب خرق کرامت علم عطا کوئی بات چھوڑی نہیں جو مستقل کتابوں
میں لکھی ہو۔ اگر آپ کو تفصیل دیکھنا ہے کاشف الاستار دستور العارفین قدس سرہ نیز
خلفائے صاحب برکات گلشن ابرار مولانا ریاض الدین سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ نسب نامہ مآثر الکرام
میر غلام علی آزاد بلگرامی قدس سرہ ہدایت المخلوق حضرت مولانا محمد افضل بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
روضۃ الصفا مولوی محمد اکرام اللہ محشر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ آثار احمدی حکیم محمد عنایت حسین مارہروی
رحمۃ اللہ علیہ تنبیہ المخلوق حکیم سید مجاہد الدین رحمۃ اللہ علیہ شجرہ طیبہ حضرت مولانا شاہ فضل رسول
عثمانی مجیدی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الابرار قاضی محمد عبد السلام بدایونی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ الصحائف
فی حال اہل الکشف و المعارف مولوی محمد عبد الکریم ناردی رحمۃ اللہ علیہ باب القبول فی حال
عترۃ الرسول مولفہ فقیر عاجز ملاحظہ فرمائیے۔

واضح ہو زمانہ کہ اب نام پیری و مریدی کبھی اٹھتا جاتا ہے نہ اخلاص ہے نہ اتباع ہے نہ محبت ہے

ریاضت ہی بیعت توبہ کا نام بیعت ارادت رکھا ہے چند سال سے ضرورت سمجھ کر فقیر نے اپنے چند برادران طریقت سے التجا کی کہ وہ اس کام کو پورا کریں لیکن افسوس کوئی متوجہ نہ ہوا مجبوراً باوجود عدم لیاقت ضعف و پریشانی حالات حضور سنئے اور عاجز کے حق میں دعائے حسن خاتمت فرمائیے۔

صد شکر کہ شعر و ذکر احمد پایا — مدحت کے صلہ میں عین مقصد پایا
تعریف میں نوری کی ہوا ختم کلام — یہ خوب چراغ بہر مرقد پایا

سیر گل کردیم روئے یار یاد آمد مرا — سرو دیدم قامت دلدار یاد آمد مرا
برق دیدم خندۂ دندان نما و ستمش — ابر آمد چشم دریا بار یاد آمد مرا
از خیال ہجر کردم صد فغاں در روز وصل — دیدہ چوں برگل بہ بستم خار یاد آمد مرا
در شب تاریک ہجراں شمع رخسار کسے — از فروغ طالع بیدار یاد آمد مرا
خود تماشا بر درت از رقص بسمل بیدلی است — تا درت دیدیم و از دیدار یاد آمد مرا
درد افزوں باد کا خر خود دوائی درد شد — کاں مسیحائے دل بیمار یاد آمد مرا
ہیں درخشاں ہیں ہزاراں نورہا از ذکر نور — نور دیدم صاحب الانوار یاد آمد مرا

نور حق نور نبی نور علی نوری لقب
بادشاہ و سید و سردار یاد آمد مرا

الباب الاول فی ولادتہ وتعلیمہ تربیتہ وتادیبہ قدس سرہٗ

وفیہ وصلان

الوصل الاول فی تربیتہ وتادبہ قدس سرہٗ

حضرت سراج السالکین نور العارفین سیدی سندی مرشدی ومولائی حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری

الملقب بہ میاں صاحب قدس سرہٗ تاجدار سرکار مارہرہ مقدسہ سادات حسینی زیدی واسطی
بلگرامی مارہروی ہیں منجانب والد ماجد نیز والدہ ماجدہ حضرت سید محمد صغریٰ بلگرامی واسطی
قدس سرہٗ کے بیسویں صاحبزادے ہیں آپ کے آبائے کرام ہر عہد میں سردار و مقتدا
رہے ہیں سنہ ۶۱۴ ہجری میں یہ خاندان بلگرام کو فتح کرکے وہاں رونق افزا ہوا اور جاگیر و عہدہ
و خطابات شاہی سے معزز رہا سنہ ۱۰۱۷ میں میر عبدالجلیل قدس سرہٗ آپ کے جد اکرم صاحب
خدمت و قطب مارہرہ مقرر ہو کر رونق افروز مارہرہ مطہرہ ہوئے۔

ولادت باسعادت حضور اقدس کی بمقام مارہرہ بتاریخ ۱۹۔ ماہ شوال المعظم ۱۲۵۵ ہجری
بروز پنجشنبہ ہوئی اسم شریف تاریخی **مظہر علی** ہے ظل رافت و آغوش عاطفت حضور خاتم الاکابر
اپنے جد اکرم قدس سرہ میں پرورش پائی اور اکتالیس برس کامل صحبت و خدمت حضور میں
فیض حاصل کیا۔ سن شریف ڈھائی برس کا تھا کہ حضور کی والدہ ماجدہ نے رحلت فرمائی۔
اس وقت سے حضور کی جدہ ماجدہ قدست اسرارہا نے تمام کفالت حضور اپنے ذمہ لی۔ ہمارے
حضور اقدس سرہ تنہا دو نور عین ہیں جن کی تربیت اور پرورش میں آپ کے جد اکرم اور جدہ
مکرمہ قدس سرہما میں باوجود کمال محبت و اخلاص اختلاف ہوجاتا حضرت بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ
علیہا تربیت شاہانہ کی کوشش فرماتیں اور حضور خاتم الاکابر قدس سرہ عالمانہ و درویشانہ چاہتے
صرف یہی ایک ذات نوری تھی جن کی تربیت و تکمیل کا تمام اہتمام حضور خاتم الاکابر قدس سرہ نے
خود برداشت فرمایا تھا ہر وقت پیش نظر رکھتے۔ وظائف تلاوت فرماتے ہیں حضور روبرو
ہیں نماز پڑھتے ہیں حضور ساتھ ہیں درگاہ جاتے ہیں آپ ہمراہ ہیں آرام فرماتے ہیں حضور
پاس ہیں شب و روز باتوں باتوں میں تعلیم و تلقین ہو رہی ہے یہاں تک کہ بظاہر کتب
نے گونہ مفارقت چاہی اور حضور ایک جماعت اکابر کی سپرد ہوئے اس وقت جب بھی
حضور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت نگراں تھے۔ بظاہر صورت میں یتیم [illegible] کا بہار تھا
حقیقتاً ایسا جانشین وہ وارث نعمت وہ دولت بنانا تھا حضور اقدس نے قرآن کریم صرف و نحو

فقہ و اصول منطق حدیث تفسیر تک استادوں اور عمدہ عالموں سے پڑھا ساتھ ساتھ درس تصوف و سلوک بھی عرفا سے جاری تھا حضور خود جوہر قابل طبیعت اخذ علوم پر مائل استاد سب کامل مکمل پھر کیا پوچھنا تھا۔

گیارہواں سال تھا کہ حضور اقدس کے والد ماجد نے انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ آپکے جد اکرم نے مجاہدات سلوک ریاضت طریقہ اور خاص خاص ادعیہ خاندانیہ مثل حروف ہجا حزب البحر حیل اسم عزیز یمانی حیدری بانت الخلعت قرتیا برہتی کی دعوات باقاعدہ آپ سے ادا کرائیں اس عاجز کے والد ماجد عمر بار میں مارہرہ مطہرہ میں تھانہ دار تھے اور حضور جد اکرم رحمۃ اللہ علیہما اربعینات کے خاص نگران اور راقم سطور مولوی غلام قنبر صاحب مدظلہم حضور کے ہم درس تھے یہ سب حضرات حضور اقدس کی تعلیم و تربیت و ترقی مدارج کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے اور فرماتے تھے کہ حقیقتاً یہ تکمیل سب سترو پیرورد، تھی جیسا کہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے حالات میں گذارش ہوا ہے کہ حضور کو اپنے اخفائے حال میں خاص اہتمام تھا ورنہ حضور مرشدی قدس سرہ کی تعلیم و تربیت میں اگر کسی بزرگ کو سوائے خاتم الاکابر قدس سرہ دخل تھا حضور قبلہ سید میاں شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہ کو تھا حضور جعفر ثانیا تعلیم فرماتے اور خود حضور اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ تکمیل فرمادیتے تمام استاد حضور کے معترف تھے کہ تعلیم و تعلم بہانہ تھا حضرت خاتم الاکابر قدس سرہ نے کچھ حضور کو بچپن سے ریاضات و پابندی اوقات سے التزام اور دقتوں کو ایسا منضبط فرما دیا تھا کہ آخر وقت تک ریاضت صوم و خلوت و شب بیداری و تہجد تلاوت ذکر عادت کے طور ہو گئے تھے۔ ریاضت شاقہ دیکھکر حضور کی جدہ ماجدہ گھبرا جاتیں اور روکنا چاہتیں لیکن ادھر حضور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ حکم دیتے ادھر حضور اقدس کا شوق کہ جسم بھر کی فرصت ناگوار ہوتی حضور خاتم الاکابر قدس سرہ فرماتے ان کو عیش و آرام سے کیا کام بیکچھ اور ہیں اور ان کو کچھ اور ہونا ہے یہ اقطاب سبعہ میں سے ایک قطب ہیں جن کی

بشارت حضرت بو علی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ بدیع الدین قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ نے دی ہے اور یہی اس سلسلہ بشارت کے خاتم ہیں باتوں میں اسرار غوامض سلوک کچھ اس طرح پر تعلیم ہوتے کہ دوسرا مطلع نہ ہوتا بے شبہ حضور مرشدی قدس سرہ کی فطری قابلیت قابل ہزار ستائش تھی کہ ہر بات سے ایک عمدہ نتیجہ اخذ فرماتے خصوصاً اپنی جد اکرم و پیر و مرشد قدس سرہ کے عادات و اقوال میں نہایت غور فرماتے اور اشارات میں ہدایات کا سبق حاصل فرماتے چونکہ طریقہ تعلیم حضور خاتم الاکابر قدس سرہ معلوم ہو چکا تھا بر تقویت ہر شان میں حضور پیر و مرشد قدس سرہ سے حالات اکابر خاندان خصوصاً حال حضور اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دریافت فرماتے اور مسلک وروش تحقیق فرما کر اس سے متصف ہو جاتے یہ وہی طرز تھی کہ روزانہ حضور امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ حاضر حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر دریافت فرماتے ما الایمان یا رسول اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درجہ بیان فرماتے یہ اس دن میں اس درجہ پر فائز ہو کر دوسرے روز پھر پوچھتے ما الایمان یا رسول اللہ اور درجہ بلند ارشاد ہوتا غرض روزانہ یہی عمل تھا یہ وہی انداز تھا جو حضور مولائے المسلمین امیر المومنین سیدنا و مولانا علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ المقتضی فرماتے ہیں میرا کیا حال پوچھتے ہو جب میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا علم کی تعلیم ہوتی اور جب میں خاموش ہو جاتا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ابتدا فرماتے اور علوم کی تکمیل فرماتے بعینہ یہاں بھی یہی روش تھی کہ نہ حضور مرشدی قدس سرہ کے سوال و طلب تعطش میں کمی ہوتی تھی نہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ تعلیم و تربیت میں توقف فرماتے تھے غرض اکتالیس برس حالت حیات ظاہری اور اٹھائیس برس روحانی طریقہ سے تمام آداب طریقہ سے حضور کی تکمیل فرماتے رہے پھر تمام اکابر خاندان کا پیار اور حضور اچھے میاں صاحب قدس سرہ کا کرم خاص اس پر طرہ تھا جس نے حضور اقدس قدس سرہ کی بیاض اسرار کی زیارت کی ہے یقینی جانتا ہے کہ ارواح طیبہ حضرات سلسلہ خصوصاً آپ کے آبائے کرام قدست اسرارہم ہر وقت اور ہر شان میں حضور

کے معاون تھے یا خود حضور اُن کے اشارہ سے کوئی بات فرماتے تھے یا یہ حضرات منتظر رہتے تھے کہ آپ کچھ فرمائیں اور کام پورا کر دیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ کسی موقع پر ایک راز جو بہزار دشواری معلوم ہوا تھا اس کے متعلق عرض کرونگا حضور خاتم الاکابر قدس سرہ نے بعد تکمیل اجازت عام مرحمت فرمائی نقل اُس کی ثبت ہے۔

نقل سند خلافت واجازت حضور قدس سرہ

اللہ ولا سواہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد والہ اجمعین اما بعد میگوید فقیر حقیر آل رسول احمدی کہ چوں نور دیدہ و سرور سینہ قرۃ عینی و فواد قلبی سید ابوالحسین نوری ملقب بہ میاں صاحب طولعمرہ و زید قدرہ را اجازت سلاسل خمسہ قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ و مداریہ قدیمہ و جدیدہ و قادریہ رزاقیہ و علویہ منامیہ و ہم اجازت جملہ اذکار و اشغال و اوراد معمولہ خاندان برکاتی بہ نہجیکہ فقیر از جناب عمومی و مرشدی و مولائی حضرت سیدہ آل احمد اچھے صاحب افاد اللہ تعالیٰ بر جہانہ و ہم از جناب ابوی و قبلہ گاہی حضرت سیدہ آل برکات عرف ستھرے صاحب نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ اجازت رسیدہ است دادم و مجاز و ماذون گردانیدم ہر کسیکہ ارادہ بیعت نماید و مرید شود اورا داخل سلسلہ عالیہ نمایند و مرید کنند و موافق استعداد او از ذکر شغل و ورد خاندانی مامور سازند والمسئول من اللہ سبحانہٗ الاستقامۃ علی جادۃ اکابر تلک الطریقۃ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

تحریر تاریخ دوازدہم ربیع اول ۱۲۹۶ ہجری نبوی — آل رسول

علاوہ اس سند کے جو خاص خلافت سے متعلق ہے اور جو بروز جشن ولادت حضور سرور عالم

صلی اللہ علیہ وسلم مرحمت ہوئی تھی حضور خاتم الاکابر قدس سرہ نے حضور کو اجازت قرآن
کریم و صحاح ستہ و مصنفات شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و حصن حصین و دلائل الخیرات
و اعمال و ادعیہ و حزب البحر و حدیث مسلسل بالاولیہ و حدیث مسلسل بالاضافہ و مصافحات
اربعہ و مصافحہ و مشابکہ اور تمام علوم کی سندیں جو آپ کو اپنے اساتذہ سے پہنچی تھیں مرحمت فرمائیں
جن میں سے اکثر النور والبہا میں طبع ہو کر مشتہر ہو چکی ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک
بیاض شریف مستحلی حضور میں ارقام ہے۔

درسنہ ۱۲۶۹ دوازدہم ماہ ربیع الاول ایں فقیر مسمی سید ابوالحسین احمد نوری عرف میاں صاحب
بدست حضرت پیر و مرشد جدی شاہ آل رسول احمدی مد ظلہ العالی مرید شد و بار خلافت
مامور شد و شب ہفدہم ماہ مذکور سنہ مذکور پیر و مرشد برحق بر مسند سجادہ نشانیدہ از دست
مبارک خود یک روپیہ نذر گذرانیدند و جائے نشین خود نمودند از ہماں روز فیض باطنی از
پیر و مرشد بقلبم رسید۔

اس زمانہ میں حضور نور النور قدس سرہ میں حرارت ذکر و شغل آثار دعوات ادعیہ سے وہ شان جلال
نمایاں تھی کہ نماز چاشت تک خاص خدام بھی روبرو حاضر ہو سکتے تھے سلب مرض و دفع آسیب
جن میں کسی کد و کوشش کی ضرورت نہ تھی صرف مریض روبرو حاضر ہوا نگاہ کرم پڑی اور
تندرست و صحیح ہو گیا شوال ۱۲۷۵ھ میں دعوت سورہ واقعہ و چہل اسماء حیدری و اسماء اصحاب
کہف و اسم بدوح و حزب البحر اور ۱۲۷۶ھ میں بماہ شعبان عمل سحرہ زرا اور ۱۲۷۵ھ بماہ ذیقعدہ دعوت آیۃ اللہ
اللطیف بجا دہ اور ۱۲۷۷ھ میں سیفی کلاں اور ۱۲۸۰ھ ماہ صفر میں عمل چہار شنبہ اور ۱۲۷۹ھ میں
بشمع قریشا بریتی و تجمہ صلوٰۃ الختام اور ۱۲۸۰ھ ماہ شوال بانت العظمۃ سی دست آیت نور نامم حروف تہجی شامل لطیف
حضور سے ماہ ربیع الثانی ۱۲۸۱ھ بماہ محادل چلہ در نہ روز دعوہ چند ادعیہ داد م چہل اسماء حزب البحر سورہ
مزمل اسم بدوح سبعہ کل اسماء اصحاب کہف آیۃ اللہ اللطیف حیدری دیر و دا ولیہ سورہ واقعہ
طریق خورد و کلاں بماہ محرم الحرام ۱۲۸۲ھ دعوات آباد دعوت چہل اسماء باشر الطہ حیدری و سورہ مزمل

وحزب البحر و آیۃ اللہ لطیف و اسماء اصحاب کہف در عشرہ ادلے داد یم جن اسماء و ادعیہ پر ہمارے حضور قدس سرہ نے بعد ادائے زکوۃ و شرائط حاکمانہ متصرف ہو کر ورد میں داخل فرما لیئے حضور خاتم الاکابر قدس سرہ و اس کو اپنے ورد سے ترک فرما دیئے بظاہر تمام اسماء و ادعیہ خاندانی کی زکوۃ ادا فرمائی لیکن حقیقتاً حروف ہجاء و چہل اسماء حرز یمانی کی زکوۃ کے بعد حضور قدس سرہ کو حکومت عام و تصرف تام حاصل تھا

ایک زمانہ تک پانچ پارہ قرآن کریم کے حزب دلایل الخیرات حزب حصن حصین چہل اسماء کامل حرز یمانی مع ادعیہ ملحقہ سی و سہ آیت الشیخ حزب البحر برہتی واقعہ قرشیہ بانت لعظمت نوونہ نام کبریت احمر حرز قادری صلوٰۃ الختام حیدری سورہ واقعہ سورہ مزمل سورہ یٰسین اسماء اصحاب کہف آیۃ اللہ لطیف بجبادہ اسم بدوح سادہ و باموکل آیہ کریمہ اسم انہ ولی الاجابۃ اسم یا بدیع العجایب اسم اعظم علاوہ اشغال و اوراد معمولہ ورد تھا عمل چہارشنبہ عمل شجرہ زر عمل یا مقلب القلوب خاص خاص اوقات کے وظایف تھے ورد روزانہ اسقدر تھا کہ اچھا تیز پڑھنے والا اس کو شب و روز میں پورا نہ کر سکتا تھا یہ سب حضور اقدس بہت تھوڑے وقت میں پڑھتے اللہ اکبر حضور کے وقت میں کیسی وسعت و برکت تھی کہ نماز و وظایف اوراد و اشغال کے سوا خدام و سائلین کی پرسش حالات خطوط کے جواب مریضوں کی عیادت نقوش و تعویذات کی تحریر قیلولہ و آرام تصنیف و ملاحظ کتب اہل حقوق کی پاسداری حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے دربار کی حاضری معاملات پیش فرمانا اور ہدایات لینا صدہا ہزارہا خدام کے حال پر نظر ان کے معاملات کی کفالت و حمایت انتظام و اہتمام درگاہ معلے مختلف کام روزانہ طے ہوتے تھے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ حضور قدس سرہ نے تنگی وقت کے سبب سے کسی کام کو دوسرے وقت پر محمول فرمایا ہو یا سہو ہو گیا ہو یا کسی کام میں اپنے وقت سے تقدیم یا تاخیر ہو گئی ہو ہر کام بروح شریعت و عین طریقت تھا۔

استغنا اور امرا سے بعد میں حضور صاحب البرکات قدس سرہ کا رنگ تھا۔

تربیت و سلوک میں حضرت استاذ المحققین سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہ کی شان تھی۔
معلومات و وسعت نظر میں حضرت اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہ کا پرتو تھا۔
ایثار و عطا حاجت روائی مخلوق میں حضرت برکات ثانی سیدنا شاہ حقانی قدس سرہ کا انداز تھا۔
تصرف و حکومت میں حضور شمس العارفین سیدنا شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہ کے یادگار تھے
حفظ ورد و مہمان نوازی و سخاوت میں حضور سیدنا شاہ آل برکات ستھرے میاں قدس سرہ کا نمونہ تھے۔

ستر حال و اخفائے کمال و اتباع سنت و اجتناب بدعت میں حضور سیدنا شاہ آل رسول قدس سرہ کے خلف الصدق تھے غرض ذات والا عجب مجموعہ کمالات تھی۔ ہر عادت کریمہ کو جب بنظر غور دیکھا ہے تو اس کی اصل صحیح کتاب و سنت میں ملی ہے دولت اتباع اکابر سے مالا مال لیکن محققانہ نہ مقلدانہ حقیقتاً وارث حقیقی سجادہ برکاتیہ اور حضور غوثیت قدسنا اللہ بسرہ العزیز کے سچے شیدائی اور کسوت فقر میں سریر آرائے شاہنشاہی تھے حضور کے حالات کرامات خرق عادات حسن خلق سخاوت عطا سطوت و وقار رضا و ترک اختیار علم و مروت شجاعت و فتوت علم شریعت کسب طریقت کمال معرفت ستر حقیقت کا بیان مجھ عاجز کی طاقت تحریر سے باہر ہے بڑے بڑے خدام ذوی الاحترام جو درجہ کاملیت سے ترقی پا کر مقام تکمیلیت پر فائز ہو چکے حضور اقدس کے مرتبہ رفیعہ کے پہچاننے میں معترف بقصور ہیں جو حضرات طریقہ سلوک سے آشنا اور اس ذائقہ کے لذت گیر ہیں ان سے پوچھیے فقیر حقیر بعض واقعات صحیحہ کی تحریر سے اشارہ کریگا کہ حضور اقدس کی شان کریم کیا تھی اور اپنے اکابر قدست اسرارہم سے کس قدر مناسبت اور اپنے مرشد برحق قدس سرہ سے کتنا تعلق اور سرکار ابد قرار سیدنا غوث الاعظم قدسنا اللہ بسرہ العزیز میں کس درجہ فنائیت و محویت تھی اور سب طریقہ عالیہ قادریہ [illegible] آپ [illegible]

باللہ التعلیم جو اصحاب حضور اقدس قدس سرہ کے معمول اور حضور میں جمع تھے۔
بالاختصار بعض آداب طریقہ عالیہ قادریہ اور حضور اقدس سرہ کا آن سے اتصاف اور
اس کے متعلق چند واقعات گذارش ہوتے ہیں اس میں دو فایدے ہیں ایک آداب
طریقہ سے اپنے بھائیوں کو مطلع کرنا۔ ثانیاً حضور اقدس میں آن کا اظہار
منجملہ آداب طریقہ صرف ۹۶ آداب بیشمار عمر حضور اقدس سے سنے اور شان قضائی الغوث
ملاحظہ فرمایئے۔

ادب اوّل پوری کوشش سے التزام ظاہر شریعت

اس کا ظہور جس طرح ہمارے آقا قدس سرہ میں تھا اس وقت کے اکثر مشایخ اس سے
محروم ہیں عبادات و عادات میں مستحبات تک کبھی حضور سے ترک نہ ہوتے بدعات و شبہات
و رسوم مروجہ مشایخ عصر سے احتراز قطعی فرماتے وقت بیعت کبھی مریدہ کا ہاتھ نہ چھوتے
برو برو آنے کی اجازت نہ دیتے آیات و اسما الکعبہ چراغ میں جلانے کی اجازت نہ ملتی
فلیتہ میں عبارت نہ ہوتی صرف اعداد تحریر فرماتے کہ احراق حروف ممنوع ہے سوائے
چند ادعیہ سریانیہ کے جن کے معانی معلوم ہیں اور ادعیہ سے جن کے معانی معلوم نہ ہوں
ممانعت فرماتے بعض نقوش جو مشایخ عال نے خون سے لکھنا تجویز کیے ہیں آن کو مشک
زعفران کے سوا کبھی خون سے نہ لکھنے دیتے وہ اعمال جو مضرت مخالف کے واسطے ہیں
اس طور پر مرحمت فرماتے کہ اولاً کسی عالم متدین سے استفتا کرو کہ فلاں سبب سے وہ شخص
کسی سزا کا مستحق ہے یا نہیں اگر ہے بقدر اسی سزا کے آس کو مضرت جو حقیقتاً وضع مضرت
ہے پہنچا سکتی ہو پھر بھی بہتر یہی ہے کہ ظالم کے ظلم پر صبر کرو خدائے تعالے تمہارے ہی بھارے
ساتھ ہوگا اور ظالم سے انتقام لیگا کسی خسیس متاع دنیوی کے نقصان میں صبر ہی دکا ہے
البتہ ہتک حرمت شریعت پر حسب جرم انتقام ضروری ہے ارشاد فرماتے فقر اخذ ام

مخلوق و بندہ حقیقی خالق ہیں یہ ایذا رساں نہیں ہوتے جو خدام علم ظاہر سے آراستہ نہ ہوتے
اُن کو ترغیب دیتے اور فرماتے کہ پہلے علم دین سیکھیے اس راہ طریقت کا جاننا اس پر سلوک
سخت دشوار ہے۔ اب وہ حضرات اکابر قدست اسرارہم کہاں ہیں جو طالب کو ایک نظر میں
ظاہر و باطن کی تسکین بخشتے ہیں اور تکمیل کلی کر دیں سادات کرام کی تعظیم خدمت علما کا احترام
فقرا بے سلوک اہل حاجات کی حاجت برآری یتیموں پر شفقت مفلسوں پر عطا فقرا کی پاسداری
یہ سب اسی شجرہ عالیہ کی شاخیں تھیں مذہباً حنفی منصب مشرباً نیز قادری تھے اکابر سلسلہ و بانیان
بکمال ادب یاد فرماتے اور ظاہر شریعت پر استقامت کو لازمی ارشاد فرماتے حضور شیخ فریدالدین
گنج شکر قدس سرہ الانور کا قول نقل فرماتے کہ عارف زلت سے گر کر طریقت میں اور طریقت
طریقت سے گر کر شریعت میں آجاتا ہے جو شریعت سے گریگا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے یہ بالکل
درست اور سچا ارشاد ہے اسی اشتباہ سے کمال شریعت کو طریقت کہتے ہیں اہل طریقت معاصی
سے ایسے بھاگتے ہیں جیسے عامی منکرات سے علما اہل تقویٰ سے ہیں عرفا اہل ورع یہ بات
غلط ہے کہ طریقت شریعت سے جدا یا اس کے خلاف ہے اہل شریعت کا وصول اگرچہ دیر
میں ہوتا ہے لیکن یہ شاہ راہ نہایت صاف سیدھی اور خطرات سے محفوظ ہے اور شیخین
رضی اللہ عنہما کی راہ ہے راہ طریقت نہایت پیچدار اور مشکل ہزاروں خطروں پر شامل ہے
اس میں بلا دستگیری مرشد کامل راہ یابی دشوار ہے اور یہ حضور مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا
طریقہ ہے اس میں بہ رہبری مرشد کامل اور اتباع سالک وصول جلد ہوتا ہے معاملات
میں حضور اقدس قدس سرہ کا سا اتباع شریعت کہیں دیکھا ہی نہیں۔

ادب دوم قرآن و حدیث پر پورا عمل یہ اسی کا جلوہ تھا کہ طالبوں کو
تکلیف سے بچاتے اور ان کے واسطے آسان اور بقدر طاقت ریاضت و محنت کا حکم فرماتے
بعض قیود مشایخ پر جو مخالفین کے اعتراض ہوتے ان کے حقائق ظاہر فرما دیتے مثلاً خلوت
ترک حیوانات قبول نذر ارشاد ہوتا جس قدر صحبت عوام اور اہل دنیا سے ہوگی غفلت

اور نکرت زیادہ ہوگی یہ سفر سالک مجرد ہے لہذا خلوت جو جمع خیالات کا موقع ہے ضروری
ہے۔ ترک حیوانات کی یہ ضرورت ہے کہ سالک مدارج عامہ انسانیہ سے ترقی کر کے
صفات ملکوتی سے اتصاف چاہتا ہے اور گوشت وغیرہ قتل ذی روح اور خونریزی سے
حاصل ہوتے ہیں اور مادہ حیوانیت جسم میں بڑھاتے ہیں لہذا ترک اولے جسقدر ملکہ ہے
ترک اکل دوام ذکر طہارت عبادت وحدت خیال میں مناسبت پیدا کی جائے گی جلد
ترقی مدارج ہوگی ملک طبعاً مادہ قتل وخونریزی سے متنفر ہیں پہلا الزام جو خلافت انسانی میں
پیش ہوا تھا یہی تھا یسفک الدماء یہ تو خونریزی کریگا اسی طرح اکل وشرب کی بھی ان کو
احتیاج نہیں لیکن انسان ترک مطلق رزق سے ممنوع ہے لہذا بقدر طاقت عبادت وحفظ
زندگی کھانا ضروری ہے تنہا فاقہ عبادت نہیں لہذا روزہ رکھے اور افطار کرے کہ ثواب صبر
وشکر وعبادت ایک ساتھ حاصل ہو لیکن یہ خیال رہے کہ ایسی ریاضت جن سے قوت
روحی سلب یا کم ہو جائے رہبانیت ہیں جن سے اسلام وہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہم کو منع فرمایا ہے ہر ختم چلہ پر ایک بار گوشت ضرور کھالے ارشاد حضور مرتضوی کرم اللہ وجہہ
ہے کہ چالیس روز گوشت پر مداومت قساوت پیدا کرتی ہے اور چالیس روز سے زیادہ
گوشت کا ترک رہبانیت کی شان ہے غریب مریدین جو صاحب عیال ہوتے ان کو چلہ
کشی سے ممانعت فرماتے ارشاد ہوتا کہ قوت حلال عیال کے واسطے بہم پہنچانا اور پنجگانہ نماز
نماز و وظائف سے موظف رہنا صیام الدہر وخلوات وچلہ سے زیادہ مفید ہے بعض خدام
کے سوال پر بطور تحقیق مسئلہ نذور کی بابت ارشاد فرمایا کہ فقرا الی اللہ کے دو طریق ہیں بعضوں نے
متاع دنیا اور اہل دنیا سے اعراض قطعی فرمایا اور ان میں اکثر وہ ہیں جو ہنوز مرتبہ رفیعہ تکمیل پر
فایز نہیں ہیں اور سالک شایبہ نفس ان میں باقی ہی الا ماشاء اللہ دوسرے حضرات نے
لا رد ولا کد مسلک اختیار فرمایا نہ اس کی خواہش وطلب ہے نہ کسی اخلاص سے
پیش کرنے والے کی دلشکنی منظور ہے آخر انکار ورد سے غرض نفس شکنی تھی وہ اکثر اسی پیا

حاصل ہے کہ اپنے محتاج ایسے اللہ مانے اور رزق حلال جو مولے تعالے نے بلا سوال جاری
فرمایا ہے اس کو قبول کرے اور اپنے عجز غنا کو توڑنا گوارا کر کے دوسروں کی دل شکنی کا باعث
نہ ہو اس کی اصل صحیح قرآن کریم سے ثابت پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ میں ارشاد ہوتا ہے یا ایہا الذین
امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقۃ ذلک خیر لکم
واطہر فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم ارشاد ہوتا ہے اے ایمان والو جب
تم حضور رسالت میں حاضر آؤ تو خالی ہاتھ نہ آیا کرو کچھ نذر و ہدیہ لیکر آؤ یہ تمہارے واسطے
بہت بہتر اور تمہارے مالوں میں برکت دینے والی بات ہے اگر تم میں مقدرت نہ ہو تو معافی
ہے گویا صاحبان مال و دولت کو حکم ہوتا ہے کہ تم نذر و ہدایا پیش کش کرو
نہ اس ضرورت سے کہ ہمارے رسول کو اس کی ضرورت ہے بلکہ اس
نذر سے چند فائدے ہیں تمہارے مالوں کی طہارت ہوگی غربا و مساکین کی کفالت ہوگی
اسے غربا مال نہ ہو تو بھی حاضری سے تمہاری جانوں کی طہارت اور خطاؤں کی معافی ہے
یہ طریقہ نذر و ہدیہ حسب حکم خداوندی و سنت نبوی کہ ارشاد ہوتا ہے تہادوا تحابوا
آپس میں تحفہ و ہدیہ دیا کرو تاکہ دوستی و اخلاص و محبت باہمی بڑھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
میں جاری تھا اور یہ سنت ہے اگر نیت درست بغرض اتباع سنت نذر دیگا پایگا ثواب
پائے گا غرض حصول مال و جمع زر نہ ہو پھر اس میں اور چند فائدے ہیں جو لوگ عادتاً خیر سے غافل
ہیں اور بھلائیہ اسرافات ناجائز میں مبتلا ایک شخص کو با خدا متوکل بزرگ جانکر کچھ پیشکش کرتے
ہیں قبول کرنے میں ان لوگوں کو محبت اہل اللہ سے بڑھتی ہے اور یہ گاہ بیگاہ حاضر دربار
ہوا کرتے ہیں اور حسب فرمان ہم القوم لا یشقی جلیسہم یہ فقراء وہ جماعت ہیں
جن کے پاس حاضر ہونے والا بھی محروم برکات نہیں رہتا اور یہ بڑی نعمت ہے کہ فائدہ
سے خالی نہیں ثانیاً یہ لینے والا اس مال کو مستحقین اور اہل حاجات کو پہنچاتا ہے خود ثواب
میں شامل اور نذر دینے والے کے لئے اضعاف اجر ہوتا ہے ثالثاً اکثر اہل دنیا محب اموال

ہیں جب وہ کسی بزرگ مشائخ عالم کو بن لیتے ہیں کی وہ نذر لیتا ہے بسبب بخل اور محبت مال کے ان سے بچتے اور آن کے وقت عزیز کو مشوش نہیں کرتے اور یہ بھی بڑی نعمت ہے۔ غرض مسلک صحیح یہی ہے کہ ضروریات جسمانی کا بھی سوال نہ کرے اگر بلا سوال کوئی شخص نذر و ہدیہ پیش کرے اور مال حرام قطعی نہ ہو قبول کرے اگر خود ضرورت مند ہے صرف کرے ورنہ مستحق کو پہنچا دے جمع نہ کرے انکار محض میں معاتب ہوگا۔ ایک درویش حضور سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہ کے مرید آنولہ ضلع بریلی میں رہتے تھے اور متوکل تھے اتفاقاً حضور خاتم الاکابر جدی و مرشدی شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ آنولہ تشریف فرما ہوئے اور شاہ صاحب ممدوح سے ملے اسی وقت ایک شخص نے بلا سوال ایک تہمدان درویش صاحب کی نذر کیا جو درویش صاحب نے بکمال غصہ رد فرمادیا حضور خاتم الاکابر قدس سرہ نے ارشاد فرمایا اے درویش ایک مسلمان بغیر سوال ہدیہ پیش کرتا ہے فوراً لے لے اگر ضرورت ہے رکھ ورنہ کسی اہل حاجت کو دیدے مگر شاہ صاحب نے قبول نہ کیا آپ متقی تھے باوجود توکل و ترک علائق ہمیشہ دیکھا کہ شاہ صاحب ہر شخص سے سوال تہمد کرتے اور باوجود ضرورت شدید رجوع خلق آن کو تہمد میسر نہیں آتا تھا۔

ادب سوم۔ طریقۂ سلوک پر سلوک

رسالہ شریفہ سراج العوارف فی الوصایا والمعارف کے لوراللہ سلوک میں بعد نقل رسالہ عمل معمول مصنفہ حضور سیدنا میر سید محمد کالپوی قدس سرہ ایک معمول یومیہ بیان فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ یہ فقیر نو برس کی عمر سے دس سال تک پابند ان اوقات کا رہا ہے۔

مواضع بدایوں میں ایک قوم نو مسلم چودھری کے لقب سے موسوم ہیں ان کے مورث اعلیٰ ایک بزرگ شیخ صلاح الدین بلرامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر مسلمان ہو کر مرید ہوئے شیخ نے [illegible] اور [illegible] مرید ہیں اس فقیر صاحب نے [illegible] دیکھا کہ [illegible]

[illegible]

مرید ہو بیعت توبہ ہر مسلمان دیندار کے ہاتھ پر کرسکتے ہو لیکن بیعت ارادت کی ضرورت نہیں
وہی کافی ہے دونوں ارکان بیعت ایجاب وقبول موجود ہیں پھر دوسری بیعت سے کیا فائدہ
البتہ وہ حضرات جو ایسے شیوخ سے بیعت ہیں جو اپنا انتساب کسی صاحب مزار سے رکھتے
تھے جب حاضر ہوتے حضور ان کو مرید فرما لیتے اور ارشاد ہوتا کہ فیضیاب ہونا مسلم لیکن یہاں
ایک رکن بیعت جو ایجاب ہے مفقود ہے صرف ایک رکن سے بیعت بیعت صحیح نہیں وہ
فیوض وبرکات جو اکابر اولیاء اللہ کے مزارات مقدسہ سے حاصل ہوتے ہیں متعدیہ نہیں
ہوتے اور ان فیوض والا سلسلہ بیعت وارشاد جاری نہیں کرسکتا اسی طرح ان مشایخ کے
مریدین کو جو باوجود صحت سلسلہ بیعت اپنے شیخ سے اجازت وخلافت نہیں رکھتے بلا عذر مرید فرما لیتے
ان مریدین کی نسبت جو شیخ کے ہاتھ پر بیعت کو آمادہ ہو جاتے ہیں افسوس فرماتے اور ارشاد
ہوتا کہ یہ علامت حرمان ہے اس کے متعلق بیاض اسراریہ میں ارشاد فرماتے ہیں حاصل
بیعت فنا ہوتے ست از اوصاف بشریت وماسوے اللہ وبقاے

وحیانیست جاودانی با حق سبحانہ وتعالے پس بیعت ثانی چرا
جایز باشد یعنی بعد مردن زندہ شدن محال است پس بیعت ثانیہ
ہم محال الیضاً دیگر بشنو بیعت عقدے وبیعے وعہدیست استوار

پس بعد میثاق کامل بلا ضرورت تکرار وتجدید وفسخ وابطال محال
ومتعذر است

البتہ بعد کسب طریقہ یا ہدایت اگر حوصلہ وسیع ہو اور ایک جگہ سے سیری نہ ہوسکے اخذ فیض کی

دوسری جگہ سے اجازت ہے لیکن پھر بھی نقصان ہے کیا اس کے شیوخ سلسلہ میں کوئی ایسا نہ تھا کہ تکمیل کر دیتا بیشتر ایسے لوگ نعمت سے محروم رہجاتے ہیں بیعت ارادت کے واسطے ایک شیخ کافی ہے متقدمین میں جو ایسی مثالیں ہیں اُن کے اسباب اور تھے وہ خاص اشاروں حکموں پہ مبنی تھیں آج کل جو طالب ہیں کسی ایک شیخ طریقہ سے کسب سلوک میں تکمیل نہیں کرتے اور دوسروں سے استفادہ کرتے ہیں ان برکات بیعت سے حصہ نہیں ملتا بحث تفصیلی اس کی رسالہ سراج العوارف کے صفحہ ۔ پر درج ہے جن حضرات نے اعمال و افعال اکابر متقدمین کتابوں میں دیکھے ہیں اور طریقہ سلوک سے واقف ہیں اقرار کرتے ہیں کہ سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا یہی طریقہ اور روش سلوک تھی جو حضور قدس سرہ کا معمول تھا پابندی و التزام اوقات اور استقامت کا یہ حال تھا کہ آخر عمر میں باوجود ضعف و نقاہت کثرت شکایات و امراض کبھی کسی عادت و عبادت میں فرق نہ آتا ۔ ظلم کے مقابلہ میں کرم خطا کے صلہ میں عفو مغفرت کے بدلہ میں منفعت عادت کریمہ تھی صاحبزادہ حکیم سید آل حسین صاحب روایت فرماتے ہیں کہ سالہا سال حضور اقدس کا معمول رہا جب کسی دوسری جگہ کھانا کھاتے فوراً قے کر دیتے اور یہ غالباً اسی وجہ سے تھا کہ عام لوگوں کا کھانا مشتبہ ہے ۔ رسالہ شریفہ سراج العوارف فی الوصایا والمعارف کے لمعہ البہ سلوک کو دیکھئے کہ حضور کے سلوک کا پتہ چلے ایک جگہ فرماتے ہیں بہ برکت توجہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ ایک خادم کی سیر الی اللہ ختم ہوئی عجب ایک بیہوشی اُس پہ طاری ہوئی کہ ہے روتا کبھی ہنستا لیکن وقت ترقی تک برزخ شیخ بہ رفت و ہر آن اُس کے روبرو اور تسکین و تسلی بخش تھا ایک مقام پر ارقام فرماتے ہیں مریدین حضور خاتم الاکابر قدس سرہ میں ہم اُس شخص کو جانتے ہیں کہ وہ بنتیجہ شغل میں اپنے جسد کو بے روح معاینہ کرتا اور فلاں شغل کے زمانہ میں اُس کو عالم ناسوت اسقدر تنگ و مختصر نظر آتا کہ اگر چاہے ایک مشت و دست میں لے لے یہ خود واقعات حضور اکرم قدس سرہ ہیں جو بوجہ اخفاء مستور جو ہمیشہ

عادت شریف تھی دوسروں کے نام سے تحریر ہوا ایسے تذکروں میں ناآشنا خدام سمجھ لیتے
تھے کہ یہ غیروں کے واقعات نہیں ہیں یہ خود حضور اپنا تذکرہ فرما رہے ہیں اہلِ بیت خانوادہ
کریمہ کا داب مستمرہ ہے۔

ادب چہارم۔ مذہب اہلسنت وجماعت کا اعتقاد

مسائل اعتقادیہ میں حضور اقدس سرہ کے رسائل موجود ہیں۔ تحصیل مصطفیٰ فی عقائد
ارباب الاصطفیٰ خاص اعتقادات ضروریہ اہلسنت میں تصنیف فرما کر طبع و تقسیم فرمایا
جس وقت بدایوں و بریلی کے بعض خدام سلسلہ علیہ برکاتیہ میں تفضیل مرتضوی کا فتنہ اٹھا
حضور اقدس قدس سرہ نے علاوہ ہدایات زبانی و بعض مختصر تحریرات کے ایک رسالہ
نافعہ دلیل الیقین من کلمات العارفین تصنیف فرما کر طبع اور مشتہر فرمایا اور اقوال عقائد حضرات
مشائخ جمع فرما کر دکھایا کہ تمام صوفیہ صافیہ مذہب اہلسنت کے پابند ہیں اور یہ غلط ہے کہ
صوفیہ کرام کا مسلک خلاف علماء ظاہر ہے تفضیلی حضرات کے ابطال میں اپنا اور اپنے آبا کا عقیدہ
آپکے اسلاف کرام قدست اسرارہم کے خلاف ہے حضور قدس سرہ نے ایک اعلان شائع فرمایا
جو بعض رسائل کے آخر میں اس وقت بھی شائع ہوا۔ یہاں بھی اس کی نقل درج کی جاتی ہے
الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على رسوله سيدنا
محمد وآله واصحابه اجمعين۔ اما بعد فقیر حقیر سید ابوالحسین احمد نوری الملقب بمیاں
صاحب قادری برکاتی مجددی کافۂ اہل اسلام و خصوص مریدان خاندان و مریدان
ذات خاص سے خطاب کرتا ہے کہ عقیدہ اس فقیر کا اور اسلاف فقیر کا اور اساتذہ فقیر کا وہی
ہے کہ جس کو فقیر نے سروپا تحصیل مصطفیٰ اور دلیل الیقین میں ظاہر کر چکا اب جو صاحب کہ خلاف
اس کے ہوں ان سے فقیر بری ہے اور وہ فقیر سے بری ہیں وما علینا الا البلاغ
تحریر ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ من مقام گجرات شدہ
تبلیغ میں مصروف ہوا حضور قدس سرہ نے اقوال صوفیہ کرام سے ایک رسالہ مرتب فرمایا

جس کا نام تحقیق التراویح ہے۔ سراج العوارف فی الوصایا والمعارف کا لمحہ ثانیہ عقاید اہلسنت قابل زیارت و حفظ ہے ارشاد فرماتے ہیں واجب اول تصحیح عقاید مطابق مذہب اہلسنت و جماعت آمد کہ حق منحصر دران است بعزت و جلال خداوندی کہ ما و مشایخ ما و سایر اولیائے کرام در ظاہر و باطن و خلوت و جلوت ہم بر مذہب اہلسنت و جماعت بودہ اند و ہستند و خواہند بود ہم برین زیسیم و ہم برین میریم و ہم برین بر انگیختہ شویم انشاء اللہ تعالیٰ الخصاء

ادب پنجم ریاضت نفس

ریاضت کا یہ حال تھا کہ حضور سن مبارک سات سال سے زیادہ نہ تھا کہ حسب الحکم خاتم الاکابر قدس سرہ آپ صوم و خلوت و ذکر و اشغال میں مصروف تھے اور اٹھارہ سال تک کی جلالی و جمالی و خلوات میں رہے اور سلوک باقاعدہ ختم فرما کر فنائے معنوی سے بقائے حقیقی تک فائز ہوئے۔ سالہا سال تمام شب اشغال میں گذریں بعد تکمیل بھی التزام عبادات جو اشد ریاضات ہے حضور میں عجب شان سے تھا۔

ادب ششم صبر

حضور کے صاحبزادہ جن کا نام پاک سید محی الدین جیلانی تھا صغر سن میں انتقال فرما گئے آخر عمر تک کبھی شکوہ و افسوس سنا ہی نہیں بعض خدام کی دعا پر کہ اللہ تعالےٰ ہم کو وارث سجادہ عطا فرمائے ارشاد فرمایا کہ خانوادہ برکاتیہ میں اکثر بعد سجادہ نشینی اولاد نہیں ہوتی اگر اتفاقیہ ہو زندہ نہیں رہتی اور بہ بیعت اضطراری ہے دعا کرو کہ خدائے تعالےٰ فیضان خاندان برکاتیہ قایم رکھے اور وارث فیوض روحانی ہوتے رہیں ہمارے بہت بیٹے ہیں۔

ایک بار شب جمعہ عارض ہو گئی یہ خادم حاضر تھا نہایت فرحت و سرور سے ارشاد فرمایا کہ
تمام اذکار و اشغال سلوک سے مقصود ایک حرارت قلب کو پہنچانا ہے یہ بلا محنت بخار میں
حاصل ہے پھر اس کو برا کیوں کہیں اور اس نعمت کا شکرانہ کیوں ادا نہ کریں تمامی کو بخار
میں ہے باں اور سالک کو مکاشفہ ہوتا ہے یہ کمال صبر و رضا ہے شدت مرض میں سوائے
افسوس ترک مسجد کبھی شکایت مرض نہ فرماتے ارشاد ہوتا کہ صحت و مرض دونوں محکوم ہیں
ان میں کچھ فرق نہیں خدا تعالےٰ مرض عصیاں اور افلاس ایمان سے بچائے۔

ادب ہفتم بلاؤں پر تحمل

حضور اقدس قدس سرہ کے والدین کا انتقال حضور کے صغر سن میں ہو گیا حضور خاتم الاکا
قدس سرہ آپ کے جد اکرم کی وفات پر باوجود مدارات بعض حضرات نے سخت حملے کیے
اور کوشش کی کہ حضور اقدس اور آپ کے عم مکرم میں منافشات پیدا ہو جائیں لیکن حضور
قدس نے صدمات برداشت کیے اور حفظ مراتب اور ایثار میں کمی نہ فرمائی سخت تکلیف
حضور اقدس پر فتنوں کے خیال سے قیام ماہرہ نہ کر سکنے کی تھی اور یہ حضور پر بہت گراں
تھی مگر تحمل فرماتے۔ سراج العوارف کے اندر بعد نور یانزدہم تحقیق مقام سفر میں ارشاد
فرماتے ہیں کہ میرے حضرت شیخ قدس سرہ نے قیام و سفر میں مجھکو اختیار دیدیا اور فرمایا کہ ہم
قیام پر تمکو اس سبب سے پابند نہیں کرتے کہ تمہارے اہل قرابت کا حال جانتے ہیں اکثر
تم سے عداوت کریں گے کوئی کھلی کوئی چھپی مگر کچھ تھوڑے لوگ اہل موافقت ہونگے
ورنہ اکثر کا یہ حال ہوگا کہ تمہاری غیبت میں عداوت کریں گے اور رد برد ایذا دیں گے
اور تمکو یہاں ٹھیرنے نہ دیں گے اسی غرض سے ہم سفر و قیام میں تمکو اختیار دیتے ہیں۔

ادب ہشتم علوم دینیہ میں اشتغال

یہ حضور اقدس قدس سرہ کا خاص حصہ تھا باوجود ورد و ظایف و خبرگیری و دستگیری خدام ہر
مجلس میں فوائد جلیلہ دینیہ بیان ہوتے اور ہر مسئلہ شرعی کو اس اسلوب اور وضاحت سے

ارشاد فرماتے کہ ہر عامی کے ذہن نشین ہو جاتا پھر وہ تاثیر و برکت جو حضور اقدس قدس سرہ کے
ارشادات میں تھی علماے ظاہر میں کہاں ہر گروہ کے سوال پر کبھی بطور افادہ اُن کے گروہ کے
شبہات ذکر فرما کر ہدایات ہوتیں اور بیشتر وہ لوگ جو علما کے مناظروں اور کتابوں کے مطالعہ
سے شبہات رفع نہ کر سکے ثابت ہو کر راہ راست پر آجاتے کچھ اس شان و سطوت بسط و
نرمی سے تقریر فرماتے کہ مخالف کو انکار گنجایش باقی نہ رہتی مسائل فقہیہ میں اکثر مولٰنا مولوی
محمد عبد القادر صاحب بدایونی حنفی مجیدی آل احمدی رحمۃ اللہ علیہ سے تذکرہ و مشورت فرماتے
اور بعد بیان حضرت مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ کے چونکہ اُن کی وسعت علم اور دیانت کی تعریف حضور
خاتم الاکابر قدس سرہ سے سن چکے تھے پورا بھروسہ فرماتے دوسرے علما کی تقریر و تحریر پر
فرماتے کتابت اقوال متقدمین سے مطابقت کرو بعض مسایل کی تحقیق میں سوالات روانہ
فرماتے کبھی خود بھی سفر فرماتے ۔ طالب علموں پر خاص نظر مہربانی ہوتی علما کا احترام فرماتے
ہر مسئلہ کو اکابر کی تحقیق بزرگوں کے اقوال پر ختم فرما کر کبھی اپنی تحقیق و معلومات پر فخر نہ فرماتے
ارشاد ہوتا اس بارہ میں ہمارے حضور پیر و مرشد قدس سرہ نے یوں ارشاد فرمایا اس کو ہم نے
اپنے اساتذہ سے یوں سنا ہے ۔ اکابر نے ایسا لکھا ہے ۔ کتب تصوف و سلوک عقاید بیشتر بملاحظہ
رہتیں کبھی اُن میں سے مختلف فواید انتخاب فرماتے جگہ جگہ اپنی تحقیق سے شرح ہوتی اس
کا نمونہ رسالہ وصایا ہے ایسا ہی ایک دوسرا رسالہ ہے جو حضور اقدس قدس سرہ کی آخری
تالیف ہے ۔ یہ فقیر عاجز کوشش میں ہے جس وقت وہ دستیاب ہو گیا انشاء اللہ
تعالیٰ طبع ہو کر نذر برادران کیا جائیگا سبحان اللہ عجب تصنیف ہے ۔

ادب نہم فقرا کی مجالست   ادب دہم ملوک و اغنیا سے استغنا

ہمیشہ خدمت اقدس میں مجمع غربا رہتا یہ صحبت حضور اقدس کو نہایت مرغوب و محبوب
تھی حسن طینت فرحت سے ان سے خطاب و کلام ہوتا مراتب شفقت و بے تکلفی سے
محروم تھے غربا کی جماعت ہر وقت باریاب خدمت ہو کر عرض حال کر سکتی اور کامیاب

آٹھکھنی اکثر غربا خدام کے مکانوں پر قیام فرماتے قبول دعوت میں ہمیشہ غربا کو امرا پر ترجیح دیتے ارشاد ہوتا کہ ہمارے فلاں خادم نے بہت خلوص و کوشش سے سامان کیا ہے پھر اس کو دشوار ہے نیز اس کی دل شکنی اور نقصان ہوگا امرا جو خاندان کے مرید تھے ہمیشہ کوشش کرتے کہ حضور ان کے مکان پر رونق افروز ہوں لیکن بہت کم ایسا اتفاق ہوتا جن امرا کو بیعت نہ ہوتی ان کے یہاں ہرگز تشریف نہ لیجاتے اور نہ ان کے نذرانے قبول فرماتے

سنہ ۱۳۳ بمبئی میں عالی جناب سید سردار علی خاں صاحب نبیرہ مجیب ہم کے دولت خانہ پر جو خادم قدیم خاندان ہیں حضور اقدس قدس سرہ تشریف فرما تھے سردار صاحب نے عرض کیا اقربائے بزرگان مارہرہ میں سلے بہت سنے ہیں لیکن چاہتا ہوں کچھ آنکھ سے بھی دیکھوں اور مدعا یہ استدعا ہے کہ حضور نظام بادشاہ دکن میرے والد ماجد مرحوم اور مجھ سے ناخوش ہیں وہ بمبئی تشریف لائیں میرے مکان پر ٹھیریں میری خطا معاف کریں حضور اقدس نے فرمایا کہ ہم نے آپ سے کب کہا ہے کہ ہم کچھ کر سکتے ہیں نہ ہم کو ایسا دعوی ہے سردار صاحب نے اپنے التماس پر سخت اصرار کیا ارشاد ہوا تمنا یہ ہے حضور نظام سفر کریں اور کیا تعجب ہے کہ بمبئی تشریف لائیں وہ اکثر سیر و سفر فرماتے ہیں یہ بھی ابعید نہیں کہ تمہارے مکان پر ٹھیریں آخر آپ مورد متوسل سلطنت ہو کچھ انتظار کرو لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر حضور نظام تشریف لائے اور حسب مراد تمہارے نتیجہ نکلا ہمارے ایک خادم کی سفارش کر دینا سید صاحب نے وعدہ کر لیا چند روز بعد تار برقی حضور نظام کا بنام سردار صاحب پہنچا کہ معلوم ہوا ہے کوئی بزرگ ہندوستان کے تمہارے مکان پر رونق افروز ہیں تم مع ان کے فوراً حیدرآباد آؤ سید صاحب نے حضور اقدس قدس سرہ کے روبرو تار پیش کیا ارشاد فرمایا جواب دیدو مجھکو کوئی ضرورت حیدرآباد جانے کی نہیں میرا ارادہ قصد اپنی جانب وطن ہے اس تار کے جواب میں حضور نظام کا دوسرا تار پہنچا کہ ہم خود بمبئی آتے ہیں تم حضور کو مقیم رکھو اور فوراً بذریعہ اسپیشل ٹرین روانہ بمبئی ہوئے جس وقت تار روانگی حضور نظام پہنچا سید صاحب پورے مطمئن ہوگئے

اور اپنے اُس وعدہ کی نسبت جو حضور سے کیا تھا سوچنے لگے آخر یہ قصد کیا کہ حضور کو کیا خبر ہوگی
عرض کر دونگا میں نے کہد یا دوسرے روز تار پہنچا کہ حضور نظام روانہ بمبئی ہوئے تھے
لیکن فلاں اسٹیشن سے اسپیشل حیدرآباد کو واپس ہو گیا یہ معلوم کرکے سردار صاحب سخت مایوس
ہوئے اور حاضر ہوکر عرض حال کیا حضور نے ارشاد فرمایا کہ سید صاحب فقیر کو آپ کی معاونت
درکار نہیں لیکن حال معلوم ہو گیا خیر چند سے اور انتظار کیجئے حضور نظام ضرور تشریف لائیں گے
چنانچہ کچھ وقفہ سے حضور نظام پہنچے اور اُسی مسافر خانہ سید صاحب میں جس میں حضور فروکش
تھے ٹھہرے دوسرے روز حضور نظام نے حضور اقدس قدس سرہ سے بذریعہ اپنے ایک مصاحب
کے استدعا فرمائی کہ میں سلام کو حاضر ہونا چاہتا ہوں تخلیہ کی ضرورت ہے حضور اقدس نے
ارشاد فرمایا کہ فقیر ہر وقت تخلیہ میں ہے میرے یہاں حاجب و دربان نہیں نہ کسی آنے
والے کی روک ٹوک ہے ہر شخص کو اجازت ہے جس وقت چاہئے تشریف لائیے۔ حضور
نظام آئے اور بکمال ادب ملے اور باصرار پائیں حضور چارپائی پر بیٹھے حضور نے باصرار یہ
فرمایا کہ آپ سلطان اسلام ہیں آپ کی عزت ہر مسلمان کو کرنا ضروری ہے کرسی طلب فرمائی
اور اُس پر حضور نظام بیٹھے بعد معمولی مزاج پرسی وغیرہ حضور نظام نے درخواست کی کہ میں
حضور کو حیدرآباد چلنے کی تکلیف دینا چاہتا ہوں ارشاد فرمایا مجھکو [illegible] ہیں چند ضرورتیں ہیں
اس وقت معذور ہوں آپ فرمائیں کہ وجہ تکلیف سفر بمبئی اور فقیر سے کیا غرض ہے حضور
نظام نے عرض کیا کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خانوادہ برکاتیہ میں دعاء سیف الرحمن
ہے اور حضور اُس کے عامل ہیں میں چاہتا ہوں کہ اجازت دعا مرحمت ہو حضور نے ارشاد فرمایا
یہ سچ ہے کہ ہمارے گھر میں دعا ہے نیز مجھکو اپنے اکابر سے اجازت ہے اور میں پڑھتا ہوں
لیکن یہ چیز فقراء کے کام کی ہے بادشاہوں کے لائق نہیں دیکھا ہے کہ بلا الٹ جاتی ہے بعد
آپ کے دامن دولت سے ایک عالم وابستہ ہے اہم مجھکو دعا کی [illegible]
اگر صرف اجازت قرات درکار ہے میں اجازت دیتا ہوں آپ پڑھئے اگر [illegible]

عمل مطلوب ہو آپ کو تکلیف ہو گی اس اجازت میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ طالب پس پشت
اجازت دہندہ ایستادہ رہے یہاں تک کہ اجازت دہندہ قرات دعا کے بعد دعا نسخہ طالب
کو مرحمت فرمائے یہ سن کر حضور نظام فوراً پس پشت ایستادہ ہو گئے حضور نے وظائف
میں سے دعائے سیف الرحمن نکال کر قرات فرمائی اثنائے قرات میں حضور نظام کو رعشہ
پیدا ہو گیا باشارہ حضور تھوڑی دیر بیٹھ گئے اور پھر باادب ایستادہ ہو گئے حضور اقدس نے
سیف الرحمن کو ختم فرما کر حسب قاعدہ مع خرقہ حضور نظام کو عطا فرمائی حضور نظام نے ادب
عرض کر کے شکریہ ادا کیا اور ایک بڑی شاندار نذر پیش کی حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے آباؤ اجداد قدس
اسرارہم مریدوں سے نذر لیتے تھے اور میں بھی لیتا ہوں لیکن آپ مرید نہیں ہیں اور آپ نے
مجھ سے دعائے یمانی کی اجازت لی ہے فقیر دعا کو فروخت نہیں کرتا اب یہ قیمت دعا ہوتی جاتی
ہے اگر قبل طلب دعا فقیر کو کچھ مرحمت ہوتا عذر نہ تھا کہ شاہان اسلام فقرا پہ مہربان اور ان کے
مصارف کی کفالت فرماتے رہے ہیں لیکن میں اس شاہانہ عطیہ کے قابل نہیں ہوں اور نہ
اس کی ضرورت ہے البتہ فاتحہ اکابر شرط اجازت ہے پھر آپ نے ایک خادم سے ارشاد فرمایا
اور فوراً شیرینی حاضر ہو گئی حضور نے فاتحہ کی اور اس میں سے ایک حصہ حضور نظام کو مرحمت
فرمایا حضور نظام نے بکمال اخلاص وادب حصہ لیا اور اسی وقت نوش فرمایا جو قطعاً دستور
سلطنت کے خلاف تھا سبحان اللہ باوجود اس سلطنت اور علو مرتبت کے حضور نظام کو
فقرا سے کس قدر اخلاص اور ان کا کیسا سچا ادب تھا حضور اقدس قدس سرہ نے باوجود اصرار حضور
نظام نذر قبول نہ فرمائی اور ارشاد فرمایا میں چاہتا ہوں کہ سید سردار علی خاں کی خطا جو حضور کا
نمک خوار قدیم ہے معاف فرمائی جائے اس واقعہ میں حضور کا تفوق و حکومت خالق و
مروت توکل و استغنا تمام شانوں کا اظہار ہے کہ حضور کی توجہ سے حضور نظام بمبئی پہنچے اسی مکان
میں فروکش ہوئے سردار صاحب کے مہمان بنے اور ان کی معافی عطا کے بعد ان کو اپنی
ملازمت میں لے لیا۔

منقبت

شاہ شاہانِ جہاں یا سیدی یا بوالحسین
حق نما حق جوی حق گو حق پژوہ و حق گزین

اے کہیں عزت غبردہ از رموزِ کن فکاں
ای مہین قدرت بلند از آسمانہا این چنین

ای حدیثِ جان فزایت خوشتر از آبِ زلال
ای کلامِ شکرینت خوب تر از انگبین

ای بر اقدامت فدا جانم سوئے حالم خرام
ذرہ راہِ توام از تو قدم واز من جبین

ای کریم ابنِ کریم اے فخرِ اسلافِ کرام
صاحبِ برکاتی و آلِ محمد شمسِ دین

تا ملاذی ہمچو تو دارم ہراساں نیستم
گرچہ صد ہمچون فلک دارم حریفان در کمین

یک نگاہِ لطف بر حالِ منِ ناشاد کن
بادشاہا تا چناں خواہی خدا خواہد چنین

المدد ای سیدِ سادات و قطبِ صد بلاد
بندۂ درگاہِ والا حسرتِ اندوہ گین

بلبلِ طبعم ترنم ریز اوصافِ تو باد
تا کہ باشد مہرِ تاباں زیبِ چرخِ چارمین

ادب یازدہم وثوق رجا

ایک کرامت نامہ ہمی بفقیر میں ارقام فرماتے ہیں پریشان نہ ہونا سب مشکلیں آسان ہو جائیں گی شیخ کا دامن ہمارے ہاتھ میں اور شیخ کا ہاتھ حضور غوثیت کے ہاتھ میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ انجام بخیر ہے یہ چند روزہ تکالیف ہیں۔

غلامِ غوثِ اعظم بیکس و مضطر نمی ماند ** اگر ماند شبی ماند شبے دیگر نمی ماند

ادب دوازدہم حزین القلب رہنا

باوجود خندہ روئی و خوش خلقی سوائے اُن اوقات کے جن میں ذکر اکابر حضرات مارہرہ خصوصاً ذکر حضور خاتم الاکابر قدس سرہ ہوتا حضور ہر وقت حزین رہتے قریب زمانہ وفات یہ خادم

عاجز حسب طلب سرکار مارہرہ میں حاضر ہوا اور باریاب خدمت ہوا حضور اقدس شیخ علی احمد
صاحب رئیس مارہرہ و مرید خود بدولت کے مکان پر تشریف فرما تھے فرمایا چلو حضرت کو سلام
کر آئیں مجھولی پر سوار ہو کر درگاہ شریف میں تشریف لائے بعد فاتحہ خوانی حضور اقدس پر
گریہ طاری ہوا یہاں تک کہ اسی حال میں قیام گاہ پر پہنچے بہت دیر تک کون ہے کسی کی مجال
نہ تھی کہ سبب حزن و ملال دریافت کر سکے اس ناچیز خادم کو قریب بلا کر ارشاد فرمایا کہ
میاں ہم گئے تھے وہاں کوئی بھی نہ ملا سب حضرات تشریف لے گئے۔ یہ فرماتے جاتے تھے اور
آنسو برابر جاری ہیں دوسرے جلسہ میں ارشاد فرمایا آہ زمانہ رسالت دور ہوتا جاتا
ہے جس سے برکات کم ہوتے اور فتنے بڑھتے جاتے ہیں اولیاء اللہ جن کے تصرفات کی
شہرت تھی توجہ و تصرف سے ممنوع ہو گیا حاشا اب لطف زندگی باقی نہیں رہا اپنے اکابر
و رفتگان گذشتہ کو یاد فرماتے اور آہ آہ کرتے۔ غرض اس دور میں حضور کو کسی نے بہت کم
بشاش دیکھا ہوگا۔

ادب سیزدہم خندہ رو رہنا

باوجود ضعف و شدت امراض انقطاع تام اور توالی صدمات اہل حاجات [illegible] رہتے ہمیشہ
خندہ روئی اور نہایت نرمی سے کلام فرماتے کبھی چیں بجبیں نہ ہوتے۔

ادب چہاردہم برادران دینی کی حاجت براری

بات اس قدر وسیع ہے۔ اگر پورا بیان کیا جائے ایک مجلد ضخیم مرتب ہو جائے اس کو حضور
اقدس اپنا فرض منصبی اور خاص کام سمجھتے ہر وقت ہر روش میں شان خادم پروری کا نئی طرز
سے ظہور رہتا ہزاروں عقدہ ہائے مشکل خدام کے حضور کی توجہ سے حل ہو جاتا ماہ ذی الحجہ [illegible]
ہجری میں بمقام بھینڈولی ضلع بلند شہر غریب خانہ پر حضور رونق افروز تھے امان خاں حبیب الرحمن خاں
ساکن شاہجہاں پور مرید حضور اقدس رودولی سے خدمت اقدس میں پہنچے اور عرض کیا آجکل
سخت پریشانی و افلاس افکار میں مبتلا ہوں مکان مسکونہ قرضہ میں وابستہ ہے حضور مدد

فرمائیے ارشاد فرمایا اس وقت ہم سفر نہیں ہیں مرف قلیل ساحصہ ہے اگر تمہارا کام ہو سکے لے لو
وہ خاموش اٹھے اور اس عاجز سے تخلیہ میں کہا کہ حضور سے عرض کر دینا میں نے تم آپ کا دامن پکڑا
ہے اب کس کے پاس جاؤں میں بغیر روپیہ کے ہرگز نہ جاؤں گا حضور نے صدہا خدام کی دستگیری
فرمائی ہے میری بھی مدد فرمائیے اس خادم نے خان صاحب سے عرض کیا کہ تمام سامان و سفر
خرچ حضور کا سب میری تحویل میں ہے تم پریشان نہ کرو لیکن خان صاحب نے نہ مانا اور
عضرت سے کہا تم تمہیں ہی جانب سے عرض کر دینے میں کیا عذر ہے مجبور ہو کر خادم نے عرض حال
کیا کہ خان صاحب بہت مضطرب ہیں مکان ہاتھ سے جاتا ہے فرمایا ہمارا سفر خرچ جو کچھ
تیرے پاس ہے دیدے اور اس وقت کیا ہو سکتا ہے اس ناچیز نے مکرر عرض کیا کہ پٹھان
جاہل ہے خودکشی پر آمادہ ہے ارشاد فرمایا شام کو بعد ختم وظیفہ تنہا اس کو ہمارے پاس لے آنا۔
بعد وظیفہ شام خان صاحب کو طلب فرمایا اور تین سو روپیہ ایک رومال میں بندھے ہوئے مرحمت
فرمائے خان صاحب نہایت شاداں و فرحاں باہر آئے اور اس عاجز سے کامیابی کا حال بیان
فرمایا خادم صبح وقت حضور میں حاضر ہوا ارشاد فرمایا آج ہمارا عہد ٹوٹ گیا خان صاحب کے
واسطے تو نے کچھ ایسا مجبور کیا خدام شجرہ و زر سے کام لیا گیا الحمد للہ کہ غریب کا کام ہو گیا۔
سنہ ہجری میں غریب خانہ پر نزول اجلال فرمایا چند مریدین و خدام و مخدومی عارف شاہ
صاحب مرحوم نے لیفہ حضور ہمرکاب تھیں اس زمانہ میں ایک بڑا مقدمہ اس عاجز کا بصیغہ اپیل
ہائی کورٹ الہ آباد میں دایر اور قریب پیشی ہے حضور انور اقدس سرہ نے حالات مقدمہ
دریافت فرمائے اور ارشاد ہوا میاں عارف شاہ تمہارے مقدمہ کے واسطے عمل پڑھنا
چاہتے ہیں لیکن مفت نہ پڑھیں گے کچھ عوض مانگتے ہیں ان کا حجرہ ٹوٹ گیا ہے تم وعدہ کرو
اس کو تیار کرا دو گے یہ عمل شروع کریں خادم نے عرض کیا عین کرم ہے غلام خدمت کو حاضر ہے
بعض وجوہات کی عارف شاہ صاحب کو اجازت و ہدایت ہوئی مسجد میں ختم قرات دیا گیا
عارف شاہ صاحب مرحوم پڑھ رہے تھے کہ حضور اقدس مسجد میں رونق افروز ہوئے اور

عارف شاہ صاحب سے فرمایا کہ ٹھہرو ہم پڑھے دیتے ہیں خود تھوڑی دیر بیٹھ کر پڑھا اور تشریف
لا کر فرمایا شیرینی منگاؤ اور فاتحہ حضور غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرو عارف شاہ کا
نذرانہ لاؤ خادم نے عرض کیا کہ مقدمہ میں ہنوز دیر ہے ارشاد ہوا کہ بھلا عارف شاہ کی
محنت کہیں ضایع جاتی ہے مقدمہ میں تم کامیاب ہوگئے کل تار آجائیگا خادم نے تعمیل حکم
کی دوسرے روز تار وکیل کا پہنچا اور مقدمہ میں یہ عاجز کامیاب ہوگیا۔ اس تصرف میں
چند نشانوں کا مجموعہ تھا اس خادم کی سعادت دستگیری عارف شاہ کی حاجت براری
تصرف وحکومت ستر حال جو کچھ ہوا وہ عارف شاہ صاحب کے عمل سے ہوا سبحان اللہ
واللہ ہزاروں واقعات چشم دیدہ ہیں فقیر نے التزام کیا ہے کہ باب میں ایک دو واقعہ
سے زیادہ نقل نہ ہوں ورنہ یہ باب بہت وسیع ہے حضور کو [illegible] مخلوق کی کار براری
میں لطف آتا تھا بیان سے باہر ہے دعا تعویذ عمل سفارش حکم۔ بالصدہا طریقوں سے
خادم پروری تھی۔

ادب پانزدہم مساکین پر رحم

کتنے غربا خدام تھے جن کی کفالت حضور اقدس قدس سرہٗ خود فرماتے اور پھر بھی یہ شان
تھی کہ کسی کو معلوم نہ ہو غربا خدام کے مکانوں پر قیام فرماتے مریدین اہل حاجات حاضر
ہوتے نذر ہدیہ پیش کرتے وہ سب ان گھر والوں کا حصہ تھا بہت سے غربا کی تنخواہیں
مقرر تھیں جو ایک پردہ سے ان تک پہنچتیں غربا و محتاجین کی خود معاونت فرماتے
دوسروں کو حکم ہوتا کہ ان کی مدد کریں۔

ادب شانزدہم سخی ہونا

یہ لازمہ سیادت خاصہ شان فقر ہے اور حضور کا ارشاد باقی کبھی کوئی سائل محروم نہ جاتا
اور اپنی ضرورت وسوال سے زیادہ پاتا علاوہ سائلین جو مجلس بخشش عام سے حصہ پاتے
کبھی کوئی شخص دربار سے خالی ہاتھ نہ اٹھتا بعضوں کو تحائف وہدایا کے طور پر بیشمار مرحمت

ہوتیں بعض متعلقین خدام کی پرورش ضروری اور اُن کے حال کا اظہار بھی پسند نہیں اُن کی ضرورتا کی چیزیں خراب و خستہ پسند فرمالیتے اور نئی اور عمدہ اُن کو عطا فرما دیتے کہ اس نمونہ کی ہمکو مدت سے تلاش تھی یہ ہمکو بہت پسند ہے کسی سے لوٹا کسی کا پاندان کسی کا صندوق وغیرہ لے لیا جاتا اور فوراً عمدہ و نیا سامان عطا ہوتا پھر بعد مبادلہ وہ اُس کی چیز بھی اُسی کو مرحمت ہوجاتی کہ ہمارے پاس اور آگئی اب ضرورت نہیں کپڑے لحاف توشک چادر اتفاقاً ہفتہ بھر آپ کے پاس رہجاتا ہوگا ورنہ صبح سے شام تک اہل حاجات کا پہنچنا اور حضور کی بخشش بیدریغ برابر جاری رہتی ہر وقت ایک دریائے کرم رواں تھا ارشاد فرماتے کہ بخیل کی صحبت سے اجتناب چاہیئے اور ان سے بچنے کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اُن پر کوئی مالی فرمایش کی جائے وہ خود دوبارہ حاضر نہ ہوں گے۔ ایک سوداگر نے عمدہ گھڑی نذر کی صاحبزادہ صاحب نے پسند کی اور چاہا کسی دوسرے وقت مانگ لونگا شام کو حضور سے دریافت کیا گھڑی کہاں ہے فرمایا وہ دیدی تم نے اُسی وقت کیوں نہ لی کبھی کسی چیز کو جمع نہ فرماتے جو پہنچا صرف ہوگیا۔

ادب ہفتہ ہم بخل سے بچنا

ہر چیز اُس کے مستحق سے روکنا بخل اور مستحق کو دینا سخاوت اور بلا استحقاق دینا ایثار و کرم ہے حضور کے دربار میں ایثار و کرم کے دریا بہتے تھے یہاں بخل کا کیا مذکور سوال کبھی رد ہوتا ہی نہ تھا جب تک شریعت نہ روک دے ایک خدا کا ولی خدا کے مال کو خدا کی مخلوق سے کب روک سکتا ہے ارشاد فرماتے ذریت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں کم سے کم سخاوت و مہمان نوازی و خلق محمدی ضرور ہوگا۔

ادب ہیژدہم ہر کام میں الوالعزم ہونا

حضور اقدس جب کسی کام کا قصد فرماتے تو کوئی چیز آپ کو روک نہ سکتی تھی ناکامی کا خیال بھی نہ آتا اور اسی عزم بالجزم کا اثر ہوتا کہ دشوار سے دشوار کام نہایت سہل و آسان ہوجاتا

ادب نوزدہم لغویات اور فضول سے بچنا

حضور اقدس قدس سرہ کے دربار میں لغویات کو بار نہ تھا جس سے بچنے کی ضرورت ہوتی البتہ
خدام کو فضولیات سے روکتے خود اس عاجز پر گذرا ہوا واقعہ ہے میرے چھوٹے بھائی کی
شادی ایسے وقت قرار پا گئی کہ سامان نہ تھا اور مہلت بہت کم تھی مجبوراً قرض لینے کی ضرورت
پڑی تدبیر کی گئی اور ایک ساہوکار سے شرائط معاملہ طے ہو گئیں تکمیل رجسٹری کے جانے کے وقت
خادم نے حضور سے عرض حال کیا ارشاد فرمایا قرضہ اچھا نہیں ایسے کاموں میں نقصان ہوتا
ہے بہتر ہوتا کہ قرضہ نہ لیا جاتا خادم نے تمام مشکلات صورت حال اپنا مجبور ہونا مفصل عرض کیا فرمایا
اچھا ہوا دو محکمہ رجسٹری تک پہنچا بعض شرائط میں ساہوکار نے سختی کی اور معاملہ نامکمل رہ گیا۔
دوسرے روز اور شخص کو آمادہ کیا اور گفتگو ختم کر کے بوقت جانے رجسٹری کے حضور سے
اطلاع کی فرمایا اچھا ہوا وہی نوبت پہنچی اور معاملہ نہ ہوا صرف ایک روز شادی کا رہ گیا شب
کو خادم نے بکمال عجز اپنی پریشانی اور بے اختیاری کا حال عرض کیا فرمایا دل نہیں چاہتا کہ
فضول اصراف کے لئے قرض ہو وجوہ مجبوری عرض کئے فرمایا خیر کل لے آنا تیسرے روز روپیہ
مل گیا لیکن اس قرضہ سے سخت نقصان پہنچا۔

ادب بستم ہر کام میں وسط اختیار کرنا

یہ عادت کریمہ تھی ہر معاملہ میں حضور اقدس ایک سہل اور نرم وسط پر ارشاد فرماتے سالک کو
کبھی دشواری نہ ہوتی کبھی کسی شخص کو کوئی کام فوق الطاقت نہ بتایا جاتا اپنے تمام کاموں
میں یہی روش مسلوک تھی۔

ادب بست و یکم خدا کے واسطے محبت

بیشک بسبب خلق عام ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ حضور کو مجھ سے خاص محبت ہے لیکن راز آشنا خوب
جانتے ہیں کہ حضور کی شفقت و رحمت مخلوق پر صرف اسی نسبت سے تھی کہ وہ خدا کے مخلوق
ہیں خدام و صلحاء و علماء و اہل قرابت سب پر نظر رحمت تھی لیکن غور سے صاف معلوم ہوتا تھا

کہ آپ کسی شخص سے ذاتی لگاؤ نہیں رکھتے جب کسی سے کوئی تجاوز حدود شریعہ سے ملاحظہ فرماتے کیسا ہی محبوب ہوتا فوراً معاتب ہو جاتا۔

ادب بست و دوم خدا کے واسطے عداوت رکھنا

اگرچہ منافقین و بد مذہب فاسق الاعمال دربار میں حاضر ہوتے تھے اور اپنے مرو ضارت میں کامیاب بھی ہو جاتے لیکن صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ لگاؤ اور نظر پرورش جو ایک مخلص پاک اعتقاد صالح پر حضور کی ہوتی وہ مفقود ہے جلد سے جلد یہ رخصت کیے جاتے خدام سے ارشاد فرماتے کہ معاملات دنیاوی میں ہم نہیں روکتے لیکن کسی بد مذہب سے دوستی بری بات اور حرام ہے ان لوگوں کی مجالس مذہبی اور خاص صحبتوں میں ہرگز شرکت نہ کرو کہ یہ کم از موروث مداہنت اور سستی اعتقاد ہے۔

ادب بست و سوم امر بالمعروف ادب بست و چہارم نہی عن المنکر

امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں حضور اقدس کبھی کسی مخلوق کا لحاظ و پاس نہ فرماتے عام طور پر خدام کو اوامر کی تعمیل اور نواہی سے احتراز و بدعات سے اجتناب کی ہدایت فرماتے حضور اقدس قدس سرہ کی علاتی ہمشیرہ نواب سید نور الدین حسین خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحصیلدار علیم بڑودہ کی زوجہ تھیں نواب صاحب مرحوم کا تمام خاندان حضرت شاہ نظام الدین صاحب فخری دہلوی قدس سرہ کا مرید تھا ایک بار حضرت شاہ صاحب اپنے موقع پر بڑودہ پہنچے کہ ہمارے حضرت بھی تشریف فرما تھے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حسب دستور محل سرائے زنانہ میں تشریف لے گئے اور سب بیگمات نذریں لیکر حاضر ہوئیں حضور اقدس قدس سرہ سے آپ کی ہمشیرہ صاحبہ نے دریافت کیا کہ میں بھی جا کر نذر دکھاؤں حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ تم ہرگز نہ جاؤ ہم ذمہ دار ہیں شاہ صاحب خفا نہ ہوں گے تھوڑی دیر میں حضور اقدس حضرت شاہ صاحب سے ملے اور اثنائے تقریر میں فرمایا کہ نواب سید نور الدین حسین خاں صاحب کی بی بی ہمشیرہ ہیں وہ خود نذر دکھانے سے معذور ہیں میں نذر لایا ہوں شاہ صاحب

اقدس سرہ نے اول حال قرابت مفصل پوچھا پھر بکمال معذرت فرمایا کہ میں خود بھی [illegible] خود
بیزار ہوں کیا کروں یہ لوگ نہیں مانتے ہیں آپ کے خاندان کی بابت [illegible] آپ کے ہمارے [illegible]
سے خوب واقف ہوں تو ہماری بیگم صاحبہ [illegible] ان لوگوں کی سرکوبی [illegible] کی [illegible] خیال احترام و
عزت آپ کے خاندان کے ہمیشہ کو معاف کرتا ہوں اور آپ [illegible]
و پروا کرنے نہ جاؤں گا۔

ادب بست و پنجم نرمی سے بات کرنا ادب بست و ششم [illegible]
[illegible] صفات کمال کا ظہور ذاتی [illegible] ایک زمانہ نے حضور اقدس قدس سرہ [illegible]
کلام کچھ ایسا پیارا اور لطیف تھا کہ ہر شخص گرویدہ تھا خشونت اور [illegible]
[illegible] تھا نرم خوئی فطری عادت حضور اقدس کی تھی ارشاد فرماتے ہم مسلمان ہیں امت محمدی
ہیں وراثت آل ہیں پیغمبر کی دنیا میں بیٹھے [illegible] خوش [illegible]

ادب بست و ہشتم دینی امور میں منضبط ہونا

معاملات میں حضور اقدس قدس سرہ کبھی کسی کی رعایت نہ فرماتے احکام شرعی کی تاکید
فرماتے۔ ہر مسئلہ میں محققین حنفیہ کا مسلک اختیار فرماتے۔

ادب بست و نہم ترک نزاع دنیوی کرنا

تقسیم جائیداد میں جو جزو حضور اقدس کو ملا انتظام و وصول و نالشات کے خیال سے آپ نے
اس کا ٹھیکہ دے دیا اور ایک تھوڑی رقم مقرر فرمالی مکان موروثی کے حصہ سے دست بردار
ہو گئے فرمایا ہمارے قیام کو خانقاہ و درگاہ تعلقے کافی ہے وہ جو مکان کے واسطے حضرت
اقدس قدس سرہ کے عم معظم رحمۃ اللہ علیہ نے دی تھی وہ بھی آپ کے صرف میں نہ آئی
آپ نے کسی جگہ کوئی مکان اپنے واسطے نہ بنایا ہمیشہ دیکھا ہے [illegible] جو [illegible]
اقدس کے نقصان پہنچانے [illegible] کی کھلی چھپی کوشش کرتے تھے آپ کے پاس [illegible]
[illegible]

شکایت ہی نہیں اگر اُن کے امثال نے یاد بھی دلایا فرمایا خیر اُس وقت ہم سے خفا ہو گئے
ہوں گے کبھی فرماتے پھر اُن کی حرکات سے ہمکو کیا نقصان پہنچا خود اُن کی اپنی ناکامی اور
مخلوق کے انکار سے ندامت اور تکلیف ہوئی پھر شکایت کا کیا موقع ہے۔

ادب بست و نہم خوش خو ہونا

حضور اقدس قدس سرہ اعلے درجہ کے خوش خو اور خوش خلق تھے چھوٹے بچوں کو بکمال
محبت و شفقت پاس بلاتے سر پر ہاتھ پھیرتے کچھ چیز مرحمت فرماتے اُن کی باتیں
سنتے خوش ہوتے جوانوں پر عنایت بوڑھوں کا وقار فرماتے اور یہی خدام کو ہدایت ہوتی

ادب سیم نیک خصال ہونا

خصال خوب کا کیا پوچھنا آخر اچھائی برائی آپ ہی کے اکابر کی پسند و ناپسند کی
نسبت سے ہے تمام صفات کمال ذات مبارک میں جمع تھیں جس صفت پہ غور
کیجئے سراپا شریعت محمدیہ علے صاحبہا الف الف سلام و تحیہ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی
طریقت و معرفت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی تھیں بعض صفات حسن کا انشاء اللہ
تعالے آئندہ تذکرہ ہوگا۔

ادب سی و یکم احوال کا چھپانا ادب سی و دوم معاصی کا پردہ کرنا

یہ گذارش ہو چکا ہے کہ حضور اقدس قدس سرہ کو ستر و اخفائے حال میں حسب روش
خاندان خاص اہتمام تھا لیکن ادا شناس نگاہوں اور کثرت واقعات نے اس
راز کو افشا کر دیا تھا۔ حضور اقدس کبھی کوئی دعوے نہ فرماتے جب کوئی خادم آپ کے
کسی تصرف کا ذکر کرتا فرماتے تمہارا خیال ہے کبھی بزرگوں کی توجہ کبھی کسی دعا و عمل کا
اثر کبھی کسی تدبیر و دوا کی تاثیر جب کوئی گنجائش تاویل نہ ہوتی مرید کے خلوص کے
اثر وغیرہ وغیرہ پر محمول فرما دیتے۔ اکتالیس برس حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے
زیر تربیت رہا اور پھر تمام معمولات حضور کو منظر عشق و محبت دیکھنا اسی شان کا۔

مقتضی تھا لیکن آخر عہد میں جس طرح حضور خاتم الاکابر قدس سرہ سے حالت بےاختیاری
میں خرق ظاہر ہو جاتے تھے اور حضور کسی واقعہ کی خبر یا حکم دیتے تھے یہاں بھی وہی
جلوہ تھا کسی وقت کوئی بات بے پردہ بھی ہو جاتی اگرچہ دوسرے وقت اس کا
پردہ کیا جاتا دونوں حالتوں کی ایک ایک مثال سنئے اپنی دیکھی ہوئی عرض کرولا
۱۳۹۷ھ ہجری میں یہ خادم ہمرکاب حضور دہلی گیا حضور مولانا حافظ شاہ محمد عمر صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں مقیم ہوئے اور اس خادم کو ایک فہرست اشیاء جو عرس حضور
خاتم الاکابر قدس سرہ کے واسطے درکار تھیں مع چند فرمائشات بعض احباب اہل قرابت
مرحمت فرما کر حکم خریداری ملا خادم نے سب فرمائشات خرید کر کے قصد حاضری کیا راہ میں
مخدومی نواب محمد عبدالرحمن خاں صاحب نقشبندی مرحوم سے جو ایک عرصہ دراز سے خدمت
اکثر اکابر سے فیضیاب تھے ملاقات ہوئی عندالسوال خادم نے عرض کیا کہ خطائے
غیر حاضری قابل معافی ہے یہ خادم حضور مرشدی قدس سرہ کی خدمت اقدس میں جاتا ہے
نواب صاحب مرحوم نے بکمال اشتیاق فرمایا کہ ہم مدت سے شہرہ کمال حضور اقدس سنتے
رہتے ہیں چلو ہم بھی باریاب سلام ہوں فقیر عاجز بمعیت نواب صاحب مرحوم مع اسباب
خدمت حضور اقدس میں پہنچا خادم نے تقریب کی اور نواب صاحب مرحوم بعد قدمبوس
ومصافحہ سر جھکا کر خاموش بیٹھ گئے حضور نے معمولی طور پر نواب صاحب کی مزاج پرسی
کی اور اس خادم سے فہرست اشیاء طلب فرما کر تمام سامان کا ملاحظہ شروع فرمایا اور اسی کے
متعلق دیر تک دریافت فرماتے رہے یہ عاجز چاہتا تھا کاش حضور یہ مکالمہ ختم فرما کر بعد کچھ
بیان حقائق ومعارف سلوک یا کوئی مسئلہ تصوف ارشاد فرمائیں واللہ یہ خطرات خواہش
فقیر حضور پر ظاہر بھی اور ایک شان تبسم کے ساتھ مستعد ہوتا ہم اس قصہ کو ختم کرنا چاہتا تھا
حضور طول دیتے تھے آخر وہ جلسہ اسی مکالمہ میں ختم ہو گیا اور بمعیت عاجز نواب صاحب مرحوم
آتا خیال تھا کہ اگرچہ بکمال تہذیب نواب صاحب مرحوم نے کچھ بھی نہ کہا تاہم تکلیف کا کیا موقعہ

ہے لیکن نواب صاحب مرحوم کچھ ایسے مست و سرشار اُٹھے کہ دور تک فقیر سے کچھ کلام نہ کیا ایک مسافت دراز طے کرکے مخاطب ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ آج بعد مدت ایک آفتاب درخشاں اور سلطان جہاں کو دیکھا یہی وہ حضرات ہیں جو باعث قیام سماوات و ارض ہیں نور اللہ باوجود اس کے کہ حضور نے بطور معمول مجھ پر نظر التفات بھی نہ کی لیکن صرف میری گستاخی تجسس پر وہ تجلی عارفانہ ڈالی تھی کہ ہنوز میرے حواس درست نہیں ہیں یہی وہ حضرات ہیں جن کی خدمت میں ہر وقت خبردار رہنا چاہیئے۔ شب کو فوائد متفرقہ کے بیان میں حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ روشش فقیر کے خلاف ہے کسی نئے آنے والے کی خاطر اپنے بیان و تقریر کا بدل دینا اور یہ صرف اس خادم کی تسکین اور ازالہ شبہ کے واسطے فرمایا گیا۔ **دوسری مثال** اس خادم کے ایک پیر بھائی تحصیلدار ضلع میرٹھ میں ملازم تھے اُن پر ایک مقدمہ فوجداری چلا وہ نہایت پریشان ہوکر اس عاجز کے پاس پہنچے یہ خادم اُن کے ہمراہ ہوکر علی گڑھ دولت خانہ خان صاحب محمد عبدالرشید خاں صاحب مرحوم پر خدمت اقدس حضور قدس سرہ میں حاضر ہوا وقت بعد مغرب تھا حضور پلنگ پر لیٹے ہیں خادم نے بعد دریافت کیفیت مزاج سامی مختصر احوال پریشانی اپنے دوست کا عرض کیا ابھی پورا عرض نہ کرسکا تھا کہ حضور لیٹے سے اُٹھ بیٹھے اور بحال جلال فرمایا کہ تم لوگوں کو جس وقت کوئی حکومت ظاہری ملجاتی ہے خدا کو بھول جاتے ہو اور غربا پر سخت ظلم کرتے ہو جب خدا پکڑتا ہے اُس وقت فقرا کے پاس دوڑتے ہو کیا یہ لوگ خدا کے پکڑے ہوئے کو بچاسکتے ہیں کیا یہ کچھ زبان ہلاسکتے ہیں اس معاملہ میں حکم ہو چکا ظالم کو قید ہوگئی اب کیا کہتے ہو فقیر یہ حکم خلاف معمول سنکر اور وہ شان جلال دیکھکر حیران تھا اور اُن بیچارہ پر قیامت گذر گئی دوسرے وقت تنہا خادم حاضر ہوا اور عرض حال کیا اب شان ہی دوسری تھی فرمایا دعا کریں گے خدا انجام بخیر فرمائیگے بہت افسوس ہے کہ اُس نے غربا پر سخت ظلم کیا اور حکم سزا ہوگیا مجبوری ہے نتیجہ یہی ہوا

کہ باوجود بڑی کوشش وصرف کے اُن کو منزا ہو گئے۔

ادب سی و سوم طریقہ توحید پر سلوک

حضور اقدس قدس سرہ کا توحید میں مشرب وحدت وجود تھا اور یہی تمام خانوادہ عالیہ کا مشرب ہے لیکن فرماتے یہ مسئلہ حالی ہے قالی نہیں بطرز قال مسلک اہل وحدت شہودیہ خوب بیان ہو سکتا ہے کیا خوب فرمایا ہے ؎

موحد سے تو اتحادی ہے ملحد ٭ ٭ نہ سب تو ہی تو ہے کہ بس تو ہی تو ہے

حضور اقدس دامت قدس سرہ کی ہر حال و ہر مقام میں نظر سبب پر ہوتی کبھی مسبب کو نہ دیکھتے مزاج مجلس سے بلند باتوں اور کشف خواطر سے سخت نفرت فرماتے ارشاد ہوتا یہ نقصان سالک ہے اپنا کام چھوڑ کر کسی دوسرے کی طرف متوجہ ہونا نقصان ہے پھر تجسس اور افشائے راز کرنا روش فقرا میں اس کو غیبت کہتے ہیں۔ ہاں اتفاقیہ عارف کی نظر پڑ جاتی ہے ایسا کہ اس سے کوئی راز مخفی نہیں بشرط ضرورت ہدایت نہ بغرض اظہار کمال کسی دوسرے کے خطاب سے وہ رفع وسوسہ کسی طالب کا کر دیتا ہے اور یہی روش ہمارے اکابر قدست اسرارہم کی تھی یہ حضرات باوجود اطلاع چشم پوشی فرماتے اور دوسرے طریقوں سے رفع خواطر یا سالک کو تنبیہ فرما دیتے بیشتر بصورت تذکرہ عام فوائد کبھی کسی بزرگ کے قصہ کے پیرایہ میں کبھی کسی کتاب کو دکھا کر کبھی حاقہ میں بجا کر ہدایت فرماتے اخص راز دار خدام کو خصوصیت سے بھی تنبیہ ہو جاتی۔

حضور اقدس کے دربار میں یہ صورتیں دفانہ پیش آتیں کچھ بیان ہو رہا ہے بعض حاضرین سنگت کے عالم میں خاموش ہیں کہ یہ ہمارا قصہ ہے یعنی صرف ایک تذکرہ سمجھ رہے ہیں اور محظوظ ہیں بعض مرشد شناس مست و بیخود ہیں اور حقایق کلام میں غور کر رہے ہیں

ادب سی و چہارم اختیار ترک کرنا

حضور اقدس اپنے معاملات میں کبھی خواہش نہ رکھتے اور مریدین میں بھی حقیقی پیدا آتی

خدام غلام پر یہ تھا جو باوجود اشد ضرورت اپنے معاملات بطور درخواست حضور کی بارگاہ میں پیش کرتے صرف وقت استفسار مختصر حال عرض کر دیتے اور منتظر حکم رہتے اور جہاں حکم الٰہی نہ ہو اور اسباب ظاہر سے زیادہ اہتمام سے کام نہ لیتے ان خدام کے کان ہزاروں اسرار سن چکے ہیں ان کے سینے رازوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کی زبانیں بند ہیں ہر چند چاہیں کچھ کہیں لیکن حکم نہیں پاتے معاملات میں ظاہری کوشش صرف زبان بندی مخلوق اور استر حال اور ادائے حقوق شرعیہ کے سبب سے ہوتی ورنہ ہر کام میں رضائے خالق مطلوب تھی بیاض اسراریہ میں ارقام فرماتے ہیں۔ مرید او ر دو جہان خواستی و بایستی نباشد ہر کہ او را خواست و بایست باشد او طالب ہوا ست نہ مرید مشائخ فرمودہ اند کہ مرید پیش شیخ ہمچو مردہ میں ید الغسال باشد بطوریکہ خواہد او را متحرک گرداند سزاوار مریدان است کہ آنچہ شیخش نسبت او خواہد او جز آں نخواہد ورنہ او را مرید نخوانند و اطلاق اسم مرید برا و مجاز باشد۔

ادب سی و پنجم قضائے الٰہی پر راضی ہونا۔

مکتوب شریف میں جو بزرگ کسے بنام اس گمنام کے صادر ہوا ارقام فرماتے ہیں۔

اس سال سفر حج میں ہمارے خاص اعزا تھے حضرت پھوپی صاحبہ خالہ صاحبہ ہمشیرہ یہ سب اسی سفر میں مقامات متبرکہ میں انتقال کر گئیں رضینا بقضاء اللہ تعالیٰ اب ہم یکہ و تنہا ہیں بڑا سفر درپیش ہے دعا کرو کہ انجام بخیر ہو۔

ادب سی و ششم محبت شیخ طریقہ میں مستغرق ہونا۔ ادب سی و هفتم ہمیشہ اس کی جانب متوجہ رہنا۔ ادب سی و ہشتم ہر کام میں شیخ کو ساتھ دیکھنا

ادب سی و نہم ہر حال میں اس کو پیش نظر رکھنا

حضور اقدس قدس سرہ کو شیخ کی محبت و تعظیم (بلکہ شیخ کے ہر منتسب سے محبت اور تمام

خانوادہ سے اسی نسبت سے خصوصیت تھی الشیخ کا اتباع شیخ کی حضوری دربار۔
شیخ کی معیت شیخ میں فنائیت مطلقہ حاصل تھی۔ صورت میں وہی شان تھی۔ سیرت
کا وہی حال تھا۔ رفتار میں وہی چلن تھا۔ گفتار میں وہی لہجہ تھا لباس میں وہی وضع
تھی معاملات میں وہی ڈھنگ تھا۔ عبادات میں وہی رنگ تھا دوپہر کا قیلولہ شب
کی استراحت گویا خاص اوقات حضوری دربار تھے تمام معاملات میں ہدایات ملتیں۔
تمام خطرات پر حضور مطلع کئے جاتے۔ ہزاروں بار کا دیکھا ہوا واقعہ ہے کہ طبیعت مبارک
کسلمند ہے مرض کا اشتداد ہے غذا متروک ہے ضعف شدید عارض ہے طاقت
نشست و برخاست نہیں ہے لیکن حضار میں کسی نے تذکرہ حضور خاتم الاکابر قدس
سرہ شروع کر دیا بس ایک طاقت و توانائی جسم اطہر میں آگئی اٹھ بیٹھے حالات سن
رہے ہیں اور نہایت خوش و بشاش ہیں بعض لطائف کو سمجھا رہے ہیں۔ سبحان اللہ
ایسی فنائیت و محویت مرشد کے ساتھ کہیں دیکھی نہ سنی۔ جن لوگوں سے حضور خاتم الاکابر
رحمتہ اللہ علیہ جیسا معاملہ فرماتے بس وہی روش حضور جاری رکھتے۔

ادب چہلم دوسروں کی طرف سے بالکل غافل ہو جانا

اکثر ارشاد فرماتے کہ حضور سید نا محو غیث قدس سرہ العزیز پھر اکابر خاندان مارہرہ قدست
اسرارہم بہت غیور ہیں ان کا متوسل جب کہیں اور جائے گا پریشان ہو گا۔ حضور شیخ اکبر
امام الطریقہ محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں لن یفلح ابلا مراۃ بین الزوجین
والطالب بین الشیخین ایک عورت دو شوہروں کی جورو ہو سکتی ہے نہ ایک
طالب دو شیخوں کا مرید راہ سلوک میں اول و آخر مسئلہ اعتقاد شیخ طریقہ کا ہے جب تک
یہ نہیں کچھ بھی نہیں جو ایک دروازہ کا مردود ہے اس کی راہ مسدود ہے ہمارے
گھر میں کونسی نعمت نہیں جو کسی دوسرے دروازہ پر جائیں اور سائل ہوں۔

باغ وا ایں صاحب سرو حضور است ۔۔۔ شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

بعض ہمارے منتسبان نے دوسری جگہ بھی بیعت کی طرح طرح کی تکالیف اور مشکلات میں مبتلا ہوگئے کہنے لگے فلاں نے بددعا کی عمل پڑھا حاشا کہ ہمکو اس کا خیال بھی آیا ہو لیکن کیا کیجئے اس خاندان برکاتیہ کے بعض متاخرین بھی قدم بقدم حضور غوثیت رضی اللہ عنہ ہیں وہ گوارہ ہی نہیں فرماتے کہ ان کے منتسب حقیر و ذلیل ہوں جو اس خاندان کی توہین کریگا فوراً ذلیل ہوگا ہم نو پشتوں سے قادری ہیں اور اسی نسبت پر فخر کرتے ہیں ہم کو دعوے ہے کم از کم اس خاندان کے منتسب ہیں دو باتیں ضرور ہوں گی اگرچہ بالکل طریقے سے ناواقف ہو اور عمل سے خالی ہو اولاً کسی دوسرے خاندان کے فقیر کے ہاتھ سے صدمہ نہ اٹھائے گا دوسرے عمر بھر کسی حال میں رہا ہو انشاء اللہ تعالے وقت آخر توبہ و ندامت پر مریگا کہ سرکار بہت عالی ہے۔

ادب جمیل و تکریم کسی دوسرے سے استفادہ قطع کردینا

خود حضور بڑے غیور تھے اور غیرت کو نہایت پسند فرماتے تھے اس خادم نے ایک رسالہ مطبوعہ میں سند تسبیح حضرت مولانا ابو الحسنات محمد عبد الحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ دیکھکر بشوق حصول سند قصد لکھنؤ کیا اور حضرت مولانا مرحوم کے دروازہ پر پہنچکر خیال آیا کہ یہ غیرت سے سوال ہے فوراً واپس ہوا اور حاضر حضور ہو کر عرض حال کیا نہایت خوش ہو کر فرمایا کہ اجازت تسبیح لانے میں کچھ نقصان نہ تھا لیکن بہتر ہوا اپنے گھر میں موجود ہے پھر اپنی تسبیح مبارک مع سند مرحمت فرمائی والحمد للہ علی ذالک۔

یہ خادم الہ آباد میں ہے اور حضور اقدس قدس سرہ بڑودہ میں تشریف فرما ہیں اتفاقاً مجھکو خیال ملاقات حضرت دریا شاہ صاحب مجذوب جو وہاں کے صاحب خدمت مشہور تھے پیدا ہوا چند بار ان کے قیام گاہ پر گیا لیکن وہ نہ ملے حضور اقدس کا عزت افزا نامہ صادر ہوا ارقام تھا کہ جب مجذوب تم سے ملنا نہیں چاہتا تم کیوں جاتے ہو اس میں یہ بھی تھی کہ قرب بعد حضور و غیبت کو یہاں دخل نہیں ہم ہر جگہ اپنے خدام کے نگراں ہیں۔ سبحان اللہ

ادب چہل و دوم اعتقاداً عملاً طلباً غیرۃً محبتاً شیخ میں فانی مطلق ہو جانا

یہ شان دیکھا ہے کہ حضور اقدس قدس سرہ کو ہر شان شیخ میں فنائیت مطلقہ حاصل تھی جس
شخص سے یا شہر جس چیز کو حضور شیخ سے نسبت تھی وہ بھی محبوب تھی یہاں تک کہ خدام حضور
خاتم الاکابر قدس سرہ بہ نہایت عزت و احترام حضور کے پاس رہتے سفر میں بھی آن کو جدا نہ فرماتے
کہ شاید صاحبزادہ آن سے کچھ کام لیں اور آن کو تکلیف ہو ان کے تمام کاموں میں اور ضرورتوں
میں معاونت فرماتے آن کی خدمت صرف یہی تھی کہ وہ استراحت حضور اقدس کے وقت
میں نذا حضور خاتم الاکابر قدس سرہ سنایئں سوائے آن حضرات کے جو حضور قبلہ جسم و جان
حضور شاہ آل اچھے میاں قدس سرہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ سے فیضیاب تھے کسی بزرگ
سے استفادہ کی اجازت مرحمت نہ ہوتی۔ ریاض اسراریہ میں ارقام فرماتے ہیں
مرید خود را نگزارد کہ با شیخ دیگر نشیند و نہ با مریدان شیخ دیگر بجہت آنکہ ممکن است کہ ہوائے
این مرید مخالف آن یک باشد و بر مشایخ لازم کہ مخالف ہوا است؛ بفرمایند چوں امر شیخ دیگر
را موافق ہوائے خود یابد بضرورت میل کند و این میل پیش این طائفہ [illegible] از جنون است و این
ارتداد بحکم طریقت مورث بعد و قطیعت است چوں میل بشیخ دیگر کند [illegible] از نظر ساقط
شود و این شیخ دیگر نیز خلاف ہوائے او امر کند باز بشیخ خود رجوع کند [illegible] ہم شد کہ صادق
نبود ہم است پس بضرورت مثل مشایع کہ از اینجا راندہ و از انجا ماندہ [illegible] بیکار سرگردان گردد
ذہب مع الذاہبین الی سجین الطبیعۃ والجہالۃ نعوذ باللہ [illegible] من ہذہ
الفتنۃ والخذلان

ادب چہل و سوم ہمیشہ مشتاق رہنا

[illegible] با ہتمام تمام وضو و طہارت و استراحت و قیلولہ الطاہر رفع تکلیف [illegible] مستطیع [illegible] لیکن
[illegible] صرف یہی باتیں تھے کہ وقت حاضری دربار حضور خاتم الاکابر قدس سرہ [illegible] بعض خدام
[illegible] کہ حضور فلاں معاملہ میں سرکار روا [illegible] رکھتے [illegible] تک [illegible]

پہنچا دیں حتیٰ روز کسی وجہ سے موقعہ قیلولہ نہ ملتا شکل قبض پیدا ہوتی طبیعت بے چین ہے کسی پہلو آرام نہیں جب تک دوسرے وقت حضوری نہ ہو۔

ادب چہل و چہارم عشق کامل

محبت کی یہ کیفیت تھی کہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے خدام کو اپنے سے پہلے کھلاتے اور اس لطف و شفقت سے پیش آتے گویا ناز پروردہ بیٹے ہیں اُن کے تمام متعلقین کے معارف مرحمت فرماتے حضور کے مریدین سے بکمال مہربانی مساویانہ برتاؤ فرماتے اُن کی حاجت براری اپنے خدام سے مقدم فرماتے اور ہر حال میں اُن کی پرسش رعایت بہ نظر رکھتے۔

حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے قریب زمانہ وفات میں ایک بزرگ ولایتی سید محمود شاہ خلیفہ اخوند صاحب رحمۃ اللہ علیہ بدایوں خدمت حضور اقدس میں پہنچے اور عرض کیا کہ ایک عقدہ مشکل کے حل کے واسطے حضور مرشد نے حکم حاضری مارہرہ ملالینا وہاں پہنچکر حضور کے عم معظم رحمۃ اللہ علیہ سے ملا اور حال گذارش کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ جنکی خدمت میں تم بھیجے گئے ہو وہ بدایوں تشریف رکھتے ہیں ایک جوڑہ کپڑے اور کچھ زر نقد مرحمت فرماکر مجھکو بدایوں کو روانہ کردیا ہے حضور اقدس نے آپ کو کمال عزت و محبت سے اور اس خادم کو آپ کی خدمت پر مامور فرمایا۔ افسوس یہ راز نہ کھلا کہ وہ عقدہ کیا تھا اور کیونکر حل ہوا کچھ اس طرح خلوت خاص میں باتیں ہوتی تھیں کہ دوسرے کو بار نہ تھا ایک روز خادم عاجز سے فرمایا کہ ایک گراں بہا نعمت تیرے واسطے پہنچی ہے ایک جوڑہ کپڑے ولایتی صاحب کے واسطے نئے تیار کراکے فوراً حاضر لا خادم نے بعجلت تمام تعمیل حکم کی ولایتی صاحب کے روبرو کپڑے رکھکر فرمایا یہ ہمارا خادم ہے آپ اپنا ملبوس بطور تبرک اس کو دیدیجئے اور یہ کپڑے آپ پہن لیجئے وہ جوڑا اس خادم کو ملا اور ارشاد فرمایا جانتے ہو یہ کیا چیز ہے یہ حضور جدی کا مرشدی قدس سرہ کے پہنے ہوئے کپڑے

ہیں شکرانہ ادا کرو کہ بڑی نعمت گھر بیٹھے مل گئی والحمد للہ علی ذلک۔

ادب چہل و پنجم خلق سے اعراض

گذارش ہو چکا ہے کہ حضور اقدس قدس سرہ اہل خلق کے افعال و اقوال سے کبھی متاثر نہ ہوتے اور ہمیشہ نظر عفو و رحمت سے دیکھتے مخالفین کے افعال کی بھی طرح طرح سے تاویلیں اور عذر فرما دیتے انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ بعض واقعات اس کے متعلق معروض ہوں گے

ادب چہل و ششم حضور قلب مع اللہ

صفحہ ۷ کتاب سراج العوارف فی الوصایا والمعارف پر ارقام فرماتے ہیں مدام بیاد الٰہی مشغول باشند و از خدا بجز خدا طلب نکنند چوں خدا را یافتند ہمہ اشیا را یافتند چہ ماسوائے اللہ چیزے نیست ہر چہ ہست ہمہ اوست یعنی ہمہ اوست الا کل شیء ما خلا اللہ باطل یک لحظہ از یاد او تعالیٰ غافل نباشند و می غفلت را بجائے ندہند و بخود را فرصت ندہند تا کہ فرصت نیابند۔

ادب چہل و ہفتم محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم

شریعت یا طریقت عرفا کو کسی وجہ سے محجوب ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار تک رسائی کے رستہ ہیں حضور اقدس قدس سرہ کا خود بھی عمل یہی سنت تھا آخر عہد میں بسبب ضعف اکثر اوراد وظائف خاندانی کا ورد ترک فرما دیا تھا صرف چند درود کے صیغے تھے جو کبھی کسی حال میں ترک نہ ہوتے چند صیغے درود کے اور شجرہ قادریہ و چشتیہ جمع فرما کر چھپوا دیئے حکم تھا کہ اگر شامت اعمال سے پڑھنے نہ پائیں تو انہی کو پڑھ لیا کرو کثرت ضعف کے خیال سے اپنے خدام کے سوا تمام اوراد و وظائف کو ان کی فرصت کی اجازت مرحمت فرمائی ارشاد فرماتے کہ درود شریف تمام دعاؤں کی روح ہے بغیر اس کے کوئی عبادت کامل نہیں ہوتی اس محبت کے نتائج کا نتیجہ زیارت بیداری اور خواب سے ہوتا ہے کہ سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا گیا انعام مرحمت ہوئے دعا فرمائیے اگر حیات مستعار

باقی ہیں اور بہا قصیدہ شرائف کی زیارت بھی آپ حضرات کو نصیب ہو جاتی ہے حقیر عاجز نے ارادہ کیا ہے کہ جمع کرنے میں صرف اسقدر تصرف ہو کہ وہ مضامین جو مختلف جگہوں میں ہیں ابواب قائم ہو کر ایک جگہ آجائیں باقی عبارت سامی بدستور اور عندالضرورت معہ ترجمہ ہوگی۔

ادب چہل و ششم جو ظاہر شریعت کے خلاف ہو اس سے بچنا

حضور اقدس قدس سرہ کو عبادات معاملات عادات میں اتباع سنت کا ہمیشہ التزام تھا یہاں تک کہ اگر بعض ناواقف خدام کوئی سوال خلاف شریعت کرتے باوجود خلق عام مزاج اقدس پر سخت گراں آتا اور اکثر اوقات اس کا ایک عجیب اثر ہوتا۔ ایک میرے دوست ساکن میرٹھ قوم سیوہ نے جو حضور اقدس کے مرید تھے اپنے حقیقی عزیز سکنہ ماہیرو کی شکایت کی اور درخواست کی کہ حضور سے کوئی ایسا عمل مرحمت ہو کہ ان میرے مخالفین کو تکلیف پہنچے اور وہ مجبور ہو کر میرے ساتھ موافقت کریں فرمایا کہ معاملات متنازعہ میں ان کا کچھ حق شرعی ہے یا نہیں عرض کیا حق ضرور ہے لیکن اس پر تمادی قانونی عارض ہے عرصہ سے قبضہ نہیں ہے یہ سنکر حضور اقدس کو جلال آگیا اور فرمایا فقیر ظالم کو بھی ایذا دینا گوارا نہیں کرتے تم صاحب حق کو طلب حق پر ایذا پہنچانا چاہتے ہو کبھی ایسا سوال نہ کرنا اور سخت ناخوش ہوئے اس خادم عاجز نے ہر چند کوشش کی کہ حضور کا غصہ کم ہو جائے لیکن جب کسی پہلو سے ان کا تذکرہ کیا حضور کو فوراً وہ سوال یاد آگیا اور فرمایا یہ وہی ہیں جنہوں نے ایذا ناجائز خلاف شریعت درخواست کی تھی اور اس میں ہم سے عداوت چاہی تھی نتیجہ اس پر بھی عتاب حضور اقدس کا یہ ہوا کہ یہ سائل تین برس سخت امراض میں مبتلا اور صاحب فراش ضروریات سے محتاج رہے اور اسی تکلیف میں انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ادب چہل و نہم مسلمانوں کو نصیحت کرنا

یہ حضور کی عادت کریمہ تھی اور ہر جلسہ میں اس کا التزام طریقہ لطیف اتنا نرم اور اچھا تھا
کہ جس سے جو ارشاد فرمایا ناممکن تھا کہ تعمیل نہ کرے دینی دنیوی اخلاقی تعلیم ہوتی حقوق العباد
کی نگہداشت کا خاص اہتمام ہونا والدین استاد شیخ اور بزرگوں سے ادب و تعظیم
اعزہ و احباب سے مساوات و محبت چھوٹوں سے شفقت پیش آنے کی تاکید
فرماتے۔

ادب پنجاہم اپنے اہل سلسلہ کی ہواخواہی اور ان کو دعا دینا

ایک گرامی نامہ میں اس ناکارہ خادم کو تحریر فرماتے ہیں ہم خدائے تعالیٰ سے تمہارے
واسطے فلاح دارین کی ہر وقت دعا کرتے ہیں تمہاری تکلیف سے ہم کو تکلیف ہے
انشاء اللہ تعالیٰ انجام بخیر ہے حضور اقدس کو اپنے ہر خادم کا ہر وقت خیال تھا اور ان
کی حاجت برآری کی فکر۔ ہر خادم کو جس میں بنیادی چیزوں کی طلب پر بھی تنبیہیں حسب مراتب
ہوتیں آخر عہد میں مریدین سے فرماتے کہ ہنوز وقت ہے کچھ کر لو پوچھ لو کچھ سیکھ لو
اگر تم سے تکمیل سلوک بھی نہ ہو سکے ادعیہ و اشغال و اعمال و مراقبات خاندانی کی اجازت
لے لو کہ اس راہ میں اہل اجازت مجاز ہے ہمارے بعد واقف کیسا مجاز بھی ملنا دشوار
ہوگا ڈھونڈو گے اور نہ پاؤ گے ایسی شان کرم کا جلوہ تھا کہ معمولی مسلما دیکھکر بہت سے
خدام کو اجازت و خلافت مرحمت ہوئی۔

ادب پنجاہ و یکم اہل سلسلہ کی ظاہرہ و باطن ہواخواہی۔ ادب پنجاہ و دوم کما حقہ ان کی خدمت۔ ادب پنجاہ و سوم ان کے کاموں میں حضور و غیبت برابر جاننا۔ ادب پنجاہ و چہارم ان سے خصوصیت برتنا

ان چاروں اوصاف کا بیان ہو چکا ہے اور یہ خاص عادت کریمہ تھی ہر وقت ہر مجلس پر غالب ہوتا

خیال اور آن کی پاسداری حاضر و غایب شگاہ کرم مگر حاجت برآری رات دن کا شغل
تھا والا برادرم مولوی عبدالحی صاحب مرحوم نے بعد ترک ملازمت راج سروہی ریاست
جودھپور میں کوشش ملازمت کی لیکن جگہ ملنے میں دیر ہوئی حضور اقدس بڑودہ میں تشریف
فرما تھے کرامت نامہ بنام خادم عاجز پہنچا ارقام فرماتے ہیں عبدالحی کو لکھیو باعتقاد
سیاح سروہی کا خیال تھا وہ ان کو جدا کرنا نہیں چاہتے تھے اور کوشاں تھے کہ واپس
لیں سیاح جودھپور آمادہ تھے کہ جگہ دیں فقیر نے تصفیہ کر دیا کہ سیاح سروہی کوشش
نہ کریں اب مطمئن رہیں معاملہ صاف ہو گیا۔ بغیر درخواست اس عاجز کے ایک صاحب
منصب کو نوازشنامہ تحریر فرمایا ارقام فرماتے ہیں کہ فلاں ہمارا خاص خادم ہے اس کی
پریشانی سے ہم کو تکلیف ہے آپ جو کچھ ہمارے ساتھ کرنا چاہتے ہیں اس کے ساتھ
کریں بس یہی ہماری خدمت ہے اور اس خادم کو حکم پہنچا کہ اس سفر میں فلاں صاحب
سے ملنا وہ ہمارے ملنے والے ہیں دل نہیں مانتا ایک تازہ واقعہ عرض کروں سنہ
حال میں یہ خادم پریشان حال بدایوں حاضر ہوا اثنے ایک عزیز پیر بھائی سے ملا جو با
اخلاص خادم سرکار ہیں اور نہایت نیک صالح شخص ہیں یہ معلوم کر کے کہ ان کے پاس کچھ
کتابیں حالات حضرت مارہرہ کی ہیں ان سے استدعا زیارت کی وعدہ فرمایا کہ
انشاءاللہ کسی روز دکھاؤں گا بلکہ دیدونگا دیکھ لینا لیکن ایفا میں تعویق ہوئی ایک روز
اتفاقیہ خادم سے ملاقات ہوئی نہایت عاجزی سے فرمایا ایک خطا ہوگئی معاف کر دو
فقیر نے عرض کیا اگر آپ کے نزدیک کوئی خطا ہوئی ہے معاف ہے واقعہ فرمایئے
کہنے لگے تو نے فلاں روز کتابیں مانگی تھیں اور میں نے وعدہ کر لیا تھا لیکن پھر خیال
ہوا کہ اگر عیب و دستور اینا ہے زمانہ کتابیں واپس نہ ملیں اور تو نے نہ دیں کیا کرونگا
قلمی نسخہ ہیں غرض یہ فیصلہ کر لیا کہ کتابیں نہ دونگا شب کو حضور قدس سرہ کی زیارت
ہوئی کہ ارشاد فرماتے ہیں سائل کے ہم ضامن ہیں تم کتابیں فوراً دیدو اسی وقت سے

میں تیرا اشتیاق مشتاق ہوں اور معافی چاہتا ہوں سب کتابیں حاضر ہیں خادم کو اس غلام نوازی پر رونا آگیا اور سمجھا کہ مدعا تکمیل اس رسالہ کی ہے پس اسی ہمت پر کام شروع کر دیا ورنہ صدمات متواترہ و خرابی صحت صاف جواب دے رہے ہیں لیکن شوق تعمیل حکم سرکار جو کہ جان کے ساتھ ہے خدائے تعالیٰ اس ناچیز تحریر کو مکمل فرما دے اور خدا کرے حضور اقدس قدس سرہٗ قبول و منظور فرمالیں بس نتیجہ نکل آیا اور ان کے کرم سے سب مشکلیں آسان ہو گئیں یہ ایک ناچیز غلام کی داستان ہے خوشا حال خدام خاص کا ان پر جتنا کرم ہو زیبا ہے۔

ادب پنجاہ و پنجم حضرات قادریہ سے صحبت رکھنا

حضور پرنور قدس سرہٗ کو حضرات قادریہ سے خاص انس تھا صاحبزادگان سرکار قادری کا نہایت اکرام فرماتے حضرت شاہ تجمل حسین صاحب قادری شاہجہانپوری دامت برکاتہم مخصوص و دست گفتہ رشید و علی حسین صاحب اشرفی دامت برکاتہم حاجی سید وارث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت بغدادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مقیم دہلی آستانہ حضور محبوب الٰہی سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ جو بعد وصال اسی بستی میں فنا فی اللہ حضور کے ملنے والے ہیں اس خادم کو حضرت اجمیر میں اپنے ساتھ لیجا کر حضرت حاجی سید وارث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا شہرت عام تھی کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر شان جذب غالب ہے اور وہ کسی سے بات نہیں کرتے واللہ حضور اقدس قدس سرہٗ سے ایک گھنٹہ کامل وہ لطف و محبت کی باتیں ہوئیں جو وہ خاص مخصوصین سے بعد ایک مدت کے ملاقات میں ہوں افسوس یہ نہ معلوم ہو سکا وہ کیا باتیں تھیں قیام گاہ پر تشریف لاکر فرمایا کہ حاجی صاحب خالص قادری ہیں اور ان کا سلسلہ بھی نہایت عمدہ ہے اور بڑے بزرگ ہیں عام خدام کو ہدایت ہوتی کہ جس جگہ اہل اللہ پاؤ بکمال ادب حاضر ہو جاؤ اور اس کے نگاہ کرم کی قدر کرو پھر اگر آستانہ عالیہ قادریہ کا مسند نشین ہے تو

خدمت خصوصیت سے بجالاؤ اگر برکاتی بھی ہے تو تم اُس سے ہر سوال کر سکتے ہو اور خدمت لے سکتے ہو ان حضرات کی خدمت میں با ادب بلا قصد امتحان حاضر ہو اور کوشش کرو کہ یہ تمکو اچھا سمجھیں کہ ان کے حسن ظن میں بھی اثر خاص ہے۔

ادب پنجاہ و ششم غیروں کی صحبت سے بچنا

حضور پرنور اقدس سرہ مجاذیب اور حضرات نقشبندیہ مجددیہ سے کم ملتے ارشاد فرماتے مجاذیب اصحاب سلوک نہیں اور نسبت متعدیہ نہیں رکھتے کاملیت موجود مکملیت مفقود ان سے امید نفع کم اور خیال مضرت بیشتر ہے۔ حضرات مجددیہ کی استقامت علی ظاہر الشریعت کی تعریف فرماتے ارشاد ہوتا اصطلاحی عرفان بھی نہ ہو تاہم نورانیت اتباع سنت بھی ایک قسم کا عرفان ہے اور یہ ان میں ضرور ہے۔

ادب پنجاہ و ہفتم۔ جو چیزیں باعث تشویش خاطر ہوں اُن سے بچنا

حضور انور قدس سرہ خدام کے دینوی امور میں بھی جب تک کوئی خاص تجربہ اور ضرورت نہ ہوتی مداخلت نہ فرماتے علمائے ظاہر کی طرح مناظرہ و مباحثہ نہ فرماتے

ادب پنجاہ و ہشتم سماع کو روش طریقہ نہ جاننا

حضور پرنور قدس سرہ اپنے واسطے اہتمام فرما کر سماع نہ سنتے لیکن اگر کوئی مہمان عزیز اہل سماع ہوتا کبھی خود بھی شرکت فرماتے لیکن ان مجالس خاص میں عامیوں کو بار نہ ہوتا مخصوص خدام طلب فرمائے جاتے۔ اور اس بزرگان مارہرہ میں سماع حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے عہد شریف سے موقوف تھا حضرت اقدس نے بھی جاری نہ فرمایا اگر کوئی قوال یا خوش خواں عرس شریف یا بغیر عرس میں حاضر ہو کر اجازت چاہتا بیرون درگاہ شریف سنتے دوسرے آستانوں پر کسی خاص اہتمام سے مجالس سماع میں تشریف لیجاتے نہ سماع شروع ہوجانے پر اٹھتے اس مسئلہ کے دریافت کرنے پر مکتوب حضور عبد النور

بلگرامی قدس سرہ اس خادم کو مرحمت ہوا جو ذکر صنوبریہ میں منقل ہوا۔ ارشاد فرماتے تھے کہ
ہمارا مسلک اور حقیقتاً مسلک صحیح صوفیہ صافیہ یہی ہے کہ سماع حلال ہے اور اس کے شرایط
ہیں جو اکابر مشایخ رحمۃ اللہ علیہ نے مقرر کیے ہیں اولاً سماع کی ضرورت ہو ثانیاً مجلس
میں سب اہل سماع یا غالب ان کی جماعت ہو۔ قوال بھی صالح ہو موقع بھی خاص ہو۔ ایسا
سماع متقدمین نے سنا اور مریدین کو سننے کی اجازت دی اس کا انکار آفتاب کا انکار ہے
مجمع فساق کو مجلس سماع نہیں کہتے بیشتر سماع مروجہ حال سراسر لہو و لعب ہے ایسی مجمع میں
اہل سماع کو بھی جانا درست نہیں خاندان مارہرہ مطہرہ میں بعض بزرگوں نے سماع سنا
اور بعض نے احتراز فرمایا لیکن ان میں کوئی بزرگ نہ بلا شرایط علت مطلقاً اور نہ بشرایط
حرمت مطلقہ کا مجوز ہے بات یہ ہے کہ سماع ایک تدبیر ترقی ہے۔ جب سالک کو
کسب طریقہ کی کوفت یا حیرت مقام متحمل کر دیتی ہے اچھی آوازوں بمدد مضامین شوقیہ
کے اشعاروں اصحاب احوال کے کلام سے اس کی ہمت کو بلند شوق کو تیز کر دیتے ہیں یا
نہ یہ ہر اسکو کوئی کسب طریقہ ہے نہ کسی خاندان کے ساتھ مخصوص ہے۔ الغرض شیخ
محقق جو حکیم حاذق روحانی ہے طالب کے اسباب موانع ترقی یا مواد فاسد کو مختلف
تدبیروں سے دفع کرتا ہے استلا یا یاروزہ فاقہ کی ہدایت ہوئی بلغمیت زیادہ دیکھی
حرارت ذکر بڑھا دی وغیرہ وغیرہ۔ ہر شخص طالب کی حالت جدا موانع راہ مختلف ہیں
لہذا علاج و دوا بھی مختلف ہے لیکن جب گفتگو ہو اس مسئلہ میں ہر کسی شخص پر یہ حکم
کرنا کہ وہ اہل سماع نہیں ہے نہ چاہیے اگر ظاہر اس کا حلیہ شریعت سے آراستہ اور طریقہ
صوفیہ صافیہ سے خبردار ہے۔

ادب پنجاہ و نہم سماع کی عادت نہ کرنا۔ ادب شصتم سماع سے
بعبارت مطلقہ بھی منع کرنا

یہ گزارش ہوا کہ حضور سماع کا انکار نہ فرماتے لیکن عادت بھی نہ تھی اتفاقیہ ہوتا تو بکمال ادب وقار
سنتے اور تمام شرائط ملحوظ ہوتے دوسروں پر جو لباس صوفیہ میں ہیں ان انکار نہ فرماتے اور خدام
کو بھی انکار سے روکتے کہ یہی طریقہ حضرات قادریہ واکابر مارہرہ مقدسہ ہے رضی اللہ عنہم اجمعین

ادب نشست بہ تکریم سماع اتفاقیہ کو بحضور قلب سننا

فقیر عاجز کو اپنی دیکھے ہوئے دو واقعہ خاص یاد ہیں ایک بار حضور اقدس قدس سرہ بدایوں
میں رونق افروز ہیں کہ حضرت معظمی صاحبزادہ سید شاہ تجمل حسین صاحب قادری شاہجہانپوری
دامت برکاتہم جو مرید و خلیفہ حضرت صاحب سجادہ بانسہ شریف اور طالب و صاحب
اجازت حضرت خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ اور ورزش سلوک
میں ہم سبق و ہم شغل حضور مرشدی قدس سرہ اور مخصوص ملنے والے ہیں تشریف فرمائے
بدایوں ہوئے حضور اقدس نے صاحبزادہ صاحب ممدوح کی دعوت کی اور بعد فراغ
طعام فرمایا کہ یہ اہل سماع ہیں سماع ہونا چاہیئے۔ قوال حاضر ہوا حضور انور قدس سرہ اور
حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم اور شاہ امیر اللہ صاحب خلیفہ حضور صاحبزادہ
صاحب زید مجدہم سننے والے تھے آخر مجلس میں باصرار حضرت صاحبزادہ صاحب
دامت برکاتہم یہ خادم طلب کیا گیا سبحان اللہ عجیب بابرکت مجلس تھی۔
اسی طرح ایک بار مولانا حافظ شاہ محمد عمر صاحب، قادری دامت برکاتہم بدایوں تشریف
لائے اور حضور اقدس قدس سرہ نے مولانا کی دعوت کی بعد کھانا کھانے کے کچھ خوشخوان
بلائے گئے اور نعت و منقبت پڑھی گئی۔

جب حضور دہلی تشریف لے گئے مولانا حافظ محمد عمر صاحب دامت برکاتہم نے دعوت
کی اور وہاں بھی نعت خوانی و منقبت خوانی ہوئی یہ سماع تھا جو باہتمام حضور نے سنا
ارشاد فرماتے کم از کم وہ شخص جو مجلس سماع میں حاضر ہو ایسا ہونا چاہیئے کہ حاضرین پر غالب
ہو اور ان پر خطرات پریشان نہ آنے دے یہ درست کہ بعض اکابر نے مجالس عام

میں بھی سنا لیکن آج کوئی آن کا شغل ہے یہ محض لوگوں کے جمع کرنے کی تدابیر تھیں کہ جو
آگیا وہ ان کے رنگ میں رنگ گیا۔

اب بھی عرس شریف میں مجالس سماع بیرون درگاہ شریف ایک عمارت جداگانہ میں ہوتی
ہیں جو سماع خانہ کے نام سے موسوم ہے حضور صاحب سجادہ مارہرہ دامت برکاتہم نے
چونکہ مجمع حضرات چشت نظامیہ و صابریہ زیادہ دیکھا اور سماع آن کی خاص وضع ہے
سماع عرس میں بڑھا دیا عجیب شاندار مجلس ہوتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہی برکات قدیمہ
بھی حاصل ہونگے افسوس یہ ہے کہ ہنوز پیر باقی ہیں لیکن مرید فقط مفقود و ہیں اللہ تعالیٰ
ہم کو ادب و اخلاص عطا فرمائے۔

ادب شصت و دوم تلاوت قرآن کریم پہ مداومت

حضور انور قدس سرہ روزانہ تلاوت قرآن کریم فرماتے اور قلیل دائم کو پسند فرماتے اسی
لحاظ سے جو منازل قرأت حضور اقدس نے اپنے خدام کے واسطے مقرر فرمائی ہیں وہ
آسان ہیں رسالہ سراج العوارف فی الوصایا والمعارف میں بعد بیان چند طرق قرأت فمی
بشوق فیل فیر احزاب کا بطور ایک پارہ روزانہ یوں منازل مقرر فرمائیں۔
منزل اوّل سورۂ البقرہ۔ سورۂ آل عمران۔ سورۂ نسا۔ سورۂ مائدہ۔ سورۂ انعام۔ سورۂ اعراف
سورۂ انفال و توبہ۔ سورۂ یونس تا ہود۔ سورۂ یوسف تا ابراہیم۔ سورۂ حجر تا سورۂ نحل
سورۂ بنی اسرائیل تا کہف۔ سورۂ مریم تا انبیا۔ سورۂ حج تا نور۔ سورۂ فرقان تا نمل سورۂ
قصص تا روم۔ سورۂ لقمان تا سبا۔ سورۂ فاطر تا یٰس۔ سورۂ زمر تا حم سجدہ۔ سورۂ
شوریٰ تا جاثیہ۔ سورۂ احقاف تا النجم۔ سورۂ قمر تا ممتحنہ۔ سورۂ صف تا مدثر۔ سورۂ قیامہ
تا آخر قرآن کریم۔

حضور انور قدس سرہ کبھی پارہ ہائے قرآن کریم پہ ختم تلاوت نہ فرماتے ہمیشہ سورۃ سے
سورت تک پڑھتے قرآن اگرچہ کا حفظ تھا لیکن ہمیشہ دیکھ کر پڑھتے انگلیاں حروف

وسطور پر چلتی جاتیں تاکہ زبان آنکھیں سامع اللہ سب تلاوت میں حصہ پائیں اکثر عمل
بھی آیات قرآنی سے استخراج فرما کر بقاعدہ تکسیر درست فرما دیتے۔

ادب شصت و سوم حضرات سلسلہ کی فاتحہ

تواریخ وفات پر فاتحہ تمام بزرگوں کی معمولی تھی روزانہ بعد پڑھنے شجرہ کے فاتحہ حضرات
ضروری تھی گیارہویں تاریخ فاتحہ حضور غوثیت رضی اللہ تعالےٰ عنہ بکمال احتیاط فرماتے
کوئی جنس معین نہ تھی لیکن شیرینی میں قند مسلمان کی دوکان کی ضرور ہوتی اور ہمیشہ فاتحہ
حضور غوثیت قدس سرہ کے ساتھ فاتحہ حضور پر نور اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کی خود بھی فرماتے اور مریدین کو بھی ہدایت فرماتے شجرہائے قادریہ وچشتیہ کے حواشی پہ
تواریخ وصال حضرات کرام اصحاب سلسلہ اس فقیر نے درج کرکے چھپوادی تھیں پیشتر خدام
کو وہی شجرہ مرحمت ہوتے اور ہدایت ہوتی کہ علاوہ فاتحہ روزانہ حضرات سلسلہ کی تواریخ
خاص وفات پر جو کچھ میسر ہو فاتحہ کرکے تقسیم کردو۔

ادب شصت و چہارم حضور غوثیت میں فنائیت

ہر چند کہ اخفائے حال میں حضور اقدس قدس سرہ کو خاص اہتمام تھا لیکن ایک بار نواب محمد
رستم علی خاں صاحب رامپوری کے اصرار پر یہ ارشاد فرمایا کہ ہماری رسائی اور دسترس سرکار غوثیت تک
ضرور ہے خلوت اول میں سالک کو حاضر دربار سرکار قادری کر سکتے ہیں نقوش میں اکثر
نقش اسم اعظم وطائف وحاجات میں اسم حضور شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مرحمت ہوتا۔

ادب شصت و پنجم کسی ملامت کرنیوالے کا خوف نہ کرنا

اس کے متعلق دو واقعہ گذارش ہیں۔ حضرت صاحبزادہ حکیم شاہ محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا
انتقال ہوا تمام خاندان نے اتفاق کر لیا کہ ان کے صاحبزادہ سجادہ نشین اپنے والد
ماجد کے نہ کہیں جائیں لیکن باوجود اتفاق باہمی اور اختلاف کے جو حضرت اقدس سے تھا
سب کی نظر حضور اقدس کی طرف تھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ حضرات نے رسم قدیم

پہلے ہی چھوڑ دی اور سب سجادہ نشین سے ملقب ہو گئے ظاہر ہے کہ باپ کا جانشین بیٹا ہوتا ہے اس میں غیروں کا کیا حق ہے اور خود حضرت صاحبزادہ صاحب نے بھی اپنی بنا پر کا نہم کو ان کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا سجادہ نشین تسلیم فرما کر تمام اہل خلافت حضرات خاندان کی پروا نہ کی۔

ادب شصت و ششم عیوب کی پردہ پوشی کرنا

کتاب شریف سراج العوارف فی الوصایا والمعارف کے لمیسا وسہ نمبر ۲۲ صفحہ ۸ پر ارشاد ہے کسی کا عیب دیکھنا اور اسکا چھپانا ثواب سے اجر کا باعث ہے اور اہل اللہ کی عادت ہے اگر نصیحت بھی منظور ہو بر ملا نہ کر بلکہ خلوت میں کہے یہی عادت بزرگان دین واکابر ماہر قدوت اسرار ہم ہے اس صورت میں ایک پردہ پوشی اور خدا سے ستار کا ایک پرتو بندہ پر پڑتا ہے جس سے از دیاد و ترقی مراتب کی امید ہے اور یہ ہمیشہ عادت کریمانہ تھی۔

ایک خادم نے چند بار بلا اطلاع حضور اقدس قلمدان سے دو چونی کال لئے حضور نے خلوت میں ان سے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ ہمارے قلمدان سے دو پیسے جاتے رہتے ہیں انہوں نے عرض کیا حضور کی خدمت میں موکل آتے جاتے رہتے ہیں کوئی لیجاتا ہوگا فرمایا تم نے خوب بتایا آج موکلوں کو جمع کر کے چور کو گرفتار کریں گے اور سخت سزا دیں گے اب ان خادم صاحب کو خوف ہوا اور دو روپیہ چپکے سے قلمدان میں رکھ دیئے اور عرض کیا کہ روپئے قلمدان میں موجود ہیں حضور نے مسکرا کر ارشاد فرمایا میاں وہ موکل ڈر گیا اچھا ہوا ورنہ آج ضرور حاضرات ہوتی اور اس کو سخت ندامت ہوتی۔

ادب شصت و ہفتم نسبت قویہ

اکبر آباد خانقاہ والا حضور مخدوم میر ابوالعلی رحمۃ اللہ علیہ میں ایک بزرگ صاحب نسبت کو کیفیت وجد ہے وہ حلقہ میں دورہ فرماتے اور جس شخص پر اپنا رومال مارتے وہ بے اختیار تڑپنے لگتا اسی حالت میں چند بار حضور اقدس کی جانب بھی دورہ فرمایا اور

ہر بار اشارہ کیا لیکن حضور اقدس پر کچھ اثر نہ ہوا ایک مرتبہ حضور نے بھی اُن پر توجہ فرمائی
بس اُن بزرگ کی حالت بدل گئی بے اختیار تڑپنے لگے دیر میں سکون ہوا اور افاقت
پر نہایت اخلاص و ادب سے حضور کے دست بوس ہوئے اور معذرت کی۔

ادب شصت و ہشتم۔ کتب حضور غوثیت و حضرات قادریہ رضی اللہ عنہم پڑھنا

علاوہ مصنفات حضرات اکابر ما رحمہ قدست اسرارہم جو تقریباً ترجمہ ملفوظات و ارشادات
سرکار قادری ہیں رضی اللہ عنہ حضرات قادریہ کی تصنیفات اور خود سرکار سے منتخب کتابیں
ہمیشہ ملاحظہ فرماتے۔

ادب شصت و نہم یازدہم شریف پر التزام

کتاب سراج العوارف فی الوصایا و المعارف کے لمونا سے مسائل فقہیہ میں ارقام فرماتے
ہیں نورہ ۳ صفحہ ۱۰۰ فاتحہ یازدہم حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خصوصاً یازدہم ربیع الآخر
برائے برکت در مال و اولاد انجاح مرام و حصول مراد جایز و مندوب و کارست خوب است
کہ بہ تجربہ آمدہ بشرط آنکہ مجلس از ممنوعات شرعیہ مثل رقص و سرود و روایات کاذبہ موضوعہ
خالی باشد اینچنیں مجلس یازدہم عین ایمان ما قادریان است او تعالیٰ قادریان را توفیق
دہد کہ جاری دارند ملخصاً حضور ہمیشہ حضور التزام یازدہم شریف رکھتے تھے جیسا کہ سابقاً گذارش ہوا
الحمد للہ کہ ۶۹ ادب منجملہ آداب طریقہ عالیہ قادریہ گذارش ہوئے اور اس کے ضمن میں
بہ نہایت اختصار چند واقعے جو آنکھ سے دیکھے یا نہایت ثقہ سچے متدین حضرات سے سنے
ہیں عرض کئے گئے مقصود صرف اسقدر ہے کہ ذات والا صفات ہمارے آقا خادم نوازنہ
قدس سرہ کی تمام صفات کمال اور آداب طریقہ سے متصف تھی اگر فقیر چاہتا تو ایسے دیکھے
ہوئے واقعات اور حضور اقدس کے خاص ارشادات سے اسی ضمن میں ایک ضخیم سی کتاب

مرتب ہو جاتی لیکن ابھی بہت مضامین گذارش کرنے ہیں جو ضروری ہیں مگر باب یازدہ
کا نہ وصل یازدہ سے باب اول کی وصل اول ختم ہوتی ہے۔
اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ اس کتاب کو بوسیلہ حضور اقدس قدس سرہ قبول فرما کر راقم
آثم کی خطاؤں سے بطفیل ذاکران اکابر قدست اسرارہم درگذر فرمائے خاتمہ ایمان پر
اور دست بدامن حضور اقدس قدس سرہ محشور فرمائے۔

اللہم ھب لی فی بصری نورا وفی سمعی نورا وفی [illegible] نورا واجعلنی [illegible]

نوٹ

معذرت ضمن تحریر آداب طریقہ میں جو ارشادات تحریر ہیں حضور اقدس قدس سرہ العزیز نے
انشاء اللہ تعالیٰ وہ الفاظ الشریف سرکار کے تحریر کئے ہیں البتہ ارشادات
زبانی میں کاتب عاجز نے نتیجہ و خلاصہ تحریر کیا ہے [illegible] ممکن ہے کہ اس میں
کچھ کمی بیشی ہو گئی ہو فقیر عاجز قلت استعداد و کمی حافظہ کی وجہ سے حضرات قارئین کرام
کسی مضمون میں غلطی پائیں فقیر کی غلطی سمجھیں [illegible] حتی الامکان عاجز نے
بہت کوشش کی ہے کہ اگر الفاظ حضور اقدس قدس سرہ العزیز الشریف یاد نہ آئیں تو اصل
مقصود و مطالب میں زیادتی و کمی نہ ہو۔

حلیہ مبارک

حضور اقدس کا قد میانہ تھا لیکن باوجود میانہ قامت ہونے کے مجمع میں حضور سب سے
بلند نظر آتے رنگ مبارک گندمی سر شریف بڑا اور مخلوق پیشانی کشادہ چوڑی بھویں
باریک اور یہ حضرات سادات کرام میں عموماً ہے پلکیں دراز آنکھیں بڑی اور روشن
سپیدی اور سیاہی تیز سرخی کے ڈورے پڑے ہوئے شغل محمود امین سیاہی مطلق
نظر نہ آتی اور شغل برزخ میں دونوں پتلیاں ایک ساتھ باہر آجاتیں بینی بلند پردہ بینی وسیع
دھانہ فراخ دندان مبارک نہایت صاف تھا [illegible] وقت وفات شریف آپ

سب دانت موجود تھے کوئی گرا نہ تھا ریش مبارک نہ انبوہ نہ کم پوری بھری ہوئی مرسل سینہ مبارک کو ڈھکے ہوئے مونچھیں اسقدر کم فرماتے گویا مونڈی ہوئی ہیں سینہ مبارک چوڑا ہاتھ لانبی انگلیاں باریک دراز شکم مبارک پر ایک باریک سیلی بالوں کی پڑی ہوئی آخر عہد میں کمر مبارک خم ہوگئی تھی جو چلنے میں محسوس ہوتی تھی پاؤں کی ایڑیاں چھوٹی اور نہایت خوبصورت رفتار تیز ہنسی آپ کی تبسم تھی بیشتر عمامہ رنگین کرتہ سپید نقشبندی پائجامہ ڈھیلا کلاہ مبارک [illegible] پلی گوشہ کھلے ہوئے کبھی قادری قمیض اور عبا بھی پہنتے جاڑوں میں کبھی [illegible] بالائی پوری ڈھیلی آستینوں کی ناف سے نیچی۔ لباس تھا ایک چھوٹا دوپٹہ چوشکل [illegible] گلے میں ہوتا ہر بال سپید نواب محمد عبد الرشید خاں صاحب رئیس بریلی تحصیلدار [illegible] مرید حضور اقدس نے آخر عہد حضور میں عوت کی اور بلا اطلاع حضور شبیہ عکسی [illegible] ائی بعض بعض خدام نے اس کی کاپیاں لیں انشاء اللہ تعالے وقت طبع کتاب [illegible] وہ بھی طبع ہوگی مشتاقان جمال انور منتظر رہیں۔

وصل دوم

وہ اکابر کرام جنہوں نے حضور اقدس سے تربیت پائی

ان میں اولاً ان حضرات کا [illegible] جن سے حضور نے علوم ظاہری حاصل فرمائے

جس طرح تمام علوم ظاہر و باطن کی [illegible] حقیقی حضور خاتم الاکابر قدس سرہ نے فرمائی ہے آغاز درس بھی حضور کی ذات مبارک [illegible] ہوتا ہے حسب قاعدہ سورہ اقرا شریف کی چند آیات پڑھا ئیں سینہ مبارک سے لگایا اور رب یسر و تمم بالخیر کے ساتھ خاص دعائیں دیں اور درگاہ شریف کے مکتب [illegible] داخل فرمایا۔

میاں جی رحمت اللہ علیہ الرحمہ ثانیاً وہ استاد ہیں جن کے سر پر اولیت کا سہرا ہے آپ [illegible] عبد [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ خادم حضور صاحب البرکات

قدس سرہ کی اولاد میں تھے سلسلہ نسب اس طرح ہے میاں جی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمہ خلف میاں جی جمال روشن صاحب خلف میاں جی مراد روشن صاحب خلف میاں جی منور صاحب خلف میاں جی عبدالرحیم صاحب رحمتہ اللہ علیہم یہ تمام حضرات وقتاً فوقتاً مختلف خدمات کار پر مامور رہے میاں جی صاحب رحمت اللہ علیہ کو حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ نے وقت انتظام درگاہ شریف مدرس فارسی درگاہ معلیٰ مقرر فرما دیا تھا اس دور کے سب پڑھنے والے میاں جی صاحب علیہ الرحمہ کے شاگرد ہیں بڑے بابرکت با ادب شخص تھے باوجود اس کے کہ حضور اقدس کے آپ کا ادب استادی ملحوظ رکھتے لیکن یہ تھا ادب سے حاضر ہوتے اور نہایت ادب سے عرض معروض کرتے بیعت بھی حضور اقدس سے حاصل تھی بتاریخ ماہ سنہ مارہرہ میں آپ کا انتقال ہوا رحمتہ اللہ علیہ۔

علاوہ میاں جی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمہ کے آپ کے اعزہ استاد اور آپ کے مکانات مارہرہ اور بھی جن میں ایک میاں جی صاحب کے والد اور ایک چچا ہیں باقی حضرات بحیثیت ملازم مدرسہ درگاہ شریف میں وقتاً فوقتاً نوکر رہے بچے علوم دینیہ ان حضرات سے حضور نے کیا پڑھا اور کس سنہ میں کتنا پڑھا صرف ان حضرات کے اسمائے مبارک گذارش ہیں۔

میاں جی جمال روشن صاحب رحمتہ اللہ علیہ آپ میاں جی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمہ کے والد تھے آپ کے متعلق کچھ خبر گیری یہاں بھی تھی اور درگاہ شریف سے بھی علاقہ تھا۔

میاں جی عبداللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ عم حقیقی میاں جی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمہ۔

میاں جی شیر باز خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن مارہرہ مدرس درگاہ معلیٰ

میاںجی اشرف علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن مارہرہ مدرس درگاہ معلے

میاںجی امانت علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن مارہرہ مدرس درگاہ معلے

میاںجی امام بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن مارہرہ مدرس درگاہ معلے

سید امداد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن مارہرہ مدرس درگاہ معلے

میاںجی احمد خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن جلیسر مدرس درگاہ معلے

میاںجی الٰہی خیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن مارہرہ مدرس درگاہ معلے

مولوی محمد سعید صاحب عثمانی بدایونی رحمتہ اللہ علیہ مدرس اول مدرسہ عربیہ درگاہ معلے

ابتدائی رسایل صرف ونحو حضور اقدس نے آپ سے پڑھے مولوی صاحب مرحوم کا ۲۴ ربیع الاول کو بمقام بدایوں انتقال ہوا۔

حافظ عبدالکریم صاحب پنجابی رحمتہ اللہ علیہ مدرس قرآنیہ درگاہ معلے

حافظ قاری محمد فیاض صاحب رامپوری رحمتہ اللہ علیہ آپ حاجی شاہ جمال الدین صاحب پیلی بھیتی رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان میں جو نقشبندی تھے مرید تھے حضور اقدس کے معلم قرآن کریم ہیں آپ بھی ایک عرصہ تک مدرسہ قرآنیہ درگاہ معلے کے صدرنشین رہے ہیں آپ کا بمقام رامپور رسہ انتقال ہوا۔

مولوی فضل احمد صاحب جالیسری رحمتہ اللہ علیہ مدرس مدرسہ عربیہ درگاہ معلے آپ نے بماہ ذوالحجہ ۱۳۰۸ھ بمقام جالیسر انتقال فرمایا۔

مولانا استاذالاساتذہ حضرت مولوی نور احمد صاحب عثمانی بدایونی رحمتہ اللہ علیہ جد و برادرزادہ حضرت مولانا مولوی محمد عبدالمجید صاحب عثمانی بدایونی آل احمدی رحمتہ اللہ علیہ مولانا رحمتہ اللہ علیہ لقایقائی مولوی محمد سعید صاحب مرحوم مدرس درگاہ معلے اپنے برادرزادہ کے چندروز مدرس درگاہ معلے رہے یہ تحقیق نہیں کہ حضور اقدس نے مولانا مرحوم سے کیا پڑھا حضور اقدس کو مولانا مرحوم سے خاص محبت

اور مولانا مرحوم کو خاص ارادت تھی مدرسہ عالیہ قادریہ میں روزانہ استفتا آتے اور جواب لکھے جاتے لیکن مولانا مرحوم نے باوجود اصرار کبھی کسی تحریر دستخط نہیں فرماتے۔

الا ماشاء اللہ جس وقت حضور اقدس قدس سرہ کے رسایل اور اکابر مارہرہ قدست اسرارہم کے اعتقاد سے سوال ہوا حضور طلب فرما کر اپنے قلم سے عبارت لکھی اور دستخط کئے مولانا مرحوم کا بماہ سنہ ہجری بمقام بدایوں انتقال ہوا۔

حکیم محمد سعید الدین حکیم امداد حسین صاحب مارہروی رحمۃ اللہ علیہ غالبا یہ بھی درگاہ شریف میں ملازم تھے۔

مولوی مفتی محمد حسن خاں صاحب عثمانی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ مولوی مفتی ابوالحسن صاحب عثمانی بدایونی ثم البریلوی ارادت مند باختصاص حضور سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ جامع کمالات دین و دنیا تھے باوجود ... مدرسی طلبہ علوم کو پاس رکھتے اور خود پڑھاتے آپ مرید حضور خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ کے تھے اور حضور اقدس قدس سرہ سے بھی بعض وظیفہ اعمال کی اجازت تھی غالبا کسی موقع پر حضور اقدس نے ان کو کچھ سنایا یا ... کا نام ... فرمایا گیا مفتی صاحب مرحوم کا بماہ سنہ بمقام انتقال ہوا۔

مولوی ہدایت علی صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ شاگرد رشید مولوی مفتی سلطان حسن خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بریلوی آپ نے مولوی محمد حسن خاں صاحب سے کچھ پڑھا تھا بشیر معقول مولانا مولوی محمد عبد الحق صاحب خیرآبادی امام سلم الثبوت معقول سے پڑھی تھی نہایت اچھے بزرگ اور نہایت شفیق پڑھانے والے تھے غالبا مفتی صاحب مرحوم کے مکان پر حضور نے ان سے کچھ پڑھا ہوگا مولوی صاحب مرحوم کا بماہ سنہ بمقام انتقال ہوا۔

مولوی محمد تراب علی صاحب امروہوی رحمۃ اللہ علیہ مدرس مدرسہ عربیہ نگاہ علی

مولوی حسین شاہ صاحب ولایتی رحمۃ اللہ علیہ مدرس مدرسہ حدیث شریف درگاہ معلی۔ آپ نے فن حدیث مولوی صاحب ممدوح سے پڑھا۔

مولوی محمد حسین صاحب بخاری ثم کشمیری رحمۃ اللہ علیہ مدرس عربیہ درگاہ معلی

یہ وہ حضرات ہیں جو بلا اختلاف شرف استادی حضور اقدس قدس سرہ سے معزز ہیں اگرچہ اب یہ معلوم نہیں کہ یہ کن علوم کے استاد تھے اور حضرت نے ان سے کیا پڑھا تھا

حضرت مولانا مولوی محمد عبد القادر صاحب عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

خلف ارشد و شاگرد و مرید و خلیفہ و صاحب سجادہ حضرت مولانا سیف اللہ المسلول مولوی فضل رسول صاحب عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ مولانا مرحوم جامع علوم ظاہری و باطنی تھے صاحبزادگان حضرت مارہرہ سے خاص محبت و ادب رکھتے تھے اکثر صاحبزادوں کو مولانا مرحوم سے تلمذ اور آپ کو اس نعمت کے حصول کا فخر حاصل تھا صاحبزادہ سید حسین حیدر صاحب زید مجدہم صاحبزادہ سید شاہ ظہور حیدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ حاجی سید اسمعیل حسن صاحب زید مجدہم حضور سید شاہ مہدی حسن صاحب صاحب سجادہ برکاتیہ دامت برکاتہم صاحبزادہ سید ارتضا حسین صاحب زید مجدہم صاحبزادہ سید اولاد رسول عرف محمد میاں صاحب آپ مولانا عبد المقتدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں ان حضرات مدرسہ قادریہ حضور مولانا رحمۃ اللہ علیہ میں قیام فرما کر علوم درسیہ مولانا مرحوم اور دیگر حضرات مدرسین مدرسہ علیہ سے پڑھے لیکن حضور اقدس قدس سرہ کبھی متعلمانہ شرف اقتدا سے مدرسہ قادریہ ہوئے نہ کبھی مولانا مرحوم مدرسہ برکاتیہ میں مدرس رہے پھر یہ معلوم نہیں کہ حضرت اقدس مولانا مرحوم کو حضرت استادی کس طرح ارقام فرماتے تھے غایت تحقیق و تلاش سے یہ معلوم ہوا کہ اکثر مسایل فقہ و کلام میں حسب ہدایت حضور خاتم الاکابر قدس سرہ حضور اقدس مولانا مرحوم سے مشورت فرماتے اور اپنی تصانیف کو بغیر مشورہ و محاکمہ حضور مولانا طبع کی

اجازت نہ دیتے غالباً اس استفادہ کو شاگردی سے تعبیر فرمایا چونکہ مولوی فضل احمد صاحب جالیسری رحمۃ اللہ علیہ سے آپ نے پڑھا تھا اور وہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے لہذا حضور اقدس مولانا مرحوم کو استاذی فرماتے اور ادب استاد نہ فرماتے مولانا مرحوم بھی آپ کا ادب مثل مرشد کی فرماتے الحق کہ دونوں حضرات میں محبت و خصوصیت تھی کوئی کام دینی و دنیوی مولانا مرحوم بغیر مشورہ حضور اقدس کے نہ فرماتے باوجودان دونوں حضرات قدس سرہما کی حاضری خدمت کے فقیر عاجز نے کبھی ان دونوں حضرات کرام سے نہیں سنا کہ حضور اقدس نے کیا پڑھا اور حضرت مولانا مرحوم نے کیا پڑھایا مگر صدہا بار حضرت اقدس قدس سرہ کی زبان مبارک سے لفظ استاذی سنا اور نوازشنامجات میں لکھا دیکھا ہے لیکن چونکہ وہ صحیفہ درود جس میں حضور نے اپنے دست کریم سے اپنے تمام استادوں کا نام درج فرمایا ہے حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے نام پاک سے خالی ہے فقیر کو یہ جرأت نہیں کہ اس پر اپنی طرف سے اضافہ کر سکے یہ بھی خیال میں نہیں آسکتا کہ چھوٹے چھوٹے میاں جی حفاظ کے نام درج ہوں اور حضرت مولانا جیسے بزرگ سہو ہو جائیں اگر کسی عزیز دوستوں میں کوئی ثبوت یا کسی کو اس کے متعلق کوئی خاص بات معلوم ہو فقیر کو براہ کرم اطلاع دیں یہ عاجز نہایت شکرگزاری سے وہ سب حال درج کتاب کر دیگا۔ مولانا مرحوم کا تاریخ ۱۰ ماہ جمادی الاولے سنہ ۱۳۱۱ھ بمقام بدایوں انتقال ہوا۔

اسناد علوم باطنیہ

اس میں بھی سر عنوان نام پاک حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ زینت افزا ہے صرف ستر و پردہ کے واسطہ بظاہر چند حضرات کرام اس نعمت سے معزز ہیں۔

حضرت شاہ غلام محی الدین صاحب قدس سرہٗ آپ کے چھوٹے دادا ہیں جن سے اکثر چیزیں خاندانی حضرت اقدس نے حاصل فرمائیں اور بعض اوراد و

اشغال خاندانی کی اجازت پائی تواعد حزب تکسیر بشیر حضور اقدس کو آپ سے ملی آپ کا مختصر حال ذکر نسب شریف میں گذرا رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت شاہ شمس الحق عرف تنکا شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرید و خلیفہ حضرت شاہ غلام غوث صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ مرید خلیفہ حضور شمس الدین ابو الفضل سید شاہ آل احمد قدس سرہٗ۔

حضور قدس سرہ کے زمانہ کسب اشغال اور خلوات و اربعین میں بحکم حضور حضرت خاتم الاکابر قدس سرہ نگران اور خادم تھے بعض فوائد تکسیر و اعمال حضار و دفع جنات اور فن عمل کے حقایق اپنے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل فرمائے بات یہ تھی کہ نہ خلفائے خاندان کو کوئی حضور سے زیادہ مستحق اور اہل نظر آتا تھا حضور اقدس اپنے گھر کے خادم سے حسب اجازت حضور خاتم الاکابر قدس سرہ پرہیز فرماتے جس خلیفہ خادم حضور اچھے صاحب رحمۃ اللہ علیہ یا خادم حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کو آپ ملتے وہ اپنا شاندار سمجھ کر تمام نعمتیں دینے کو حاضر تھے لیکن حضور غنی تھے سوائے ایک اجازت تسبیح اور ایک سلسلہ قادریہ منوریہ کے جو حضور نے صرف بوجہ سلسلہ آئمہ کرام علیہم السلام بواسطہ حضور غوث رضی اللہ عنہ غالباً پسند فرمایا ہوگا آپ نے حافظ شاہ علی حسین صاحب مرادآبادی قدس سرہ سے لیا جو خاندان برکاتیہ کے بھی خلیفہ تھے کسی خادم خاندان سے کبھی کچھ نہیں لیا شاہ شمس الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بتاریخ   ماہ   سنہ   بمقام مرادآباد انتقال ہوا

مفتی سید عین الحسن صاحب بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ درسگاہ حقایق وزرگاہ معلے میں معلم تصوف و حقائق تھے اور بمارہ سے حضور کے استاد تھے آپ کے مکاشفہ کا

تذکرہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے حال میں ضمناً گذر ا ہے مرتاض نہایت بزرگ تھے بتاریخ   ماہ   سنہ   بمقام   انتقال فرمایا

مولوی احمد حسن صاحب صوفی مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ بعض فوائد علم تصوف حضور اقدس نے آپ سے حاصل فرمائے اور بتاریخ ۶ شعبان ۱۲۸۵ھ سند مسلسل بالاولیہ مولانا ممدوح سے آپ کو ملی بتاریخ ۱۶ ماہ صفر ۱۲۸۶ھ روز یکشنبہ بعد طلوع آفتاب وقت اشراق مولانا مرحوم کا انتقال ہوا۔

حضرت حافظ شاہ علی حسین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرید و خلیفہ حضرت محمد محمود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اور طالب و خلیفہ ہمارے حضور خاتم الاکابر قدس کے تھے نیز آپ کے جد لطیف حضرت شاہ غلام حسین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ حضور سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اجازت و خلافت حاصل تھی ان نسبتوں سے حضور اقدس قدس سرہ نے اجازت عمل حرز یمانی بنام حضور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور سلسلہ قادریہ منوریہ اور سند تسبیح حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بتاریخ ماہ سنہ بمقام مرادآباد انتقال فرمایا اور محلہ مغلیہ میں دفن ہوئے۔

حضور اقدس قدس سرہ نے ابتدا اور اپنے آبائے کرام کے اساتذہ کے نام پر ایک صیغہ درود تصنیف فرمایا جس کا نام الصلوٰۃ البہیۃ علی اساتذتی و اساتذۃ اجدادی جو بیاض خاص میں حضور اقدس کے قلم مبارک کا لکھا ہوا فقیر عاجز کے پاس موجود ہے بیشتر اسمائے مبارک حضرت اقدس کے استادوں کے اس سے لیے ہیں بعض دوسری تحریرات اور روایات ثقات سے لکھے گئے ہیں۔

معذرت فقیر حقیر سے جہاں تک تحقیق ہو سکا حضور اقدس قدس سرہ کے تمام اسمائے اساتذہ ظاہر و باطن کا ذکر کیا جو غالباً نہایت کوشش اور ثبوت سے فراہم ہوئے لیکن مصنف اکمل التاریخ نے حضرت اقدس قدس سرہ کو حضرت مولانا مولوی فضل رسول صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد لکھا ہے ہمکو بعد اس کے کہ حضرات مدرسہ کا حضرات مارہرہ سے مستفیض ہونا یقیناً معلوم ہے اور بعد اس کے کہ علم ظاہر میں حضور اقدس قدس سرہ کو حضرت مولنا مرحوم کے شاگردوں کے شاگردوں کا شاگرد ماننے میں عذر نہیں ایسی صورت میں حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت شاگردی میں اگر یہ نسبت صحیح ہوتی نہ کچھ عذر تھا نہ کوئی شرم آنے کی بات تھی لیکن حقیقتاً یہ واقعہ غلط ہی ہم نے نہ کبھی حضرات مدرسہ عالیہ قادریہ میں اس کا کوئی دعویدار دیکھا نہ سنا نہ کبھی حضور اقدس کی زبان سے باوجود ہزاروں بار تذکرہ حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ کے کوئی ایسا لفظ سنا بھر تعلیم باطنی اس متن غلط کا حاشیہ لغو ہے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ بھی مدرسہ کے شاگردوں کی ہے چند رسالوں میں حضور مولنا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کی فہرست لکھی گئی اور چھپی اگر یہ واقعہ صحیح ہوتا تو حضور اقدس ایسے شخص نہ تھے کہ ترک فرمائے جاتے اور حضرت مولانا مولوی عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا علم نہ ہوتا دیکھیے تحفہ فیض اسی طرح حضرت اقدس نے اپنے اساتذہ کل سلسلہ درود میں ارقام فرمائے ان میں بھی ذکر حضرت مولینا رحمۃ اللہ علیہ اور آن کے صاحبزادہ رحمۃ اللہ علیہ کا نہیں فرمایا باوجودیکہ بیشتر وہ حضرات بھی درج ہیں جن سے شاید کوئی سبق پڑھا ہو دیکھو بیاض نوری ہم نے سالہا سال حضور اقدس قدس سرہ اور مولنا رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے اس میں شک نہیں کہ یہ نسبت شاگردی اور حصول فیض بالکل غلط ہے لیکن حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے استاذ زادہ ہیں حضور اقدس کے استاد کے استاد ہیں اور ایک استاد کے بھائی ہیں۔ اگر ہم شاگرد ہونا ان بھی لیں جب بھی کوئی علو و فخر سید زادوں مرشد زادوں پر حاصل نہیں ہوتا جو بانی سجادہ یہ مجیدیہ ہیں وہ خادم خانزادہ ہیں قاضی القضاۃ مولنا شہاب الدین دولت آبادی قدس سرہ اپنے رسالہ مناقب السادات میں تحریر فرماتے ہیں ہر کہ پیش شاگرد پدر خود خواند شاگرد نباشد و اورا نشاید کہ منظر

استادی نگرد از انکہ نعمتے کہ او را از پیش رسیدہ بود او ہماں نعمت بہ پسرش رسانیدہ ایں وسیلہ باشد نہ ولی نعمت فہم من فہم وجہل من جہل۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو خوب صاف کر دیا اور حق واضح ہو گیا واقعی اگر آقا زادہ نے خادم سے یا خادم زادہ سے کچھ لے لیا تو یہ خادم نوازی ہوئی نہ احسان کشی ان حضرات کرام کا باوجود استغنا اور کثرت خدام و خلفا کسی خادم سے اخذ عزت افزائی ہے نہ گدائی کہ حقیقی شاہزادہ ہیں اور سب ان کے دربستہ خادم خصوصاً وہ خانوادہ جو خاص پروردہ نمک ہے مسلم کہ شجرہ مجیدیہ دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور صدہا خلفا ہزاروں مریدین کے موجود ہیں لیکن دوستو یہ اصل شجرہ آل احمد بیک ایک ہزاروں پر بہار شاخوں میں سے ایک شاخ ہے ان حضرات کرام کے باکمال ہونے میں گفتگو نہیں ان کے فضائل سے انکار نہیں حضرات کرام مدرسہ علیہ عالیہ قادریہ کو جو تشریف لے گئے ہم آپ سے بہت زیادہ واجب التعظیم اور مجموعہ کمالات مانتے ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین لیکن اللہ ہاتھ سے نہیں دیتے اور فرع کو اصل پر نہیں بڑھاتے حقیقتاً فرع کا انتہائے کمال یہ ہے کہ وہ مثل اصل ہو جائے اصل سے بڑھ جانا غیر ممکن کہ فرع فرع ہی رہے گی کیا متوسلین خانوادہ برکاتیہ میں سوائے حضرات مدرسہ علیا کملانہ [illegible] خصوصیت بڑھنا اور صاحبزادوں کو بھیجنا عزت افزائی تھی [illegible] رحمۃ اللہ علیہم اجمعین مانتے تھے آہ وہ لوگ بہت کم باقی ہیں جن کو دونوں حضرات سے خلوص اور تعلق و ارادت ہو اور ان حضرات کی باہمی رسم و راہ دیکھے ہوں جو زندہ ہیں ان کا دور ختم ہو گیا خاموش و حیراں ہیں۔ آں حضرات اقدس رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو ہم نے خوب خوب دیکھا ہے ان کا سا ادب آج نہیں نظر نہیں آتا حسب نفسہ ترقی ہی بزرگی ہوتی جاتی تھی سب اسی آستانہ عالیہ سے سمجھتے تھے اور گویا فرماتے تھے ؎

بلند مرتبہ زیں خاک آستاں شدہ ام ۰۰ گدائے کوئے توام گو آسماں شدہ ام

مختصر دو واقعہ اپنے دیکھے ہوئے ایک سنا ہوا عرض کرتا ہوں ذرا نظر انصاف دیکھئے کہ بھلا یہ
حضرات اپنا علو آقا زادوں پر گوارا فرما سکتے تھے ۱۲۸۵ھ ہجری میں یہ عاجز حاضر مدرسہ
عالیہ ہوا صبح سے شام تک حاضر رہتا حضرت صاحبزادہ سید حسین حیدر صاحب زید مجدہم
حجرہ مسجد میں تشریف فرما ہیں اور مدرسہ میں پڑھتے ہیں حضرت مولانا فضل رسول صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادہ صاحب کا وقت ملاقات مقرر فرما دیا تھا نو بجے صبح کے
یہ تشریف لیجاتے اور السلام علیکم سے تحیت ادا فرماتے ہمیشہ دیکھا ہے کہ اودھر صاحبزادہ صاحب
نے السلام علیکم فرمایا اودھر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ وعلیکم السلام فرماتے ہوئے چارپائی سے
اتر کر فرش پر مودب ہو بیٹھے اگر کوئی خاص بات نہ ہوئی تو خیر و عافیت مزاج پرسی ہو کر
صاحبزادہ کو رخصت فرمایا ارشاد فرماتے میں ضعیف ہو گیا ہوں ضعیف ہوں آپ تشریف
لائے اور میں نے تعظیم نہ دی تو میرا ایمان جاتا رہے گا یہی مناسب ہو کہ مجھکو اطلاع ہو یا وقت
مقرر ہو یہ ایک دو بار نہیں سالہا سال کا دیکھا ہوا واقعہ ہے۔
دوسرا واقعہ عصر کا وقت ہے حضرت مولانا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ عالیہ
املی کے درخت کے قریب پلنگ پر تشریف فرما ہیں سب حضرات مدرسہ حاضر ہیں کہ جناب
حضرت سید مولانا آل رسول میاں صاحب قبلہ تشریف لائے اور مدرسہ میں داخل ہوئے پھر اشارہ
سے حضرت مولانا مولوی محمد عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو طلب فرما کر کچھ آہستہ
باتیں کیں اور فوراً واپس ہونا چاہا اب یہ یاد نہیں آتا کس طریقہ پر حضرت مولانا مرحوم کو یہ
معلوم ہو گیا کہ اس جلسہ میں حضور اقدس میاں صاحب قدس سرہ تشریف فرما ہیں میں
نہ اس حالت کا ٹھیک بیان کر سکتا ہوں نہ وہ الفاظ جو حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی زبان
پر تھے قلم سے نکلتے ہیں اللہ اکبر شان جلال ہیں چہرہ مبارک سرخ ہے آنکھوں سے متصل
آنسو جاری ہیں کرتہ کے گریبان میں ہاتھ ڈالکر اور دو ٹکڑے کر کے علیحدہ پھینکدیا ہے
بار بار سر مبارک املی کے تنہ میں مارتے ہیں کبھی ریش مبارک ہاتھ میں ہے اور فرماتے

ہیں مولوی فضل رسول اتنے بڑے آدمی ہو گئے کہ صاحبزادہ تشریف لائیں اور یہ قدمبوسی
بھی نہ ہوں کیا آنکھوں کے ساتھ ایمان بھی جاتا رہا وغیرہ وغیرہ مدرسہ میں اب کس کی طاقت
تھی کہ روبرو جا سکے اور کچھ عرض کر سکے سب پریشان ہیں اور کوئی قریب نہیں جا سکتا
حضور اقدس میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بڑھے اور قریب آکر بعد سلام علیک فرمایا
حضرت میں نے اشارہ سے ان سب حضرات کو منع کر دیا تھا مجھکو ضرور واپس ہونا تھا اطلاع
میں مجھکو دیر اور حضرت کو تکلیف ہوتی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ روتے جاتے ہیں اور قدم
حضور کے تھامے ہوتے ہیں اور فرما رہے ہیں کچھ بھی نہ تھا لیکن ... سلام تو کر سکتا تھا خدا
شاہد ہے سچا آنکھوں کا دیکھا واقعہ ہے غالباً ہمارے مخدوم مولانا محب احمد صاحب و مولانا
فضل احمد صاحبان کو بھی یاد ہوگا اور آنکھوں سے دیکھا ہوگا۔

تیسری روایت خود حضور صاحبزادہ سید حسین حیدر صاحب زید مجدہم فرماتے ہیں
کہ بزمانہ قیام مدرسہ علاوہ اور اکرام کے ایک خاص معاملہ یہ تھا روزانہ بعد نماز مغرب حضرت
مولانا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے میرے حجرے میں تشریف فرما ہوتے اور
مجھکو چارپائی پر لٹاتے اور میرے پاؤں پکڑ کر میرے انگوٹھے اپنی آنکھوں پر پھیرتے
میں عذر کرتا اور شرماتا فرماتے صاحبزادہ دوا لگاتا ہوں آنکھ کا درد کم ہو جاتا ہے۔
سبحان اللہ کیا پیرزادوں کی عظمت تھی اور کیسا ادب کیا ایسے ہزاروں واقعات
تھے بات یہ ہے کہ ہمارے اسلاف ہوں کہ آستانہ مارہرہ کا ادب اور وفا کرتے تھے۔
آج ہم اور ہمارے احباب پیر و مرشد کو بھی نہیں کرتے ... انا للہ وانا الیہ راجعون
گو بے محل ہے مگر واقعہ یاد آگیا لکھے دیتا ہوں والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ مارہرہ میں تھانہ دار تھے
اور حضور والد ماجد قاضی امام بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرید و خلیفہ حضور سید شاہ آل احمد اچھے میاں
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین آشوب چشم علیل ہیں دو تین روز دوا کی درد اور بڑھتا تھا نہ
بیٹے کسی کو ساتھ لیکر آستانہ عالیہ تک پہنچے اور حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے قدمبوس ہوگئے

اور آپ کی پاپوش اُٹھا کر آنکھوں میں لگانا شروع کی حضور خاتم الاکابر قدس سرہ روکتے ہیں بجائی کیا کرتے ہو عرض کرتے ہیں صاحبزادہ آنکھ میں دوا لگاتا ہوں اُسی وقت اُسی جلسہ میں آنکھ کی سرخی و درد جاتا رہا کیا لوگ تھے کیسا اچھا اعتقاد تھا کتنے باادب تھے کیسے خوش نصیب تھے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

باب دوم

تقسیم اوقات وریاضات

بعد تحصیل علوم ظاہری و تکمیل باطنی حضور اقدس قدس سرہ کی عادت کریم تھی کہ طہارت فرما کر نماز تہجد ادا فرماتے اور اوراد و اشتغال معمولہ خاندان میں مشغول ہو جاتے نماز صبح کے واسطے وضوئے تازہ فرما کر سنن مصلے پر پڑھکر بحالت صحت مسجد میں تشریف لیجاتے اگر کوئی شخص جو قرآن کریم باقاعدہ پڑھتا اور کم از کم مسایل طہارت و نماز و جماعت جانتا ہو حاضر پاتے اقتدا پاتے ورنہ خود حضور نماز پڑھاتے بعد نماز ابتدا ً ذکر جہر و آخر عہد میں باخفا فرماتے پھر بعد دعا وظائف معمولہ پڑھکر صلوۃ اشراق و چاشت سے فارغ ہو کر کچھ سبک ناشتہ نوش فرماتے اب خدام حاضر ہوتے اور ضروری معروضات پیش کرتے تعویش وادعیہ مرحمت ہوتے بعض خدام کو اس دن کے لئے ہدایات ضروریہ ملتیں کسی کتاب سلوک و فقہ و سیر کا مطالعہ بھی ہو رہا ہے حاضرین سے فوایدِ ضروریہ بھی بیان ہوتے جاتے ہیں اگر کسی جگہ تشریف لیجانا یا دعوت منظور فرمائی ہوتی قریب زوال تشریف لیجا کر باوضو کھانا تناول فرماتے بیشتر حاضرین شریک ہوتے کسی کو کوئی شے خاص مرحمت ہوتی بعض مریضوں کو کھانے میں سے کچھ تناول فرما کر مرحمت ہوتا فارغ ہو کر پان نوش فرماتے اور فوراً پان تھوک دیتے اور کلی سے منہ صاف فرماتے اب جماعت عام رخصت اہل خواص حاضر رہتے وہ اپنے اپنے معروضات پیش کرتے سب کے جواب مرحمت ہوتے

کبھی کوئی کتاب ملاحظہ فرماتے اور کبھی [illegible] حضور اسعد العارفین [illegible]
قدس سرہ کتاب سرہانے رکھکر آرام فرماتے اب صرف دو ایک خادم [illegible]
رہتے موسم گرما میں پنکھا جھلتے ورنہ باہستگی پاؤں دابتے [illegible]
اور قدرے زیادہ گرمی میں آرام فرماکر اٹھ بیٹھتے اور طہارت فرماکر نماز ظہر [illegible] ادا
فرماتے بعد نماز قرآن کریم کی منزل پھر دلایل الخیرات مع حصین اور بعض [illegible]
دربار عام ہو جاتا اور خدام حاضر ہو کر معروضات پیش کرتے ڈاک کے خطوط [illegible]
بیشتر اسی وقت میں ارقام فرماتے اور حاجت روائی مخلوق خدا میں کمال [illegible]
یہ خاص کام ہے مصروف ہو جاتے کچھ تحریر بھی ہو رہا ہے معروضات بھی [illegible]
ہیں حاضرین سے نہایت دلچسپ مفید باتیں بھی ہوتی جاتی ہیں خدام [illegible]
کا استفسار ہے باتیں نہ خشک [illegible]
حکایتیں ہیں ہر بات میں ایک [illegible] نصیحت اور [illegible]
اور نکتہ ہر جملہ میں ایک ہدایت اور ہر بیان میں ایک [illegible]
اور جس مضامین سے فیضیاب ہیں اور [illegible]
حسن خلق خدا کے نواسے [illegible] حضور [illegible] نہایت کیا تھا
کہ بغیر حکم یا اشارہ کوئی بات نہ کرسکتا ممکن نہ تھا کہ ایک شخص کے عرض حال [illegible]
کر سکے یہاں تک کہ تازہ وضو سے نماز عصر ادا فرماتے اور [illegible] اس وقت
میں سکوت فرماتے نماز مغرب تازہ وضو سے [illegible] خوش حاضر ہوتے
اور پھر وہی دریائے رحمت و کرم کی طغیانی ہوتی بہت قلیل کھانا نوش فرماکر نماز عشا ادا
فرماتے بعد نماز [illegible] کچھ اوراد [illegible] عرض کرتے بعض ہدایات پاتے اور رخصت
ہونے جاتے یہاں تک کہ مجمع برخاست ہو جاتا اور خدام خاص سے ذکر حضور خاتم الاکابر قدس
سرہ سنتے ہوئے استراحت فرماتے یہ وہ معمولات ہیں جن کو [illegible] خدام نے سالہا سال [illegible]

اقدس قدس سرہ کے التزام سے معمور دیکھا ہے آخر عہد میں بسبب شدت مرض وضعف
ونقاہت ہوتا تھا میں صبح وشام تیمم فرماتے اور نماز سکان قیام پہ پڑھتے لیکن اکثر
بجماعت ادا فرماتے بقیہ عادات کریمہ میں کچھ تفاوت نہ تھا۔

مختصر یہ کہ تمام اوقات حضور آداب طریقہ نادریہ سے معمور تھے اور یہ انتہا ہے مقام
فنافی الغوث ہے حضور اقدس کبھی اپنے مجاہدات کا ذکر نہ فرماتے لیکن اس طرح کہ ایک
درویش نے فلاں شغل کیا اور اس کا یہ ثمرہ ہوا۔ گاہے حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے بیان
تربیت و اصلاح میں ارشاد ہوتا کہ حضور والا نے اس طریقہ سے اصلاح فرمائی اور یہ نتیجہ ہوا
ظاہر خرقہ درویشی پر قبائے علم ملبوس تھی لیکن علمائے ظاہر میں یہ بات کہاں کسی کو
اس کی افعال ووضع پر بخطاب خاص ملامت ہو نہ کسی کی خاطر سے بیان احکام شرعیہ میں
مداہنت ہو نہ سختی سے نصیحت نہ کسی کا پاس وجاہت ہر بات میں ایک مشفقانہ انداز
ہر تقریر میں ترغیب و تحذیر اور احکام شرعیہ کے فضایل وحقایق اُن کے بجا لانے کی تاکید بعض
حضرات اکابر کے اُن کے متعلق قصص وحکایات اپنے آبائے کرام کے ارشادات ومعمولات
کا بیان ہوتا خدام سنتے اور متأثر ہوتے پابندی اوقات ومجاہدات کا پتہ کچھ کتاب
وصایا سے ملتا ہے۔

باب سوم

اخلاق شریف وحمایت شریعت واتباع طریقت کے بیان میں

جو کچھ گذارش ہو چکا وہ سب اخلاق حضور اقدس قدس سرہ کا بیان ہے مختصراً کچھ اور سنئے
ایک رئیس علی گڈھ کو ایک بازاری عورت سے عشق ہوا اور رئیس کو آپ سے محبت وعقیدت
ونفرت تھی رئیس نے حاضر ہو کر عرض حال کیا اور مدد چاہی ارشاد دینا یا وقتیکہ بیعت ہو سعادت

نہیں کر سکتا پہلے عہد کیجیے کہ اگر وہ عورت آپ تک پہنچے آپ اُس سے عقد شرعی کر لیں گے
انھوں نے عہد کیا تھوڑی دیر میں حضور وہ عورت نائب ہو کر خود حاضر ہوئی اور نکاح ہو گیا۔ ان کے
انتقال پر اُس کو ایک جائیداد وراثتاً ملی جو بااصرار اُس نے نذر حضور اقدس کرنی چاہی
لیکن آپ نے انکار فرما دیا۔
اپنے خانوادہ کے خلفا کے رشد اور شیوع سلسلہ سے نہایت خوش ہوتے خلفا کا احترام اور
اُن کے مریدین کا مثل مریدین ذات خاص اکرام فرماتے خاندان مجیدیہ میں جو شفقت و کرم
حضور اقدس کو مولوی حکیم محمد عبد القیوم مرحوم شہید اور مولوی محمد حسن صاحب مرحوم اور مولوی
حکیم عبد الناصر پر تھا جو مریدین حضور تھے وہی عنایت مولوی محمد منیر الحق مرحوم مولوی
محمد ابرار الحق مرحوم مولوی محمد محسن صاحب مرید مولانا محمد عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
سے تھی مولانا محمد عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر مولانا محمد عبید المقتدر رحمۃ اللہ علیہ
کو خود حضور اقدس نے خرقہ پہنایا اُن کے سر پر اپنے دست شریف سے باندھا
اور سو روپیہ بطور نذر سجادہ عطا فرمائے یہ حضور کی کرم تھا لیکن مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا
حسن ادب دیکھیے شفیق خواجہ محمد عبید اللہ احمد ... جو اس جلسہ میں موجود تھے
راوی ہیں کہ مولانا مرحوم نے اپنا ہاتھ حضور اقدس کے دست کرم کے نیچے پھیلا دیا کہ حضور
کا عطیہ اس طرح لینا چاہیے اور حضور اقدس کے دست مبارک پر سے روپیہ نہ اٹھاتے
حضور اقدس ہمیشہ فرماتے تھے کہ یہ فقیر کا تبرک ہے ... خدام کے باہمی اختلاف وغیرہ
میں حضور اقدس ہمیشہ اصلاح فرماتے کبھی کسی کو ... نہ دیتے ... جب نوبت اختلاف مذہب
پہنچی اور ایک گروہ تفضیلی اور مولانا مرحوم کا مخالف ہو گیا اور ما کا یہ افتراق ظاہری حضور
اقدس قدس سرہٗ نے اس گروہ سے برأت ظاہر فرمائی ... حضور اقدس استادی مولانا
محمد عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ... ...
بسبب اختلاف مذہب ... ... جو مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے تھا

نہ ملے نہ ملیں گے اور جس محفل میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نہ جائیں گے ہم بھی شریک نہ ہوں گے۔

منقبت

بندہ ام بندہ نوازا اے احمد نوری توئی	دردمندم چارہ سازا اے احمد نوری توئی
نقشبندکون از خلق تو نقشے خوش ہست	خلق و عالم با طرازا اے احمد نوری توئی
ایں فضائے سرو عالم تنگ جولانگاہ تو	شہسوار یکتا تازا اے احمد نوری توئی
عرض حاجت پیش واقف باشد از ترک ادب	خاتم دانائے رازا اے احمد نوری توئی
ساز با علم دنہ با حسن عمل راز و نیاز	بندہ را سامان نازا اے احمد نوری توئی
بر غلامان عجم رحم اے تو سلطان عرب	وارث شاہ حجازا اے احمد نوری توئی

حسرت عاجز بشمع روئے تو پروانہ ایست
باعث سوز و گدازا اے احمد نوری توئی

باب چہارم

ذکر قناعت و سخاوت و عطا و ایثار حضور اقدس قدس سرہٗ

بعد الحمد کتاب سراج العوارف فی الوصایا والمعارف نور ۵۲ صفحہ ۹۷ پر ارقام فرماتے ہیں مترجماً ملخصاً۔ ۱۲۹۸ہجری میں ۱۷ ربیع الاول شریف کی شب میں بعد فراغ فاتحہ حضور قبلہ جسم و جان حضرت اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور خاتم الاکابر سیدی و مرشدی وجدی حضور سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ نے اس فقیر کو مکان سجادہ میں لیجاکر سند طریقت یعنی سجادہ حضور پیر برکات قدس سرہ پر مربع بٹھایا اور خود بدولت دو زانو روبرو بیٹھ گئے اور ایک روپیہ بطور نذر عطا فرمایا اور مبارکباد دی ہم نے وہ روپیہ

کمر بند میں باحتیاط باندھ لیا [illegible] تو تلاش کیا نہ ملا معلوم ہوا کہ یہ اشارہ تھا [illegible] کے بعد
خدمت سجادہ فقیر سے متعلق ہو گی [illegible] مال دنیا [illegible] ہمارے
پاس نہ رہے گا اور نہ اس کی حاجت ہو گی یہ وہی مہر ہے جو حضور [illegible] قدس سرہ نے
کتاب مذکور صفحہ ۵۶ [illegible] ولی را انفعالے حالی خود [illegible] است [illegible] میں واقعہ
منشی مظفر علی بریلوی حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کا [illegible] اور [illegible] اکابر کی نذریں
و نیاز رد فرمایا ہے جس کے [illegible] میں افادہ فرمایا ہے [illegible] قطبیت [illegible] خدمت
مارہرہ حضور والا [illegible] ہے کہ [illegible] اور
نذر و نیاز حقیقتاً تفویض خدمت قطبیت مارہرہ [illegible] دنیا سے عدم
انتفاع تھا جس کی یہ صورت تھی کہ جو آمدنی [illegible]
سرہ کے پاس وہ جوڑے کپڑے [illegible] معمولی [illegible]
مدظلہا کو آمدنی جائیداد سے دس روپیہ ماہوار مرحمت فرماتے [illegible]
نمائشی حضور کے پاس نہ دیکھی تکالیف [illegible]
سامان میں سے حضور کچھ خرید فرمائیں [illegible]
فرما لیتے اور اسی وقت سب تقسیم ہو جاتی [illegible]
کو مرحمت فرما دیتے اور کسی کو [illegible]
لیجاتے اور ہر ایک کو پارچہ و نقد کوئی چیز مرحمت فرماتے [illegible]
یادگار فرما کر دیا جاتا اور ان میں [illegible] الارحام [illegible] اس عطیہ کا
کبھی ذکر نہ ہوتا اگر خود یہ حضرات تذکرہ نہ فرماتے معلوم [illegible]
تدبیر سے دعوت ہوتی ارشاد فرماتے میاں [illegible] بکائی ہے جنس [illegible]
لو اور خاص اہتمام سے تیار کرا دو مگر [illegible] کا خیال رکھنا
بعدہ کبھی بعد تیاری کھانے کے فرما دیتے آج ہم نے [illegible] تشریف

بھیجاتے اور تمام کھانا اوس گھروالونکو کھلاتے غربا خدام کی معاونت میں بھی اونکا
ستر حال اور احترام مد نظر رہتا جب کسی امیر سے کچھ انکو دلایا ہے ممکن نہ تھا
کہ انکو سایل یا ضرورتمند بنایا جاتا حکم ہوتا فلاں خادم سے نقش کہہ دوالینا ہم نے
انکو بتادیا ہے۔ فلاں کو اپنے ساتھ لیجاتا اور بکمال احترام رکھنا یہ دعا پڑھینگے
انشاء اللہ تعالے کامیابی ہوگی بات یہ تھی کہ ادھر اون امرا خدام کی حاجت براری
ادھر غربا کی معاونت پھر امرا ان کی عزت کریں اور ان کی خدمت سعادت جانیں
سبحان اللہ کیا کرم تھا اور کیسی غریب نوازی و سخاوت و غیرت تھی ہر خدمت
کی اجرت مناسب بھی خود مقرر فرما دیتے کہ یہ خدام بھی زیادہ طلبی نہ کریں اور
قدر حاجت سے زیادہ لینے کے عادی نہ ہوں۔ ہر شخص جو دربار میں پہونچ جاتا
خالی ہاتھ واپس نہ ہوتا۔ چھوٹے سوال پر بڑی نعمتیں عطا ہو جاتیں ایک روز
دربار گرم ہے یہ خادم بھی حاضر ہے عرض کیا آج ایک مسمریزم والے نے عجیب
تماشا دکھایا ایک نابالغ بچہ مشرک کا معمول بنایا اور اوس سے جنت اور اہل
جنت کا حال دریافت کیا گیا اور نہایت دلچسپ قصہ سنا اس کے سیکھنے میں
کچھ گناہ نہ ہو تو خادم سیکھ لے۔ ارشاد فرمایا اسوجہ سے کہ یہ صرف دنیوی
کام کی چیز ہے اور اس کا عامل اکثر خلاف شریعت حکم دیتا ہے ضرور حرام
ہے۔ اصلاً یہ ہمارے قواعد اشراقیہ کا خاکہ ہے یہ حالات ابتدا میں ہر سالک
پر کشف ہو جاتے ہیں لیکن شیخ کامل سالک کو اس مرحلہ میں مقام نہیں
کرنے دیتا فوراً آگے بڑھا دیتا ہے اور اس تماشہ میں محو نہیں ہونے دیتا پھر
جو سالک کہ اس عالم شہادت کے مکاشفہ میں پھنس گیا ترقی سے رہ گیا یہ حقایق
ارشاد فرماکر قواعد عشرہ اشراق مکمل مع نتایج مرحمت فرمائے والحمد للہ علی ذالک یہ کچھ پہلا
واقعہ نہ تھا روزانہ اسیطرح سایل کو اوسکے سوال و طلب سے زیادہ ملنا سرکار کے دربار کا معمولی دستور تھا

باب پنجم

ذکر تعظیم و تکریم اساتذہ و مشائخ و سادات و علما و صل

اول علما و روسا

عام علمائے اہلسنت سے بادب و احترام اور روسا سے باستغنا و وقار ملتے تھے ان حضرات
علما سے خود حضور نے کوئی فن حاصل کیا تھا ان کا خاص احترام ہوتا علما میں جو خصوصیت و اعتقاد
حضرت و نانا مولانا مولوی عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تھا کسی دوسرے سے نہ تھا اور اس کے
چند وجوہ تھے۔ اولاً حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کا ارشاد کہ علوم ظاہر میں مولانا سے مشورہ کر لیتے
ہم کو ان پر اعتماد ہے ثانیاً ابتدا سے تا وقت رحلت رابطہ محبت ثالثاً حضرت مولانا
مولوی محمد عبد المجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جانشینی اور خصوصیت اکثر ارشاد فرماتے ہمارے
دور میں سنیت کی شناخت محبت مولانا عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہے ہرگز کوئی
بد مذہب ان سے محبت نہ رکھے گا مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خود تعظیم فرماتے اور خدام کو تعظیم
کی ہدایت کرتے۔ ان حضرات کی اولاد سے جن سے خود حضور نے یا حضرت خاتم الاکابر قدس
سرہ نے کچھ تعلیم پائی تھی خاص عزت و حرمت سے معاملت فرماتے اور ان کو تحائف و ہدایا مرحمت
فرماتے اور کبھی خالی ہاتھ نہ جانے دیتے حافظ عبد العزیز صاحب خلف حافظ قاری محمد
فیاض صاحب رحمۃ اللہ علیہ رامپوری جب خدمت اقدس میں حاضر ہوتے علاوہ اعزاز و تکریم
ہمیشہ نقد و پارچہ رخصتانہ بھی مرحمت ہوتا صرف اسی نسبت سے کہ حضرت خاتم الاکابر
قدس سرہ کے استاد زادہ اور استاد کے اہل قرابت ہیں تمام متوسلان حضرت مولانا
مولوی محمد عبد المجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر خاص نظر
کرم تھی عمی مولوی انوار الحق صاحب مرحوم کا کچھ مقررہ تھا

جو ہر سفر کے بعد عطا ہوتا برادرم مولوی جیلانی صاحب مرحوم کو بھی
ہمیشہ تحایف مرحمت ہوتے علاوہ اس کے جو چیز حضور اقدس قدس سرہ کی ان کو پسند
آتی بے تکلف لے لیتے اور حضور اقدس نہایت خوش ہوتے مولنا مولوی سراج الحق صاحب
مرحوم بھی مخصوصین میں تھے۔
رؤسا سے ملاقات مساویانہ فرماتے نہ عجز و انکسار نہ علو و افتخار ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے
لایق مدارات ضروری پرسش حال کے ساتھ حتی الامکان ناکام واپس نہ فرماتے
البتہ وہ اشخاص جو خلاف شریعت معاونت چاہتے محروم عنایت رہتے اور اُن سے حضور
اقدس قدس سرہ کو نفرت و وحشت ہو جاتی مثلاً کوئی شخص ایسے کسی معاملہ میں جس میں
کسی دوسرے کا حق شرعی ہو اپنی کامیابی چاہتا یا کسی شخص کو ایذا دینا چاہتا ہمیشہ
ناکام اٹھتا اسی طرح اُن علما سے جو طریقہ حقہ اہلسنت سے بعض مسایل میں مختلف ہیں
یا جنھوں نے علم کو ذریعہ معاش دنیا ہی کر لیا ہے بلطف و مہربانی نہ ملتے اور خدام کو
اُن سے بچنے اور علحدہ رہنے کی ہدایت فرماتے طالب علموں پر ہمیشہ خاص نظر کرم تھی
نقد جنس پارچہ کتاب سفارش ہر قسم کی معاونت فرماتے۔

وصل دوم فقرا و سادات کرام

ہر سالک متشرع فقیر سے وہ کسی خاندان کا بھی ہو نہایت محبت سے ملتے حضرات قادریہ
سے خصوصیت برتی جاتی صاحبزادگان کا لپی و بالنسہ ذریت طاہرہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کی نہایت تعظیم و توقیر فرماتے سجادہ نشینان و خدام آستانہ حضرات اکابر کی خاطر و
مدارات فرماتے مجاذیب سے علحدہ رہنے کی ہدایت فرماتے۔ عام خدام کو حکم تھا کہ ہر زندہ و بیش
صاحب سلوک متبع شریعت سے بلالحاظ قادریت و چشتیت بلاغرض دنیوی صرف بقصد
زیارت ملو اور سوائے دعا و دینی مطالب دنیوی نہ چاہو ہر فقیر کی تعظیم و خدمت کرو اور

اور یہ کہ خفیف جلالت کا تجسس نہ کرو کم از کم یہ ضرور ہے کہ بلا تشویش تفتیش کے کھانا جو حاضر ہو ضرور پیش کریں کہ بہتر ہیں خیرات نہ کیجئے کہ کھانا کھلانا ہے اور نیت نیک گمان رکھو بس خفیہ کا اظہار خلاف شرع ہوا اس سے منع کیا نہ کھوجنا بلکہ اس سے عیب جوئی خوب نہیں ہے

اپنے مجاز سلسلہ سید محمد حسین ... اور ... حضرت سادات کرام کی ... فرماتے ... ہمیشہ تعظیم ہوتی اور ارشاد فرماتے کہ سادات کرام کی تعظیم اس نسبت سے کہ یہ ذریت طاہرہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کرنی چاہئے دوسری نسبتیں اور حالتیں جو کچھ ہیں ان کا نسب شریف کسی حال میں منقطع نہیں اور یہی موجب تعظیم ہے اگر یہ حضرات کسی غیر سید سے ارادت یا تلمذ بھی کرلیں جب بھی شیخ و استاد پر ان کی تعظیم سیادت ضروری ہے سوائے کسب طریقہ اور کوئی خدمت ان سے نہ لیجائے اس لئے کہ یہ مخدوم زادہ عالمیان ہیں اور تمام جہان کے حقیقی اور سچے پیرزادے جو دولت دین و دنیا علم و فقر عالم میں ہے سب ان کے گھر کی دی ہوئی ہے اور ان کے ذریعہ سے ہے۔

باب ششم حضور اقدس قدس سرہ کی تصنیف و تالیف

وصل اول حمایت شریعت

تصنیف اور اس کی شہرت سے حضور اقدس قدس سرہ کو خاص دلچسپی نہ تھی نہ مثل علمائے ظاہر مکالمہ و مباحثہ پسند فرماتے لیکن ضرورت کے تحت مفصل مکاتیب جن بعض شبہات مخاطب ہوجاتا تحریر فرماتے جو عجیب حقائق پر شامل ہوتے تاہم بعض تحریرات بطور رسالہ بھی خدام کے التماس پر مرتب ہوئے اور بعض طبع ہو کر شائع بھی ہو گئے۔

(۱) صحیفۃ العقائد ۲ رجب ۱ المتقی بہ زبان اردو عقائد اہلسنت کے بیان میں

نہایت مختصر اور مفید بچوں کی تعلیم کے مناسب بلکہ ضروری رسالہ ہے ابتدا میں
جب بچے عقاید سے واقف ہو جاتے ہیں تو بدمذہبوں کا قابو نہیں رہتا اور ان
کے فریب اور شبہات سے حفاظت ہو جاتی ہے یہ رسالہ طبع ہو کر شایع
اور تقسیم ہو گیا۔

سوال و جواب یعنی اردو زبان میں مختصر مسئلہ تفضیل کا فیصلہ ہے اور حق یہ ہے
کہ عجیب تحقیق سے مالا مال ہے تیار ہے باوجود کوشش اور ہمت حضرات تفضیلیہ
اسکا جواب نہ ہو سکا طبع ہو گیا اشتہار نوری ایک مفید مختصر تحریر تنبیہ
ندوہ کے لیے جس وقت بعض علما اہلسنت مثل ... اہل ندوہ سے دو کا تھا کہ شامل ندوہ ہو
تھے اون کی تنبیہ اور اکثر فوائد جلیلہ پر شامل ہے طبع ہوا شایع ہو گیا۔

تحقیق التراویح یہ رسالہ ... غیر مقلدین میں اثبات بیست رکعت تراویح اقوال
جلیلہ فقہائے حنفیہ کرام سے مکمل و مرتب فرما کر شایع کر دیا۔

دلیل الیقین من کلمات العارفین

تفضیل کلی حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کا اثبات
حضرات تفضیلیہ کے شبہات کا ازالہ نہایت
وضاحت سے فرمایا گیا بڑا مستند اور مفید رسالہ
ہے خصوصاً اور ان حضرات تفضیلیہ پر جو کہتے تھے کہ
تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما صرف فقہا اور علمائے
ظاہر کا مسلک ہے عرفائے اہل طریقت تفضیل
حضور سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
رضی اللہ عنہ کے قائل ہیں۔ حجۃ اللہ ہے ہر طبقہ کے عرفا و صوفیہ
قدست اسرارہم کے اقوال سے ثابت فرمایا گیا ہے کہ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما

عنہما۔ یہ رسالہ اہلسنت ہے علمائے اکابر خاندان تاجداران مارہرہ قدست اسرارہم کی
محققانہ تصریحیں صاف ظاہر کرتی ہیں کہ خاندان شیعی نہیں اور اہلسنت سے خارج جو کچھ
گفت و شنید ہے وہ علما سے ظاہر ہی ہے یہ حضرات بلا اختلاف اسی سلک کے سالک
ہیں قابل زیارت رسالہ ہے بزبان فارسی ہے چھپکر شایع ہوگیا ہے لاجواب تھا لہذا
لاجواب ہے۔

عقیدۂ اہلسنت بجواب خمس دہ مقامات و نہر وات

یہ رسالہ بزبان اردو ہے اور حسب الحکم حضور خاتم الاکابر قدس سرہ تصنیف
ہوا ہے نہایت مفید رسالہ ہے ہنوز طبع نہیں ہوا ہے۔

وصل دوم

لطائف طریقت

کشف القلوب یہ رسالہ بیان کسب ابتدائی سلوک میں ہے بزبان اردو نہایت مفید
سالک ہے بعض اشغال و اوراد خاندانی اور ان کے طریقے بیان ہوئے ہیں طبع ہو کر
شایع ہوگیا ہے۔

النور والبہاء فی اسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء

اس رسالہ میں سلاسل و اسناد احادیث صحاح و مسلسل بالاولیہ و حصن حصین و دلائل الخیرات
اسماء اربعینہ مصافحات اربعہ مثلاً کہ حدیث مسلسل بالاضافہ و اسناد حرز یمانی و قرآن کریم
و تسبیح و سلسلۂ علیہ قادریہ قدیمہ و احدیہ و کالپویہ جدیدہ و رزاقیہ و منوریہ سہروردیہ
چشتیہ و نقشبندیہ و مداریہ و علویہ جو چند طریقوں سے پہنچے ہیں درج ہیں بزبان عربی نہایت
مفید رسالہ ہے طبع ہو کر شایع ہوگیا ہے اس کے آخر میں نہایت اختصار سے نسب کریم بھی
درج ہے انشاء اللہ عنقریب مع اسناد و شجرۂ خاندانی اور نقل سند و اجازت حضور

مرشدی قدس سرہ اور بعض اور نادر چیزوں کے طبع ہوگا۔

سراج العوارف فی الوصایا والمعارف ۱۳۱۴ھ میں تصنیف ہوا اس میں بیشتر وصایا اور ہدایات ہیں متفرق فوائد فقہ و کلام و حدیث و تصوف و سیر و سلوک ہیں جو نہایت خوبی سے درج ہیں کچھ حضور پرنور قدس سرہ نے اپنی سلوک کے حالات بھی درج فرمائے ہیں عجب پرنور تصنیف ہے جو فوائد اس میں مندرج ہیں مجموعاً ان کا کسی ایک جگہ کہیں پتہ نہ ملیگا۔ حضرات مریدین خانوادہ برکاتیہ کو اس کا دیکھنا پڑھنا پاس رکھنا اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے طبع ہوکر شایع ہوگیا ہے۔

الجفر۔ ایک مختصر رسالہ بزبان اُردو ہے جس میں خاص ایک قاعدہ مفید لاندکوری یہ وقت عطائے قواعد جفر خاص اس خادم کو مرحمت ہوا تھا غیر مطبوعہ ہے۔

النجوم یہ ایک نہایت مختصر رسالہ نجوم و دیگر چیزیں جن کا جاننا اور جن کی رعایت ایک عامل و جفار کو ضروری ہیں اس میں درج ہیں اور بہت عمدہ اور پر فواید نقشون پر شامل غیر مطبوعہ ہے۔

تخییل نوری مجموعہ اشعار عربی و فارسی و اُردو جو گاہ گاہ اتفاقیہ نظم فرمائے گئے ہیں یہ ۱۳۱۶ھ میں مرتب و طبع ہوکر شایع ہوگیا تبرکاً چند اشعار فارسی و اُردو درج کیے جاتے ہیں۔

وہ آنکھوں سے ہیں اور دل میں ہے جلوہ اُن کا	ساری دنیا سے نرالا ہے یہ پردہ اُن کا
دل کی آنکھوں سے کرے کوئی تماشا اُن کا	نگۂ دیدۂ ظاہر سے ہے پردہ اُن کا
آہ اب ڈھونڈنے جائیں تو کدھر جائیں ہم	جلوہ تجھ میں کبھی نہیں اے دل شیدا اُن کا
حشر کے غم میں مبارک ہو عدو کو ماتم	عید ہے ہم کو کہ دیکھیں گے تماشا اُن کا
دیکھ ہی لیں گے کسی شکل سے مشتاق لقا	لاکھ پردوں میں رہے جلوۂ زیبا اُن کا
انتظار دل مشتاق کی کچھ حد نہ رہی	کیا قیامت کو کہیں وعدۂ فردا اُن کا

چھوڑ دو تھوڑی سی جگہ ہم کو بھی محشر والو
طور پہ [illegible] کب [illegible]

[illegible] دیکھنے [illegible] تماشا اُن کا
[illegible] آن کا

واہ کیا [illegible]
[illegible]
آئینہ دل کا لئے بیٹھے ہیں ہم [illegible] نظر
رخصت [illegible] مدت [illegible]
[illegible] کیوں [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] عکس [illegible] رخسار کا
[illegible] کا
پاس [illegible] چاہئے تھا [illegible] کا

تکا ہوں ہر جا سب ہیں جو پردے میں تو ہو
خودی کا جو پردہ اٹھے تو پتا [illegible]
نہ میں تم سے مخفی نہ تم مجھ سے پنہاں
نہ میں [illegible] ہوں نہیں ہو [illegible]
سوا تیرے ہے کون کون و مکاں میں

چھپے سب لطافت [illegible]
نہ ہے اور کچھ ہیں نہ کچھ اور تو ہے
خفا اس میں ہرگز نہیں مو بمو ہے
نہ تو میں ہوا ہے نہیں تو ہی تو ہے
وہاں تو ہی تو ہے یہاں تو ہی تو ہے

موحد ہے تو [illegible] دی ہیں [illegible]
نہ سب تو ہی تو ہے کہ بس تو ہی تو ہے

دل عشاق میں اے جان کہیں پنہاں ہو کے
شغل [illegible] یکجا ہیں [illegible] پیا
نہ تغافل [illegible] رقیبوں کو جتا یا [illegible]
[illegible] دیکھیں [illegible]

پھر بھی تو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تم [illegible] فرقت کی بلاؤں میں [illegible] ہے [illegible]

حیف صد حیف کہ تم اس کے حسین نہ ہوئے

صلوٰۃ غوثیہ شجرہ علیہ عالیہ قادریہ بطور درود معہ اسمائے حسنیٰ واسمائے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتب فرماکر ارشاد فرمایا کہ ہر مرید قادری برکاتی کو ضرورت ہے کہ اگر اور کچھ نہ کر سکے تاہم یہ مجموعہ ضرور پڑھے طبع ہوکر تقسیم ہوگیا۔

صلوٰۃ معینیہ شجرہ چشتیہ بہشتیہ بطور درود ہے اور اس کے ورد کا بھی حکم ہے طبع ہوکر تقسیم ہوگیا۔

مجموعہ اس میں نو ونہ نام باری تعالیٰ عز سلطانہ نو ونہ نام حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو ونہ نام حضرت سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نو ونہ نام حضرت سیدنا امام حسن مجتبےٰ علیہ السلام نو ونہ نام حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام نو ونہ نام حضرت سیدنا الشیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معہ ایک بڑی شاندار دعا کے ترتیباً درج فرمائے۔

صلوٰۃ نقشبندیہ یہ بھی بطور مذکورہ بالا درود اور موسوم بصلوٰۃ نقشبندیہ ہے ننانوے صیغہ ہیں ننانوے القاب کریمہ سے نام حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معہ اسمائے حسنیٰ و اسمائے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تحریر ہے۔

صلوٰۃ صابریہ صلوٰۃ الی العلائیہ صلوٰۃ منالیہ اسی طور پر مندرج ہیں۔ یہ بستم شوال ۱۳۱۳ھ میں بمقام آگرہ جمع فرمایا ہے اس کے اختتام پر دعا ہے جس میں فرماتے ہیں۔

الٰہی بہ برکت صلوٰۃ محمدیہ کہ سب کے وسیلہ ہیں ۔۔۔ الٰہی بہ برکت صلوٰۃ الانبیا کے جن کے ساتھ صفیہ ہیں

الٰہی بہ برکت صلوٰۃ الملائکہ کہ سب کے جمیع ہیں ۔۔۔ الٰہی بہ برکت صلوٰۃ الخلفا کے جن کے جمیع ہیں

الٰہی بہ برکت صلوٰۃ [illegible] ۔۔۔ الٰہی بہ برکت عشرہ مبشرہ کہ جن کے [illegible]

الٰہی بہ برکت صلوٰۃ [illegible] ۔۔۔ الٰہی بہ برکت صلوٰۃ غوثیہ [illegible]

الٰہی بہ برکت صلوٰۃ نسبِ غوثیہ کے جس کے ۱۴ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ وحدیہ کے جس کے ۹۹ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ اویسیہ کے جس کے ۹۹ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ محمدیہ کے جس کے ۹۹ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ شمسیہ کے جس کے ۹۹ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ احمدیہ کے جس کے ۹۹ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ سہروردیہ کے جس کے ۹۹ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ مداریہ کے جس کے ۹۹ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ صابریہ کے جس کے ۹۹ صیغے ہیں

الٰہی بہ برکت صلوٰۃ حبیبیہ کے جس کے ۹۹ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ جیلیہ کے جس کے ۹۹ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ برکاتیہ کے جس کے ۹۹ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت [illegible] جس کے ۹[illegible] صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ [illegible] کے جس کے ۹۹ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ الائمہ کے جس کے چار [illegible]
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ نقشبندیہ کے جس کے ۹۹ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ [illegible] کے ۹۹ صیغے ہیں

الٰہی بہ برکت ان اشعار و سو [illegible] [illegible] اسانذہ و اہل قرابت و احباب و اہلبیت [illegible] [illegible] کی خوبیاں عنایت فرما لعلہٗ الصلوٰۃ والاقسام [illegible] حضرت شاہ حقانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید شاہ آلِ رسول [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ اولادِ رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ غلام محی الدین صاحب [illegible] شاہ [illegible] عالم حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ ظہور حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ نور مصطفےٰ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ حسین حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید یوسف حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ آلِ حسین [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید حاجی عبد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید غلام مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سید محمد [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید [illegible] [illegible]

بنا رحمۃ اللہ علیہ شاہ نجات اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ امام المعروف بشاہ گدا رحمۃ اللہ علیہ
سید برکات بخش المعروف شاہ بنگالی رحمۃ اللہ علیہ شاہ قبر صاحب الملقب بحضرت بخش
رحمۃ اللہ علیہ شاہ امیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ مقبول عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
شاہ مخدوم عالم صاحب رحمۃ اللہ شاہ صاحب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
سید سید عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید مقبول عالم
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید خورشید عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ فیروز صاحب
رحمۃ اللہ علیہ شاہ یحییٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ
شاہ ابوالفتح صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید ابوالخیر صاحب
رحمۃ اللہ علیہ شاہ عظمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ رحمت اللہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ سید غلام مصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ سید عبدالنبی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ سید عزیز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید ولی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بعدہ صلوٰۃ الاقرب ابن سید جمال علی عرف کلو میاں سید سردار علی عرف
سلو میاں سید مہر علی سید احمد عرف بانکے میاں سید حافظ علی عرف بنا۔ حافظ
سید نور زماں سید غلام رسول عرف لالا میاں سید رحم رسول عرف بالا میاں
سید عنایت رسول عرف منجھلے میاں سید بندہ علی عرف بدلے میاں سید
عطائے رسول سید فدائے رسول سید فضل رسول عرف رنگیلے میاں سید
شرف رسول عرف لڈیتے میاں سید کرم رسول عرف رسیلے میاں سید
ولایت علی عرف امراؤ میاں سید وزیر علی سید مظہر علی سید گلزار احمد رحمہم اللہ علیہم
اجمعین صلوٰۃ المرضیہ لفقراء المارہرہ ویہ اس میں اکثر خلفائے خاندان
کے نام ہیں۔ بعدہ صلوٰۃ القدسیہ الکاظمیہ اس میں سید ابوسعید
رحمۃ اللہ علیہ سیدنا سید محمد رحمۃ اللہ علیہ سید احمد رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ یونس

اساتذہ حضرت سید محمود رحمۃ اللہ علیہما مولوی محمد جان جی آپ کے استاد سید محمد رحمۃ اللہ علیہما سید شاہ فضل اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید سلطان مقصود رحمۃ اللہ علیہ سید سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ سلطان ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ سید احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ سید فخر الدین احمد سید خیرات علی رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ سید کاظم علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ [illegible] مولوی [illegible] بعض اکابر بلگرام سید شاہ لطف اللہ عرف شاہ لدھا رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ عظمت اللہ [illegible] سید نور بخش علی [illegible] سید ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سید آل [illegible] رحمۃ اللہ علیہ جد شیخ محمد فاضل الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ شیخ [illegible] یحییٰ عرف [illegible] رحمۃ اللہ علیہ شیخ عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ [illegible] اساتذہ جد دی امام سید محمد باقر حکیم [illegible] شاہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہما مولانا مولوی محمد حسین [illegible] مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب بدایونی شاہ [illegible] صاحب [illegible] مفتی محمد عوض صاحب بریلوی شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی [illegible] رحمۃ اللہ علیہم اجمعین استادان حضور خاتم الاکابر [illegible] اپنے اساتذہ کرام [illegible]۔

یہ عجیب مجموعہ ہے اس میں بہت [illegible] حضرت صاحب سجادہ دامت برکاتہم نے اجازت دی [illegible]۔

اسرار الاکابر یہ آپ کی تصنیف حضور قدس [illegible] نکات غریبہ اور اسرار عجیبہ پر شامل ہے بیشتر اسرار خانوادگی اجمال و تفصیل [illegible] یہ خادم اس کی زیارت سے مشرف ہوا ہے سبحان اللہ [illegible] فیض اور برکات کا گنجینہ ہے یہ بھی باجازت حضور صاحب سجادہ برکاتہم طبع ہوگا۔

مجموعہائے اعمال و اشغال ان کا شمار نہیں قریب قریب چند مجموعہ ہر سال میں خود حضور کے قلم سے تحریر ہو جاتے تھے کبھی قبل از تکمیل کسی خادم کا نام معین فرما دیا کبھی بعد تکمیل کسی کو مرحمت ہو گیا بعض خدام سادہ مجلد حاضر کرتے کہ اس پر حضور کچھ ارقام فرمادیں ان میں بیشتر نقوش و ادعیہ و اعمال کثیر فوائد و اشغال ہیں غالباً خدام حضور میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جس کے پاس چند اجزا نقوش و ادعیہ کے نہ ہوں اکثر خدام کے پاس بڑے بڑے مجموعہ ہیں چند کا ذکر کروں۔

منجملہ ان کے ایک بڑا ضخیم مجموعہ حضرت اخی معظم مولوی غلام قنبر صاحب مرحوم کے پاس تھا جو حضور اقدس نے مرتب فرمایا تھا اس میں متفرق اعمال و اشغال طرق ترتیب نقوش فوائد علم نجوم وغیرہ وغیرہ بہت چیزیں ہیں اس کا حجم سو ورق سے زیادہ حجم سے بالفعل عزیزی مولوی غلام ذکریا سلمہ اللہ تعالےٰ کے پاس ہے۔

منجملہ ان کے ایک عمدہ مجموعہ مخدومی مولانا حافظ شاہ محمد عمر صاحب دہلوی دامت برکاتہم کے پاس ہے۔

منجملہ ان کے ایک نہایت نادر اور عمدہ مجموعہ اعمال و اشغال و نسخہ جات حضرت عظمیٰ صاحبزادہ رشیدہ ظہور حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا جو اب بقبضہ صاحبزادہ سید محمد یونس حسین زید مجدہم ہے

منجملہ ان کے ایک مجموعہ عطیہ حضور اخوی مولوی محمد عبد الحی صاحب مرحوم کے پاس تھا جو اب ان کے صاحبزادوں کے پاس ہے۔

منجملہ ان کے ایک مجموعہ نواب محمد رستم علی خاں صاحب اکبرآبادی کے پاس ہے

منجملہ ان کے ایک مجموعہ نواب سید نور الدین حسین خاں صاحب بہادر رحمۃ اللہ علیہ کو مرتب فرما کر خود بھیجا تھا۔

منجملہ ان کے چند مجموعہ مختلف اعمال و ادعیہ و نسخہ جات و اشغال وغیرہ پریشان سا

عارف شاہ صاحب [illegible] کے پاس تھے جو آپ کے قبضہ میں ان کی اولاد کے پاس ہیں۔
منجملہ ان کے ایک [illegible] جو بعد حافظ سراج الدین [illegible] الکبریت [illegible] زیادہ تر سب پاس موجود
تو بعض ان کا اشارہ [illegible] سے معلوم ہوتا ہے نہ ان کی کوئی فہرست یا یادداشت سرکار
میں [illegible] بوجہ عدم اہتمام [illegible] افسوس ہے کہ ایسے [illegible]
[illegible] مرتب ہو گیا تو ہم ایسے نوادرات سے جو نہ جانے کس قدر
نذر ہو چکے ہوں گے۔

چند بیاضیں [illegible] ہیں جن میں مختلف نقوش و [illegible] ہیں ایک میں منتشر ایسی
خوابیں اور [illegible] عشریہ [illegible] ہیں۔
ایک میں علاوہ اور خواب [illegible] کی فہرست درج ہے۔
ایک میں نسخہ جات اور اعمال و نقوش ہیں۔
ایک میں ۱۲۸۵ھ تک مریدین کی فہرست ہے [illegible] اس کی ترتیب [illegible]
کر لیا ہے فصول و ابواب قائم کرنے [illegible] انشاء اللہ [illegible]
ایک عجیب نعمت [illegible] آسکے گی۔

باب ہفتم

علوم دعوت و تکسیر و جفر و تعبیر خواب کے بیان میں

فصل اول دعوت و تکسیر

حضور اقدس قدس سرہ [illegible] اکثر اسماء و ادعیہ کی باقاعدہ زکوٰۃ دی تھیں
[illegible] حاضر [illegible] حضور کو دعوت عام

حاصل تھی آخر عہد میں ترک اعمال پر بھی جو تصرفات حضور اقدس قدس سرہ کے آنکھوں سے دیکھے ہیں کہیں نظر نہیں آتے فقیر کے خیال میں یہ عاملانہ تصرف بھی ستر حال تھا من کان للہ کان اللہ لہ اصل تسخیر اور سچی حکومت خدا والا ہو جاتا ہے جب بندہ خدا کا ہو گیا خدائی اس کی ہو گئی ہمارے ان حضرات نے کبھی عاملانہ حکومت سے کام نہیں لیا الا ماشاء اللہ تاہم تمام اس فن کے نکات محققین فن سے حاصل فرمائے تھے اور وہ سد نظر میں تھے۔ دو واقعہ خاص اپنے دیکھے ہوئے گذارش کروں حضور پر نور قدس سرہ غریب خانہ پر تشریف رکھتے ہیں وقت بعد مغرب ہے خدام کا مجمع ہے ایک جانب دور یہ عاجز بھی حاضر ہے حضور سیف الرحمن قرات فرما رہے ہیں اس خادم کو خیال ہوا کاش خدام دعا کو بیں دیکھتا فوراً حضور اقدس قدس سرہ نے ایک بار دستک دی دیوار جنوبی اس مکان کی میری نظر سے غایب ہو گئی اور وہ سامان ایک عیت کا جو بشت اس مکان پر اس کے گھر میں رکھا تھا صاف نظر آنے لگا تھوڑی دیر میں اس صحن میں وسعت شروع ہوئی اور اب ایک میدان سبزہ زار پیش نظر ہو گیا اس میں ایک انبوہ کثیر نہایت شاندار لوگوں کا نظر آیا اکثر ان میں ہاتھیوں اور گھوڑوں پر سوار تھے اور سب عمدہ ہتھیاروں مصیقل سے مسلح تھے لباس نہایت عمدہ شاہانہ تھا لیکن یہ سب جماعت برقعہ پوش تھی پھر بھی ایک عجب ہیبت طاری تھی تخمیناً دس بارہ منٹ تک یہ خادم اس مجمع کو بغور دیکھتا رہا اور سخت متعجب تھا اس اثنا میں حضور اقدس نے دوبارہ دستک دی وہ تمام سامان نظر فقیر سے مخفی ہو گیا وہی جلسہ قایم اور حاضرین میں سے کوئی اس واقعہ سے خبردار نہ تھا اس وقت حضور اقدس نے اس عاجز پر ایک نگاہ کرم متبسمانہ ڈالی اور خاموش ہو گئے پھر خلوت میں فرمایا یہ جماعت یہاں طلب نہ کی گئی تھی صرف تیرے شوق پر ہم نے حجاب بیچ سے رفع کر دیا تھا یہ ان کا کرم تیرے حال پر تھا کہ اپنے چہرہ [illegible] نہ لئے ورنہ تجھا بلا مناسبت کوئی ان کی صورت دیکھ نہیں سکتا۔

دوسرا واقعہ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ عمل شجرہ زر کی زکات دینی و دنیاوی کاموں کو نہایت مفید ہے خادم نے عرض کیا سنا ہے کہ خدام عمل عامل کو ڈرا تے ہیں اگر عامل ڈر گیا تو سخت پریشانیاں روبکار ہو جاتی ہیں اور اپنے ایک عزیز بھائی کا قصہ عرض کیا ارشاد فرمایا اکثر یہ خطرات دو صورتوں میں پیدا ہوتے ہیں اولاً صاحب اجازت کا حاکم عمل نہ ہونا یا عامل کا پوری شرائط پر کاربند نہ ہونا یا کوئی غلطی اتفاقی واقع ہو جانا نیز عمل کو محض مفاد دنیاوی کے خیال سے پڑھنا جس سے خدام کو خیال تکلیف دہی پیدا ہو جاتا ہے اور وہ موقع پا کر عمل کو خراب کر دیتے ہیں جو لوگ صرف دینی ترقی کی غرض سے پڑھتے ہیں ان کو بجائے خراب کرنے عمل کے مدد و اصلاح دیتے ہیں اور راست کرتے ہیں ہمارے خاندان میں کبھی یہ عمل بغرض حصول دنیا نہیں پڑھا جاتا گو ضمناً یہ فائدہ بھی ہو کہ سالک متوکل کو تکلیف یا خیال سے فراغ رہتا ہے آج وقت ہمارے قرات عمل کے دروازہ پر حاضر رہنا بس [illegible] حضور اقدس نے عمل شروع فرمایا یہ خادم دروازہ کمرہ پر حاضر رہا عمل ختم فرما کر حضور نے دستک دی اور ایک جماعت نہایت شان و شوکت والی عمدہ لباس پہنے حضور کے روبرو بالجسد حاضر ہو گئی یہ فقیر تمام اس جماعت کو بچشم خود دیکھ رہا ہے حضور اقدس قدس سرہ نے بخطاب جماعت فرمایا کہ آج آپ صاحبوں کو ایک تکلیف دینے کی ضرورت پڑی ہے وہ یہ کہ ہم چالیس برس سے آپ صاحبوں سے ملاقات رکھتے ہیں کہیے کیا کبھی کوئی خدمت ذاتی ہم نے آپ سے چاہی ہے سب نے دست بستہ نفی میں جواب دیا اور عرض کیا ہم محکوم ہیں جو حکم والا ہو فوراً تعمیل کی جائے حضور نے ارشاد فرمایا کہ آج یہ [illegible] خادم جو دروازہ پر حاضر ہے اجازت خاص اس عمل کی دی گئی آپ صاحبوں سے خواہش ہے کہ یہ شخص جب عمل شروع کرے آپ [illegible] اعانت کریں اور فوراً آ جایا کریں اگر اتفاقاً کوئی بیقاعدگی بھی ہو جائے [illegible] نظر انداز فرمایا کریں سب نے نہایت خوشی سے تسلیم کیا حضور نے [illegible]